مشہور ولیہ کاملہ حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا کی سیرت کے خوبصورت پہلوؤں پر مشتمل مفید تحریر

فیضانِ رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ علیہا

(مع 72 حکایات)

عبادت سے منہ موڑنے والے کی 3 مثالیں

پردہ آزاد عورت کی علامت ہے

محبت کی 5 قسمیں اور احکام

معاشی پریشانی سے نجات کا رستہ

غلام کو بادشاہ بنانے والا عمل

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فیضانِ رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا (مع 72 حکایات)

{حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے تَعارُف پر مبنی 6 حکایات}

﴿1﴾: درود بارگاہِ رسالت میں پہنچتا ہے

پہلی صدی ہجری کی بات ہے، بصرہ میں ''اسماعیل'' نامی نیک سیرت بُزرگ رہا کرتے تھے، عِبادت وریاضت، زُہد وتقویٰ، صبر وقناعت وغیرہ اچھے اَوصاف کے مالِک، بظاہر بہت غریب تھے، ان کے ہاں اَولاد میں صِرف بیٹیاں ہی تھیں، بیٹی اللہ پاک کی رَحْمت ہوتی ہے، لہٰذا یہ اس پر خوش اور شکر گزار تھے۔ تھوڑے عرصے بعد پھر رَحْمتِ الٰہی نے پھیرا کیا، اب کی بار بھی انہیں بیٹی ہی عطا ہوئی۔ یہ ان کی چوتھی بیٹی تھی، اس کا نام انہوں نے ''رابِعہ'' رکھا، ان کی یہ بیٹی آگے چل کر بہت بڑی وَلِیّہ بنی اور ''**رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا**'' کے نام سے مشہور ہوئیں۔

شیخ فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: جس رات حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی وِلادت ہُوئی، ان کے والِد حضرت اِسْماعیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہاں اتنا تیل بھی نہیں تھا کہ چراغ جلا کر گھر میں روشنی کرلیتے۔ آپ کی زَوجہ نے عَرض کیا: ''چراغ میں ڈالنے کے لئے ہمسائے سے تھوڑا تیل مانگ لیجئے۔'' آپ بادلِ نخواستہ (نہ چاہتے ہوئے) پڑوسی کے دروازے پر آئے، دستک دینا ہی چاہتے تھے کہ رُک گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **اللہ** پاک کے ساتھ وعدہ کئے ہوئے تھے کہ دُنیا کی خاطِر کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں گے، لہٰذا سُوال کئے بغیر ہی گھر لوٹ آئے اور گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گئے، بیٹھے بیٹھے آنکھ

لگ گئی، سَر کی آنکھیں بند ہوئیں، دِل کی آنکھیں کھل گئیں، اُمَّت کے غم خوار آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پریشان حال غُلام کے دُکھ دَرْد مِٹانے، رَحْمَت کی بارش برسانے خواب میں تشریف لے آئے۔

سرِ بالیں (سرہانے) انہیں رحمت کی ادا لائی ہے | حال بگڑا ہے تو بیمار کی بَن آئی ہے

شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: **غم مت کر! تمہاری یہ بیٹی سردار ہو گی اور اس کی شَفاعت سے میری اُمَّت کے ایک ہزار افراد بخش دیئے جائیں گے۔** مزید اِرشاد ہوا: میری جانِب سے خط لکھ کر کل امیر بصرہ عیسیٰ زاذان کے پاس جاؤ اور لکھو! تم ہر رات 100 مرتبہ اور ہر شبِ جمعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) 400 مرتبہ درود پڑھتے ہو، پچھلی شبِ جمعہ تم درود پڑھنا بھول گئے تھے، اس کے کفارے میں 400 دینار (سونے کے سکے) خط لانے والے (یعنی حضرت اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کو پیش کرو۔

آنکھ کھلی تو حضرت اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی قسمت کی ایسی معراج یعنی دیدارِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشی میں خُوب روئے، اگلی صبح خط لے کر والیٔ بصرہ عیسیٰ زاذان کے پاس پہنچے۔ انہوں نے خط پڑھ کر حکم دیا: سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس ادنیٰ غُلام کو یاد فرمایا ہے، اس شکرانے میں 2000 دینار فقیروں میں تقسیم کئے جائیں اور 400 دینار حضرت اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بھی پیش کر دیئے جائیں۔ بعد میں عیسیٰ زاذان خود چل کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آئے اور کہا: آیندہ جس چیز کی ضرورت ہو، مجھے فرمایا کیجئے![1]

قربان جاؤں رحمتِ عاجز نواز پر | ہوتی نہیں غریب سے اُن کی نظر خِلاف[2]

مَاشَآءَ اللہ! **مَحبَّتِ مصطفےٰ کا دم بھرنے والی اسلامی بہنو!** دیکھا آپ نے رَحْمَت بن کے

❶...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/ ۶۵. تھران ناصر خسرو.

❷...ذوقِ نعت، ص ۱۵۳۔ مکتبۃ المدینہ کراچی۔

www.dawateislami.net

آنے والے آقا، اَحْمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسی نِرالی شان والے ہیں، غُلاموں کے دِل میں خوشی ڈالنے کا پیارا انداز تو دیکھئے! ایک غُلام کو دیدار کا جام پلایا، اس کے غم دُور کر دیئے، دوسری طرف قبولیتِ درود کی خوشخبری سُنا کر عیسیٰ زاذان کی بھی عید کر دی یعنی ایک ہی نگاہِ کرم سے ۲دو اُمّتیوں کی جھولی بھر گئی، سُبْحٰنَ اللہ! **حِکایت سے یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ ہمارا درود بارگاہِ رسالت میں پہنچتا ہے۔**

درودِ پاک کا ایک بڑا فائِدہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ بھی کثرتِ درود کی عادَت بنایئے! بے شک اس کی برکتیں بے شُمار ہیں۔ علّامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُرُودِ پاک کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کی بَرَکت سے خواب میں دیدارِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نصیب ہوتا ہے بلکہ بَعْض مُکْثِرِین (درودِ پاک کی کثرت کرنے والوں) پر یہاں تک کرم ہو جاتا ہے کہ بیداری میں ہی لذّتِ دیدار سے فیض یاب ہوتے ہیں۔[1]

جلوہ یار اِدھر بھی کوئی پھیرا تیرا
حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رَستہ تیرا[2]

حِکایت سے ملنے والے ۲دو مَدَنی پھول

﴿1﴾: مسئلہ حَیاتُ النَّبی

حِکایَت سے مَعْلُوم ہوا حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اب بھی غُلاموں کا دُرُود سنتے ہیں اور ''سننا'' بِلاشُبہ زندوں کی صفت ہے۔ **''سُنَنِ ابنِ ماجہ شریف''** کی حدیث ہے، صحابۂ

1 ...سعادۃ الدارین، الباب التاسع: فی الکلام علی رؤیۃ النبی... الخ، ص۳۷۸، بتغیر قلیل. دار الکتب العلمیۃ.
2 ...ذوقِ نعت، ص۲۳۔

کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے وِصالِ ظاہِری کے بعد دُرودِ پاک آپ تک کیسے پہنچے گا؟ فرمایا: اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ بے شک اللہ پاک نے انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کے جسم کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔[1] نیز یہ حدیث شریف بہت مشہور ہے اور اس کو بے شُمار مُحدِّثین نے رِوایت کیا ہے کہ اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ یعنی انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنے مزارات میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔[2]

تو زندہ ہے واللہ! تو زندہ ہے واللہ | مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے[3]

﴿2﴾: مسئلہ عِلْمِ غیب

یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ اللہ کی عطا سے رسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غیب جانتے ہیں۔ ❁ مدینۂ پاک سے مِیلُوں دُور بصرہ میں رہنے والے ایک شَخْص کا حال مَعْلُوم ہونا ❁ عیسیٰ زاذان درود پڑھتے ہیں ❁ ایک رات وہ درود پڑھنا بھول گئے تھے ❁ حضرت اِسْماعیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاں بچی کی وِلادت ہوئی ہے ❁ بڑی ہو کر یہ بچی کس شان کی مالِک ہو گی ❁ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گا ❁ یہ خود تو بخشی ہوئی ہے ❁ اس کی شَفاعت سے کتنے گنہگار بخشے جائیں گے وغیرہ سب غیب کی خبریں نہیں تو اور کیا ہے...؟

اُمَّت کے حال سے ہیں آگاہ ہر گھڑی آپ
خوابوں میں آرہے ہیں، بگڑی بنا رہے ہیں[4]

---

1 ...ابن ماجة، كتاب الجنائز، باب ذكر وفاته...الخ، ص ٢٦٣، حديث: ١٦٣٧. دار الكتب العلمية.

2 ...مسند ابی یعلی، ثابت البنانی عن انس، ٣/١٣٩، حديث: ٣٤٢٥. دار الفكر بيروت.

3 ...حدائقِ بخشش، ص ١٥٨۔ مکتبۃ المدینہ کراچی۔

4 ...وسائلِ بخشش، ص ٢٩٨۔ مکتبۃ المدینہ کراچی۔

عِلْمِ غیب قرآنی آیات سے ثابِت ہے

خیال رہے! اَہلِ سُنّت کا سچّا عقیدہ ہے: **"رسولِ کریم** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اللہ پاک کی عطا سے جمیع مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ (یعنی روزِ اوّل سے قیامت تک جو ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے، اس سب) کا تفصیلی عِلْم رکھتے ہیں"** یہ عقیدہ حِکایات سے نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! قرآنِ کریم کی واضِح آیات سے ثابِت ہے۔ یہاں دِل کی تسلّی کے لئے صِرف دو۲ آیات پیش کی جاتی ہیں:

﴿1﴾: پارہ 27، سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن، آیت 3 اور 4 میں اِرشاد ہوتا ہے:

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ﴿۴﴾ (پ۲۷، الرحمن: ۳-۴)	ترجمہ کنزالایمان: انسانیت کی جان **مُحَمَّد** کو پیدا کیا، مَاکَانَ وَمَا یَکُوْن کا بیان انہیں سکھایا۔

تقریباً 924 سال پہلے گزرے ہوئے بزرگ، مشہور مفسر و مُحَدِّث مُحْیُ السُّنَّہ، ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (سالِ وفات: 516 ہجری) اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اِبْنِ کَیسان نے کہا کہ یہاں "اَلْاِنْسَانَ" سے انسانیت کی جان یعنی مَحْبُوب مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مراد ہیں اور "اَلْبَیَانَ" سے مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن کا بیان مراد ہے کیونکہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَوَّلِین وآخرین اور قیامت کے دِن کی خبریں دیتے ہیں۔[1]

﴿2﴾: پارہ 5، سُوْرَۃُ النِّسَآء، آیت 113 میں ہے:

وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ﴿۱۱۳﴾ (پ۵، النساء: ۱۱۳)	ترجمہ کنزالایمان: اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور **اللہ** کا تم پر بڑا فضل ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! اس آیت نے تو عِلْمِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وُسعت کو کھول کر بیان فرما دیا۔ دیکھئے! اس جگہ یہ نہ فرمایا کہ آپ کو اَحکامِ شریعت کا عِلْم دیا یا فلاں بات کا عِلْم دیا فلاں

1 ...تفسیر بغوی، پ۲۷، الرحمن، تحت الآیۃ: ۳-۴، ۴/۲۸۳. پشاور پاکستان.

کانہ دیا بلکہ فرمایا: ”مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ“ جو کچھ آپ نہ جانتے تھے وہ سب کچھ آپ کو سکھایا۔ [1]

”بابا کرم اِلٰہی“ کی دلچسپ حِکایت

فقیہِ اَعْظَم حضرت مولانا ابو یوسف محمد شریف صاحِب کوٹلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں ”بابا کرم الٰہی“ نامی ایک بد مذہب آیا اور کہا: آپ کہتے ہیں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عِلْمِ غیب حاصِل تھا، کیا حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو میرا بھی عِلْم تھا کہ ایک شَخْص کرم الٰہی بھی ہوگا؟ فقیہِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یقیناً عِلْم تھا اور صِرْف تمہارا ہی نہیں بلکہ تمہارے باپ دادا کا بھی عِلْم تھا اور اس بات کا بھی عِلْم تھا کہ تم کون ہو اور کونسے قبیلے سے تمہارا تَعَلُّق ہے۔ بابا کرم الٰہی بولا: کہاں لکھا ہے، دکھاؤ مجھے...؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے **”مشکوٰۃ شریف“** کھول کر اس کے سامنے رکھی اور یہ حدیث پڑھ کر سُنائی: حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک روز حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے، آپ کے دونوں ہاتھوں میں ۲ دو کتابیں تھیں، ہمیں مخاطب کر کے فرمایا: اَتَدْرُوْنَ مَاهٰذَانِ الْكِتَابَانِ جانتے ہو یہ ۲ دو کتابیں کیا ہے؟ ہم نے عَرْض کیا: نہیں یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم نہیں جانتے، آپ ہی فرمائیں یہ کتابیں کیا ہیں؟ فرمایا: یہ جو کتاب میرے دائیں (سیدھے) ہاتھ میں ہے، یہ اللہ پاک کی طرف سے ہے اور فِیْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَآءُ آبَآئِهِمْ وَقَبَآئِلِهِمْ اس کتاب میں سارے جنّتیوں کے نام، ان کے باپ دادا کے نام اور ان کے قبیلوں کے نام درج ہیں اور یہ جو کتاب میرے بائیں (دِل کی جانِب والے) ہاتھ میں ہے، یہ بھی اللہ کی طرف سے ہے اور فِیْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَآءُ آبَآئِهِمْ وَقَبَآئِلِهِمْ اس میں سارے جہنمیوں، ان کے باپ دادا

1...شانِ حبیب الرحمٰن من آیات القرآن، ص ۴۹ بتغیر قلیل۔ نعیمی کتب خانہ گجرات۔

اَور ان کے قبیلوں کے نام درج ہیں۔[1] یہ حدیث سُنا کر حضرت فقیہِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بابا کرم الٰہی کو فرمایا: تمہارانام وغیرہ مکمل پتہ دائیں (سیدھے) ہاتھ والی کِتَاب (یعنی جس میں اَہلِ جَنَّت کے نام ہیں، اس) میں نہ ہوا تو بائیں (دِل کی جانِب والے) ہاتھ والی کتاب (جس میں جہنّمیوں کے نام درج ہیں، اس) میں تو یقیناً ہو گا۔ بابا کرم الٰہی کتاب میں اس حدیث کو غور سے دیکھتا رہا، مگر کچھ کہہ نہ سکا اور خاموشی سے اُٹھ کر چلا گیا۔[2]

بھلا عالَم سی شے مخفی رہے اس چشمِ حق بیں سے
کہ جس نے خالقِ عالَم کو بے شک بالیقیں دیکھا[3]

الفاظ،معانی: **مخفی**: پوشیدہ، چھپی ہوئی۔ **چشمِ حق بیں**: اللہ پاک کا دیدار کرنے والی مُبارک آنکھ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا مختصر تعارُف

نام مُبارَک: رابعہ، **کنیت**: اُمُّ الخیر۔[4] اپنے قبیلے بنو قیس بن عدی کی نسبت سے قَیْسِیَّہ عَدْوِیَّہ ہیں، 95 یا 99 ہجری میں بصرہ میں پیدا ہوئیں۔[5] بصرہ کی رہائشی تھیں، لہٰذا بصریہ کہلائیں، بڑی عابِدہ، زاہِدہ تھیں۔ شَیْخ فرید الدِّین عطّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا گویا مریمِ ثانیہ (یعنی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدہ حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا جن کا ذِکْر قرآنِ مجید میں بھی بار بار آیا ہے، ان کی طرح بہت عِبادت گزار، نیک خصلت، پاک دامن اور باحیا) ہیں۔ مزید

1 ...مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الایمان بالقدر، الفصل الثانی، ۱/ ۳۹، حدیث: ۹۶، ملتقطًا. دار الکتب العلمیۃ.
2 ... سنی علما کی حکایات، ص ۵۳ بتغیر قلیل۔ فرید بک سٹال لاہور۔
3 ... دیوان سالک، ص ۵۔ نعیمی کتب خانہ لاہور۔
4 ...وفیات الاعیان، حرف الراء، رابعۃ العدویۃ، ۱/ ۳۲۸. دار احیاء التراث العربی.
5 ...دائرۃ المعارف الاسلامیہ، ۱۶/ ۵۰۴ ملخصًا. مرکز الشارقۃ.

فرماتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھَا عِبادت و ریاضت میں اپنے زمانے کے لوگوں میں ممتاز، تمام اللّٰہ والوں کی نظر میں معتبر اور عزّت دار تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھَا کے اَحْوال اَہلِ دِل کے لئے سَنَد کا دَرَجہ رکھتے ہیں۔[1] ان کی وِلادت کی رات سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں تشریف لاکر ان کے والِد کو یہ بِشارت دی کہ **"تمہاری یہ بیٹی سردار ہوگی اور اس کی شَفاعت سے میری اُمّت کے ایک ہزار افراد بخش دیئے جائیں گے۔"**

شیطان حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مثال نہیں بن سکتا

واضح رہے! حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھنا حقیقت میں بِلاشُبہ آپ ہی کو دیکھنا ہے۔ اَعْلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنت، شاہ اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور پُر نور سَیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زِیارت سے خواب میں مُشَرَّف ہونا بلاشُبہ حق ہوتا ہے، یہ خواب کبھی اَضغاثِ اَحلام (پریشان خوابوں) سے نہیں ہوتی۔[2] حُضُور پُر نور صَلَوٰۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَسَلَامُہُ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھی کو دیکھا کہ شیطان میری مثال بن کر نہیں آسکتا۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾: بچپن شریف کے حالات

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھَا تھوڑی بڑی ہوئیں تو والِدَین دُنیا سے رخصت ہوگئے نیز بصرہ میں شدید قحط پڑا، لوگ بھوک سے مرنے لگے، اسی دوران آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھَا کی تینوں بہنیں

1 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ہشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیہا، ۱/ ۶۴-۶۵ ملتقطًا.

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۱۰۰ ملتقطًا۔ رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

3 ...ترمذی، کتاب الرؤیا، باب...قول النبی...من رآنی...الخ، ص ۵۴۷، حدیث: ۲۲۷۶. دار الکتب العلمیۃ.

بھی بچھڑ گئیں، یوں چھوٹی عُمر میں ہی آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا تنہا رہ گئیں۔ اسی حالتِ بے بسی میں ایک روز کسی ظالم نے آپ کو اِغْواء کرکے صِرْف چھ دِرْہَم کے عِوَض فروخت کر دیا۔ اب آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا غُلامی کی زندگی بسر کرنے لگیں۔[1]

﴿3﴾: رضائے الٰہی کی طلب

ایک روز آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا کسی ضروری کام کے سبب گلی سے گزر رہی تھیں، اچانک کوئی نامَحرم آپ کے سامنے آ گیا، کسی غیر کی نظر آپ پر نہ پڑے اس مُقَدَّس جذبے اور حیا کے سبب آپ گھر کی جانِب تیزی سے دوڑیں تو اچانک پاؤں کسی چیز میں اٹکا اور گِر کر ہاتھ مُبارَک ٹوٹ گیا، تب بارگاہِ الٰہی میں عَرْض گُزار ہوئیں: **یَااللہ! میں غریب و یتیم، بے سہارا غُلامی کی زندگی تو پہلے ہی گُزار رہی تھی، اب ہاتھ بھی ٹوٹ گیا، اس سب کے باوُجُود میں صِرْف تیری رِضا چاہتی ہوں، کاش! مجھے مَعْلُوم ہو جاتا کہ تُو مجھ سے راضی ہے یا نہیں؟** غیب سے آواز آئی: رابعہ! غم مت کر...!! کل قِیامت کے دِن تجھے بلند رُتبہ نصیب ہوگا، مُقَرَّب فرشتے بھی تجھ پر رَشک کریں گے۔ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا خوشی خوشی گھر آ گئیں۔[2]

واہ! سُبْحٰنَ الله! مَحبّتِ اِلٰہی کی لذّت بھی کیا عجیب چیز ہے، بندے کو دونوں جہان سے بے پرواہ کر کے رکھ دیتی ہے۔ دیکھ لیجئے! حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا چھوٹی عُمر میں ہی سَخْت آزمائشوں میں گِرِفتار مگر رِضائے الٰہی کی طلب گار ہیں، گویا آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا کو دُکھ دَرْد سے نجات اور دنیوی کل کی کوئی پرواہ ہی نہیں، بس خُدائے پاک کو راضی کرنے کی فِکْر ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/ ٦٥ مفصلاً.

2 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/ ٦٥.

اللہ پاک کی رِضا مِلنا بڑی نعمت ہے

پارہ 10، سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ، آیت: 72 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۷۲﴾ (پ۱۰، التوبۃ: ۷۲)	ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کی رِضا سب سے بڑی، یہی ہے بڑی مراد پانی۔

یعنی جَنّت کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت یہ ہوگی کہ اللہ پاک اَہلِ جَنّت سے راضی ہوگا، کبھی ناراض نہ ہوگا۔[1] یہ نعمت تمام نعمتوں سے اعلیٰ اور عاشقانِ الٰہی کی سب سے بڑی تمنّا ہے۔ "خیال رہے! جَنّت میں اللہ پاک کی رضا اور اس کا دیدار کسی عمل کا بدلہ نہیں بلکہ اللہ پاک کا خاص عطیہ ہوگا۔"[2] رَزَقَنَا اللہُ تَعَالٰی بِجَاہِ حَبِیْبِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

تاج و تخت و حکومت مت دے	کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رِضا کا دیدے مُژدہ	یَا اللہ! میری جھولی بھر دے[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا آپ بھی ایسا اِہتمام کرتی ہیں...؟؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا! اچانک غیر مَحرم سامنے آیا تو حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا خوف کھا گئیں، اس میں اسلامی بہنوں کے لئے عِبرت ہے، غور فرمایئے! کسی غیر مَحرم کی نظر آپ پر نہ پڑے، اس کا اِہتمام کرتی ہیں؟ دیور، جیٹھ، خالہ زاد، ماموں زاد وغیرہ سے اجنبیت محسوس ہوتی ہے؟ خدانخواستہ کبھی اچانک کوئی غیر مَحرم سامنے آجائے تو خوفِ خُدا کے سبب

---

1 ...تفسیر خازن، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۷۲، ۲/ ۲۸۴ بتغیر قلیل. دار الکتب العلمیۃ بیروت.

2 ... تفسیر نور العرفان، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۷۲ بتغیر قلیل۔ نعیمی کتب خانہ گجرات۔

3 ...وسائل بخشش، ص۱۲۳۔

شرما کر جھٹ سے پردہ کر لیتی ہیں؟ یاد رکھئے! مجبوراً گھر سے نکلتے وَقْت شَرْعی تقاضوں کے مُطابِق پردے کا پورا پورا اِہْتِمام ہو اور گھر کے اندر بھی کسی غیر مَحرم کی نظر نہ پڑے اس کا لحاظ رکھنا لازِمی ہے۔

آیئے! **شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانئ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بِلال محمد اِلیاس عطّار قادِری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی انمول کِتاب **"پردے کے بارے میں سُوال جواب"** سے گھر سے نکلنے کی بَعْض احتیاطیں مُلاحظہ کیجئے!

اسلامی بہنوں کے لئے گھر سے نکلنے کی احتیاطیں

شَرْعی اِجازت کی صُورت میں گھر سے نکلتے وَقْت اسلامی بہن غیر جاذِبِ نظر کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا مَدَنی بُرقع اوڑھے، ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جرابیں پہنے مگر دستانوں اور جرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا امکان ہو وہاں چہرے سے نقاب نہ اُٹھائے مثلاً اپنے یا کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی محلّہ وغیرہ۔ نیچے کی طرف سے بھی اس طرح برقع نہ اُٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔ واضِح رہے کہ عَوْرَت کے سر سے لیکر پاؤں کے گٹوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حِصّہ بھی مثلاً سَر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے شادِی ہمیشہ کے لئے حرام نہ ہو) پر بِلا اِجازتِ شَرْعی ظاہِر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مہین یعنی پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا ایسا چُست ہے کہ کسی عُضْو کی ہیئت (یعنی شکل و صُورت یا اُبھار وغیرہ) ظاہِر ہو یا دوپٹہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پردگی ہے۔[1] سَیِّدی اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو

[1] ... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۴۲۔ مکتبۃ المدینہ کراچی۔

وضعِ لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) و طریقۂ پوشش (یعنی پہننے کا انداز) اب عَوْرَات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سَر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حِصّہ کھلا ہو یوں تو سِوا خاص محارِم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کسی کے سامنے ہونا سَخْت حرامِ قطعی ہے۔[1]

پردہ آزاد عَوْرَت کی علامت ہے

خیال رہے! پردے کی ایسی احتیاط آزاد عَوْرَت کے لئے ہے۔ فتاوی شامی میں ہے: زَرْ خَرِیْد (یعنی پیسوں سے خریدی ہوئی غُلام) عَوْرَت گھر سے باہَر ایسے رہے جیسے آزاد عَوْرَت گھر کے اندر اپنے مَحَارِم (مثلاً والد، بھائی وغیرہ) کے سامنے رہتی ہے، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک باندی کو پردہ کئے دیکھا تو کوڑا لے کر اس کی طرف لپکے اور فرمایا: **اے غلام عَوْرَت! دوپٹہ ہٹا دو! کیا تم آزاد عَوْرَتوں سے مشابہت اختیار کرتی ہو؟**[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾: غلامی سے آزادی کا سبب

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا اِبْتِدا سے ہی عِبادت گزار تھیں، دِن رات عِبادت میں مَصْرُوف رہتیں، دِن کو روزہ رکھتیں، رات کو قِیَام (یعنی نوافل پڑھا) کرتیں۔ ایک رات آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا بارگاہِ الٰہی میں رَو رَو کر مُناجات کر رہی تھیں، مالِک (یعنی بظاہِر آپ جس کی غلامی میں تھیں، اس) کی آنکھ کھل گئی، کیا دیکھا کہ حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا سَر سجدے میں رکھے ہوئے ہیں اور نور کی شُعاع آپ کے سَرِ مُبارک سے آسمان تک پھیلی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا

1 ...فتاوی رضویہ، ۲۲/ ۲۱۷۔

2 ...رد المحتار، کتاب الحضر والاباحة، فصل في النظر والمس، ۹/ ۶۰۶. دار المعرفة بيروت.

بار گاہِ الٰہی میں عَرْض کر رہی تھیں: ”مولیٰ! تو جانتا ہے میں ہر وَقْت تیری عِبادت میں مَصْروف رہنے کی خواہش رکھتی ہوں مگر تو نے مجھے کسی اَور کا غُلام بنا دیا ہے (اب مجھے اس کے حُقُوق بھی پورے کرنے پڑتے ہیں)۔“ یہ منظر دیکھ کر مالِک پریشان ہوا کہ میں بار گاہِ الٰہی کی ایسی مقبول ہستی سے خِدْمت لیتا ہوں حالانکہ مجھے ان کی خِدْمت کرنی چاہیے۔ اگلی صبح مالِک نے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہَا سے کہا: آج سے آپ آزاد ہیں، یہیں قیام فرمائیں تو میرے لئے سَعادت ہے، اگر کہیں اَور جانا چاہیں تو جا سکتی ہیں۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہَا وہاں سے رخصت ہوئیں اور گوشہ نشین ہو (یعنی تنہائی میں رِہ) کر عِبادت میں مَصْروف ہو گئیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾: نکاح کی پیش کش کرنے والے کو نصیحت

بصرہ کے بہت بڑے تاجر ابو سلیمان ہاشمی نے عُلَما سے پوچھا: کس عَوْرت سے شادِی کرنا میرے حق میں بہتر رہے گا؟ عُلَما نے مشورہ دیا: تم حضرت رابعہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہَا سے نِکاح کرو! اس نے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہَا کی خِدْمت میں خط لکھ کر نِکاح کی درخواست کی اور کہا: میری روزانہ کی آمدن اسّی ہزار (80,000) دِرْہم ہے، اِنْ شَآءَ اللہ! چند دِنوں میں ایک لاکھ ہو جائے گی، میں ایک لاکھ دِرْہم حق مہر کے عِوَض آپ سے نِکاح کرنا چاہتا ہوں، بعد میں اتنے ہی دِرْہَم مزید پیش کروں گا، اگر آپ راضی ہوں تو اطلاع فرمائیں۔

آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہَا نے جواب میں لکھا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اَمَّا بعد! بے شک دُنیا سے کَنارہ کرنا بدن اور دِل کو تقویت دیتا ہے اور دنیا کی طرف رغبت رَنْج و ملال کا باعث ہے، خط

---

1 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/۶۶.

ملتے ہی آخرت کی تیاری شروع کر دو، سفرِ آخرت کے لئے زادِ راہ جمع کرنے میں مصروف ہو جاؤ، اپنا مال آخرت کے لئے ذخیرہ کرو، اپنے آپ کو وصیت کرنے والے بَن جاؤ، دوسروں کو اپنا وصی (وصیّت کرنے والا) نہ بنانا، مسلسل روزے رکھنا۔ اگر اللہ مجھے تجھ سے دُگنا مال دے اور میں اس کے سبب یادِ الٰہی سے لمحہ بھر بھی غافِل ہو جاؤں تو یہ مجھے ہرگز ہرگز پسند نہیں، میں اسی حال میں خوش ہوں۔[1]

﴿6﴾: نِکاح نہ کرنے کا سبب

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا سے سُوال ہوا: آپ نِکاح کیوں نہیں کرتیں؟ فرمایا: تین۳ چیزیں میرے لئے وجہِ غم بنی ہوئی ہیں؛ ﴿۱﴾: میرا خاتِمہ ایمان پر ہو گا یا نہیں؟ ﴿۲﴾: روزِ محشر میرا نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا یا اُلٹے میں؟ ﴿۳﴾: اور اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ (جن کا اَعْمال نامہ سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ عرش کی سیدھی جانب سے) جنّت میں جائیں گے اور اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَۃِ (جن کا اَعْمال نامہ الٹے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ عرش کی اُلٹی جانب سے) جہنّم میں جائیں گے، میرا شُمار کِن میں ہو گا؟ اگر کوئی میرے یہ تین۳ غم دُور کر دے تو میں نِکاح کر لوں گی۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی بُرے خاتمے کا خوف، روزِ قِیامت نامۂ اَعْمال کس ہاتھ میں دِیا جائے گا، آہ! بارگاہِ الٰہی سے مغفرت کی خیرات ملے گی یا جہنّم میں جھونک دیا جائے گا، پُل صراط سے سلامتی کے ساتھ گُزر ہو پائے گا یا نہیں وغیرہ کا غم جسے لاحِق ہو وہ کیونکر دُنیا کی عارِضی راحتوں میں دِل لگا سکتا ہے؟ اسے تو ہر وَقْت بس اپنے مالِک و مولیٰ کو ہی راضِی کرنے کی فِکْر رہتی ہے۔ واضِح رہے! حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا عشقِ حقیقی کے بلند مقام

1 ...عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ والعشرون بعد المائتین... الخ، ص ٢١٧ ملتقطًا. دار الکتب العلمیۃ.
2 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ١/ ٧١.

پر فائز تھیں لہٰذا محبوبِ حقیقی (یعنی اللہ پاک) کے سِوا کسی اور جانب متوجہ ہونا پسند نہ فرمایا۔

چُو دِل بَادِلْبَرے آرام گِیْرَد
زِوَصْل دیگرے کَے کَام گِیْرَد

مفہوم: جب دِل کو مَحْبُوب (کی یاد اور جلووں) سے آرام حاصِل ہے تو کسی اور سے مجھے کیا کام؟

نِکاح کرنے یا نہ کرنے میں افضل کیا ہے؟

یاد رہے! نِکاح کرنا بالکل جائز اور مُباح ہے، البتہ نِکاح کرنے اور کنوارا رہنے میں اَفْضل کیا ہے اس بارے میں صُوفیائے کِرام کے اقوال مختلف آئے ہیں، اصل اس میں دِل کو دنیوی فکروں سے محفوظ رکھنا ہے۔ حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کَشْفُ الْمَحْجُوب میں فرماتے ہیں: طریقت کا قاعِدہ مُجرّد (تنہا) رہنے پر رکھا گیا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: بندہ کا ہلاک ہونا نِکاح کرنے اور کنوارا رہنے میں نہیں بلکہ اس کی بَلا اپنے اِختِیار اور اِتّباعِ خواہشات پر ہے۔ ہر مُتأہّل (یعنی نِکاح کرنے والے) کی شرطِ ادب یہ ہے کہ نِکاح کے بعد کوئی وِرْد اس کے اَوْراد سے فوت نہ ہو، جس حال پر پہلے تھا وہ ضائع نہ کرے (الغرض عِبادت و ریاضت، ذِکْر و فِکْر وغیرہ نِکاح کے بعد بھی بدستور جاری رکھے، اس میں ذرّہ برابر کمی نہ لائے)، اَہْلِ خانہ کے ساتھ شفقت سے پیش آئے، حلال نان نفقہ کی رعایت کرے، اہلیہ پر ظُلْم بھی نہ کرے اور کنوارا رہنے والے کی شرطِ ادب یہ ہے کہ آنکھ نامناسب جگہ نہ ڈالے، نہ کہنے کی بات نہ کہے، نہ سوچنے کا ہرگز نہ سوچے، شہوت کی آگ کو بھوک کے پانی سے بجھائے، دِل کو دُنیا میں مشغول نہ ہونے دے۔(1)

آج کے زمانے میں نِکاح کرنا ہی بہتر ہے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: نِکاح کرنے یا نہ کرنے کو ترجیح

(1)... کشف المحجوب، باب التاسع والعشرون... الخ، ص ٤٣١ ملتقطاً. سنگ میل پبلی کیشنز لاہور.

دینے کے تَعلُّق سے مختلف مواقع پر مختلف احکام ہیں۔ نِکاح کرنا کبھی فَرض، کبھی واجِب، کبھی مکروہ اور کبھی حرام بھی ہوتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: **آج کے مُعاشرے میں بے نِکاح عورت کا گزارا بہت مشکل ہے، اس سے گھریلو مسائل کھڑے ہونے کے ساتھ ساتھ کئی گُناہوں میں جاپڑنے کا بھی اندیشہ ہے۔**[1] حدیث شریف میں ہے: اَلشَّیْطَانُ مَعَ الْوَاحِدِ وَ هُوَمِنَ الِاثْنَیْنِ اَبْعَدُ اکیلے کے ساتھ شیطان ہوتا ہے، دوہوں تو ان سے دُور رہتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

{عِبادت و ریاضت کے مُتَعَلِّق 11 حِکایات}

(7): اے نفس! تو کتنا سوئے گا...؟؟

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا دِن رات عِبادت کرتیں، دن میں روزہ رکھتیں اور رات قِیَام (یعنی نفل نمازیں پڑھا) کرتیں، آپ کی خادِمہ حضرت عَبْدَہ بنتِ اَبی شوَّال رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا ساری رات نماز میں مشغول رہتیں، صبحِ صادِق کے وَقْت تھوڑی دیر کے لئے مصلّے ہی پر لیٹ جاتیں، جب ہلکا ہلکا اُجالا ہونے لگتا تو گھبرا کر اُٹھ جاتیں اور خود سے کہتیں: اے نفس! تو اس ناپائیدار دنیا میں کب تک سویا رہے گا؟ دنیا تو تنگی کا گھر ہے، پھر یہاں اتنی نیند کیوں...؟؟ آج کچھ دیر جاگ لے، نیکیاں کمالے، قبر میں میٹھی نیند سو جانا، وہاں قیامت تک کوئی نہیں جگائے گا، عَمل یہاں کرلے، آرام وہاں کرنا۔ پھر اُٹھ کر عِبادت میں مَصْرُوف ہو جاتیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے ساری زندگی ایسے ہی گزاری۔[3]

جاگنا ہے جاگ لے اَفلاک کے سائے تلے | حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

1 ...پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۱۲۸ ملتقطًا۔
2 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی لزوم الجماعة، ص ۵۲۲، حدیث: ۲۱۶۵.
3 ...عیون الحکایات، الحکایة الرابعة والثمانون، ص ۱۰۳ بتغیر قلیل.

﴿8﴾: پچاس سال تکیے پر سر نہ رکھا

جب رات ہوتی، لوگ سو جاتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا خود کو کہتیں: رابعہ! شاید یہ زندگی کی آخری رات ہو، ہو سکتا ہے تجھے کل کا سُورج دیکھنا نصیب نہ ہو، اُٹھ اور اپنے ربّ کی عِبادت کر لے تاکہ قیامت کے روز ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے، ہمّت کر! سونا مت! جاگ کر اپنے ربّ کی عِبادت کر...!! پھر صبح تک نوافِل ادا کرتیں، نمازِ فجر کے بعد دوبارہ خود سے کہتیں: اے نفس! تمہیں مُبارَک ہو...!! گزشتہ رات تو نے بڑی مشقّت اُٹھائی مگر یاد رکھ! یہ دِن زندگی کا آخری دِن ہو سکتا ہے، یہ کہہ کر عِبادت میں مشغول ہو جاتیں، نیند کا غَلَبہ ہوتا تو گھر میں ٹہلنے لگتیں اور خود کو کہتی جاتیں: رابعہ! یہ بھی کوئی نیند ہے، اس کا کیا لُطف...!! اسے چھوڑ اور قبر میں مزے سے لمبی مدّت تک سوتی رہنا، آج تو تجھے زیادہ نیند نہیں آئی لیکن آنے والی رات نیند خوب آئے گی، ہمّت کر اور اپنے ربّ کو راضی کر لے...!! اس طرح کرتے کرتے آپ نے 50 سال گزار دیئے، نہ کبھی بستر پر دراز ہوئیں نہ تکیے پر سَر رکھا، یہاں تک کہ دُنیا سے رخصت ہو گئیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی عِبادت کا حال سُنا اور اِستقامت دیکھی، **اللہ** ہمیں بھی ایسی توفیق بخشے، آہ! ہم سے فَرض نمازیں ہی پوری نہیں ہو پاتیں، کاش! فضولیات سے پیچھا چھوٹ جاتا اور دُنیوی مَصروفیات بھی کچھ کم ہو جاتیں، اے کاش! ہم بھی دِن رات عِبادت کرنے والی بَن جاتیں...!!

مَنْ نَدَانَمْ تَاچِهْ مَرْدَاں بُوْدَہ اَنْدْ
کِزْ عَمَل یَکْ دَمْ نَمِیْ آسُوْدَہ اَنْدْ

مفہوم: حیرانی ہے وہ کیسے لوگ تھے جنہیں بغیر عِبادت کے ایک لمحہ بھی چین نہیں آتا تھا۔

---

1 ...خوف خدا، ص ۹۴ بتغیرِ قلیل۔ مکتبۃ المدینہ کراچی۔

زندگی عِبادت ہی کے لئے ہے

یقیناً زِندگی عِبادت ہی کے لئے ہے، قرآنِ مجید میں ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۶)	ترجمہ کنزالایمان: اور میں نے جِن اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔

مَعْلُوم ہوا اِنْسانیت اور عِبادت لازِم مَلْزُوم (یعنی آپس میں جڑے ہوئے) ہیں، جو عِبادت نہیں کرتا، اِنْسانیت سے لا تَعَلُّق ہے۔[1]

"وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ" بَخوَان | جُزْ عِبَادَت نِیْسْت مَقْصُوْدِ جَہَاں

مفہوم: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ پڑھ کے دیکھ لو! دُنیا کی تخلیق کا مقصد صِرف عِبادت ہے۔

عِبادت سب کاموں سے اہم ہے

مشہور صوفی بُزُرگ مولانا جلال الدین رومی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیا میں ایک کام ہے جسے کسی صُورت نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، اس کے عِلاوہ بندہ سب کچھ بھول جائے، کوئی خطرہ نہیں مگر جو یہ ایک کام بھلا دے، بقیہ جو چاہے کرے، اس نے کچھ نہیں کیا، یہ ایسے ہے کہ بادشاہ تمہیں کسی خاص کام سے بھیجے، تم اَور بہت کام کرو مگر وہ خاص کام بھول جاؤ تو تم نے مقصد پورا نہ کیا، انسان بھی دُنیا میں خاص کام سے آیا ہے، جس کا ذِکْر پارہ 22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی اس آیت میں ہے:[2]

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا	ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو اُنہوں

1 ...انوارِ جمالِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص۳۲۳ماخوذاً۔ شبیر برادرز لاہور۔

2 ...فیہ مافیہ، ص۷.

www.dawateislami.net

وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ﴿۷۲﴾ (پ۲۲، الاحزاب:۷۲)

نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اٹھالی بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے۔

آیت میں امانت سے نمازیں اور ہر وہ کام مراد ہے جس کے کرنے پر ثواب ملے اور نہ کرنے پر گُناہ ہو۔(1)

انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کا اَصل سبب

دیکھو! آسمان، زمین، پہاڑ کیسی مضبوط اور عجیب مخلوقات ہیں، انہوں نے جس امانت کا بوجھ نہ اُٹھایا، وہ انسان نے اپنے ذمّے لیا، اسی لئے آسمان و زمین اور پہاڑوں کے بجائے انسان کو عزّت بخشی گئی اور اسے اشرف المخلوقات بنایا گیا۔(2) اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۷۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے اَوْلادِ آدم کو عزّت دی۔

عِبادت سے منہ موڑ لینے والے کی تین۳ مثالیں

مولانا روم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه مزید فرماتے ہیں: اگر تم کہو! میں یہ ایک کام (یعنی عِبادت) نہیں کرتا تو نہ سہی، اَور بہت کام تو کرتا ہوں، یاد رکھ! انسان اَور کاموں کے لئے دُنیا میں نہیں آیا، یہ تو ایسے ہے کہ تو ﴿۱﴾: ہندستانی لوہے کی انمول تلوار جو صِرف شاہی خزانوں ہی میں ملتی ہے، حاصِل کرے اور اسے گوشت کاٹنے کی چھری بنالے اور کہے: میں نے اسے بیکار نہیں رکھا ﴿۲﴾: یا تو سونے کی دیگ میں شَلْغَم پکانے لگے حالانکہ اس دیگ کے ایک چھوٹے ٹکڑے

(1)...تفسیر الجلالین مع حاشیۃ الصاوی، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ:۷۲، الجزء الخامس، ۳/۵۴. کراچی.

(2)...فیہ ما فیہ، ص۷ بتغیر قلیل.

www.dawateislami.net

سے کئی عام دیگیں خریدی اور پکائی جاسکتی ہیں (۳): یا بہت قیمتی تلوار گھر کی دیوار میں گاڑھ لے اور اس پر ٹوٹے ہوئے برتن لٹکائے، کیا یہ افسوس کا مقام نہیں؟ برتن رکھنے کے لئے معمولی قیمت کی کھونٹی اِسْتِعمال کی جاسکتی ہے، اس کے لئے ایسی مہنگی تلوار اِسْتِعمال کرنا کیا عَقل کی بات ہے...؟[1]

اپنی قدر و قیمت پہچانیئے...!!

اے انسان! اللہ پاک نے تیری بڑی قیمت مقرّر کی ہے، اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ (پ ۱۱، التوبة: ۱۱۱)	ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنّت ہے۔

دیکھو! اللہ پاک نے تمہیں، تمہارے وَقْت، تمہاری جان، تمہارے مال اور کاروبار کو خرید لیا کہ یہ چیزیں اس کی راہ میں خرچ کرو تو تمہارے لئے ہمیشہ رہنے والی جنّت ہے، اللہ پاک کے ہاں تمہاری ایسی قیمت ہے، اگر خود کو دوزخ کے بدلے بیچ ڈالو تو اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہو۔[2]

تُوْ بَہ قِیْمَتْ وَرَائے دَوْ جَہَانے
چِہْ کُنَمْ قَدْرِ خُوْد نَمِی دَانے

مفہوم: تم دونوں جہاں سے قیمتی ہو، کیا کریں کہ تم اپنی قدر نہیں پہچانتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...فيه ما فيه، ص ۸ ملخصًا.

2 ...فيه ما فيه، ص ۸.

انسان کی اَصْل عزّت کیا ہے؟

رَئِیسُ الْمتکلِّمِین مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام کمالات کی اَصْل عِبادت ہے اور انسان کی اَصْل عزّت بارگاہِ الٰہی میں سَر جھکانے ہی میں ہے،[1] حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہ جو اللہ پاک کے لئے جھکے، اللہ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔[2] قرآنِ مجید میں اِرْشاد ہوتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ (پ۲۲، فاطر: ۱۰)

ترجمہ کنزالایمان: جسے عزّت کی چاہ ہو تو عزّت توسب اللہ کے ہاتھ ہے۔

اس کی تفسیر میں حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلْيَتَعَزَّزْ بِطَاعَةِ اللہ جو عزّت چاہے، اس کو اللہ پاک کی اِطاعت میں طلب کرے یعنی عزّت خدا کی بندگی سے حاصِل ہوتی ہے۔[3]

عِبادت کسے کہتے ہیں؟

کسی کو عِبادت کے لائق سمجھتے ہوئے اس کی کسی قسم کی تعظیم کرنا **عِبادت** ہے۔

وضاحت: جس کی تعظیم کی اسے عِبادت کے لائق نہ سمجھا تو یہ صِرْف تعظیم ہوگی، عِبادت نہیں کہلائے گی جیسے نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا عِبادت ہے لیکن ہاتھ باندھنے کا یہی عَمَل بارگاہِ رِسالت میں سنہری جالیوں کے رُوبرو ہو یا صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں ہو کسی بُزرگ کی تشریف آوری کے موقع پر ہو، تبرُّکات کی زِیارت کرتے ہوئے ہو، کسی وَلِیُّ اللہ کے

---

1 ...انوارِ جمالِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص ۳۲۳ ملخصاً۔

2 ...کنزالعمال، کتاب الاخلاق، الاکمال، جز ۳، ۲/ ۵۰، حدیث: ۵۷۳۲. دار الکتب العلمیۃ.

3 ...تفسیر خازن، پ ۲۲، فاطر، تحت الآیۃ: ۱۰، ۳/ ۴۵۳. دار الکتب العلمیۃ.

مزار شریف کے سامنے ہو، اپنے پیر صاحِب، استاد یا ماں باپ وغیرہ کے لئے ہو تو یہ عِبادت نہیں فقط تعظیم ہے۔[1]

رضائے الٰہی والا ہر کام عِبادت ہے

عِبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے اور یہ رضائے الٰہی کے لئے کئے جانے والے ہر کام کو مُحِیْط (یعنی گھیرے ہوئے) ہے۔ فتاویٰ رضویہ، جلد 29 میں غَمزُ العُیُون اور رَدُّ المحتار کے حوالے سے لکھا ہے: وہ کام جس کے کرنے پر ثواب دیا جاتا ہے عِبادت ہے اور عِبادت ثواب کی نیت پر موقوف ہوتی ہے۔[2] تاج العُرُوْس میں نَقْل کیا: عِبادت وہ فعل ہے جس کے کرنے پر ربّ راضی ہوتا ہے۔[3] حکیم الاُمّت، مفتی اَحْمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تحریر کا خلاصہ ہے: جو جائز کام بھی اللہ پاک کو راضی کرنے کی نیت سے کیا جائے عِبادت ہے۔[4]

کثرتِ عِبادت کے دِینی و دُنیوی فائدے

❁ اللہ پاک عِبادت گزار سے مَحبَّت فرماتا ہے ❁ اسے عَظَمَت ملتی ❁ کام سنورتے ❁ مشکلات میں اس کی مدد کی جاتی ❁ دُشمن کے شَر سے بچایا جاتا ❁ اس کے دِل سے وَحْشت دُور کر کے بلند ہمتی عطا کی جاتی ہے ❁ عِبادت گزار کا دل وسیع ہو جاتا ہے کہ علم بآسانی سیکھ لیتا ہے ❁ مخلوق کے دِل میں اس کی مَحبَّت ڈالی جاتی ہے ❁ اسے بَرَکت نصیب ہوتی ہے یہاں تک کہ لوگ اس کے کپڑوں اور مکان سے بھی بَرَکت حاصِل کرتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں

1... نیکی کی دعوت، ص۱۰۷ بتغیر قلیل۔ مکتبۃ المدینہ کراچی۔
2... فتاوی رضویہ، ۲۹/ ۶۴۷ بتغیر قلیل۔
3... فتاوی رضویہ، ۲۹/ ۶۴۸۔
4... تفسیر نعیمی، پ۱، الفاتحۃ، تحت الآیۃ:۵، ۱/ ۸۱ بتغیر قلیل۔ نعیمی کتب خانہ۔

www.dawateislami.net

❁ عِبادت گُزار مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات ہو جاتا ہے یعنی اس کی دُعا قبول ہوتی ہے ❁ عِبادت سے روح کو تازگی اور قوت ملتی ہے، اَطِبّا (Docters) کے نزدیک حُفْظانِ صحّت کے لئے عِبادت سے بہتر کوئی چیز نہیں، جو شَخْص ریاضت کرتا ہے اس کا دِل خوش اور بدن چست رہتا ہے ❁ عِبادت گزار موت کی سختی سے محفوظ رہے گا ❁ اسے ایمان پر ثابِت قدمی نصیب ہوگی ❁ اسے جوارِ رحمت میں جگہ ملتی ❁ فرشتے اسے قبر کے عذاب سے بچاتے اور نکیرین کے سوالوں کے جوابات سکھاتے ہیں ❁ اس کی قبر روشن اور فراخ کر دی جاتی ہے ❁ قیامت کے دِن اسے تاج پہنایا جائے گا ❁ عِبادت گزار میدانِ مَحْشر میں بُراق پر سوار ہو کر آئے گا ❁ اس کا حساب نہ ہو گا، ہُوا بھی تو آسانی سے لیا جائے گا ❁ اسے حوضِ کوثر سے پانی پینا نصیب ہو گا کہ پھر کبھی پیاس نہ لگے گی ❁ عِبادت گُزار پُل صراط پر آسانی سے گزرے گا ❁ رِضائے اِلٰہی سے مُشرَّف ہو گا ❁ عِبادت گزار روزِ قیامت عرشِ الٰہی کے سائے میں جگہ پائے گا ❁ روزِ قیامت اسے دیدارِ الٰہی نصیب ہو گا **اور یہ نعمت سب نعمتوں سے افضل ہے۔**[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿9﴾: نور سے جگمگاتا خیمہ

حضرت مِسْمَعْ بن عاصم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے رِوایَت ہے، حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا بہت زیادہ عِبادت کیا کرتیں، ساری ساری رات قیام فرماتیں، دِن کو روزہ رکھتیں اور تلاوتِ قرآنِ پاک کیا کرتیں، **آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا ہر لمحہ یادِ الٰہی میں گزرتا۔** آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ میں بہت زیادہ بیمار ہو گئی جس کی وجہ سے تہجد کی دولت سے محروم رہی اور دِن کو بھی زِیادہ عبادت نہ کر سکی، بیماری کی وجہ سے بہت کمزوری آگئی، اسی طرح کئی دِن

1 ...انوارِ جمالِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص ۳۳۴ ملخصاً۔

گزر گئے، مجھے اپنی عِبادت چھوٹ جانے کا بہت افسوس ہوا لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! بیماری کی حالت میں بھی جتنا ہو سکتا عِبادت کی کوشش کرتی، کبھی دِن میں نوافل کی کثرت کرتی، کبھی رات کو نوافل پڑھتی۔ پھر اللہ پاک نے کرم کیا اور مجھے صحّت بخشی، میں نے دوبارہ نئے جذبے کے ساتھ عِبادت کا آغاز کیا، سارا دن اور ساری رات عِبادت میں بَسر ہونے لگی۔ ایک رات مجھے نیند نے آلیا، میں نے خواب دیکھا کہ فضاؤں میں اُڑ رہی ہوں، پھر میں ایک سر سبز وشاداب باغ میں پہنچ گئی۔ میں نے کبھی اتنا حسین باغ نہیں دیکھا تھا، اس میں بہت خوب صُورت محل، سر سبز وشاداب درخت، جگہ جگہ پھولوں کی کیاریاں تھیں، درخت پھلوں سے لدے ہوئے تھے۔ میں اس باغ کے حسین وجمیل نظاروں میں گم تھی کہ یکایک ایک سبز پرندہ نظر آیا، اتنا خوب صُورت پرندہ بھی میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، ایک لڑکی اسے پکڑنے کے لئے بھاگ رہی تھی، میں اس لڑکی اور پرندے کو بغور دیکھنے لگی، اچانک وہ لڑکی میری طرف متوجہ ہوئی، میں نے کہا: یہ بہت خوب صُورت پرندہ ہے، تم اسے آزادی سے گھومنے دو اور مت پکڑو...!! وہ بولی: کیا تمہیں اس سے زیادہ خوب صُورت چیز نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: ضرور دکھاؤ! اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور لے کر مختلف باغات سے ہوتی ہوئی ایک عظیم الشان محل کے دروازے پر پہنچ کر دستک دی۔ دروازہ فوراً کھول دیا گیا، اندر کا منظر بہت سہانا تھا، دروازہ کھلتے ہی ایک خوب صُورت باغ نظر آیا، وہ لڑکی مجھے لے کر باغ میں آئی اور ایک خیمے کی طرف چل پڑی، میں بھی ساتھ ساتھ تھی، اس نے حکم دیا کہ خیمے کے پردے ہٹا دیئے جائیں، پردے ہٹا دیئے گئے، پورا خیمہ نور سے جگمگا رہا تھا اور اس کے اندر کی نورانی کرنیں آس پاس کی چیزوں کو منوّر کر رہی تھیں۔ لڑکی خیمے میں داخِل ہوئی اور مجھے

بھی اندر بلا لیا، وہاں بہت ساری نوجوان کنیزیں تھیں جن کے ہاتھ میں عُود (ایک قسم کی خوشبو) سے بھرے برتن تھے، وہ عُود کی دھونی دے رہی تھیں۔ لڑکی نے کہا: تم سب یہاں کیوں جمع ہو؟ اتنا اِہْتِمام کیوں کیا جا رہا ہے؟ اور تم کس لئے خوشبو کی دھونی دے رہی ہو؟ کنیزوں نے جواب دیا: آج ایک مجاہِد راہِ خدا میں شہید ہو گیا ہے، ہم اس کے اِسْتِقبال کے لئے یہاں جمع ہیں، یہ اِہْتِمام اسی کی خاطِر ہے۔ لڑکی نے میری طرف اِشارہ کر کے کہا: ان کے لئے بھی کوئی اِہْتِمام کیا گیا ہے؟ کنیزوں نے جواب دیا: ہاں، ان کے لئے بھی اس طرح کی نعمتوں میں حِصّہ ہے، پھر لڑکی نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا اور کہا: **اے رابعہ! جب لوگ نیند کے مزے لے رہے ہوں اس وَقْت تیرا نماز کے لئے کھڑے ہونا تیرے لئے نور ہے اور نماز سے غافِل کر دینے والی نیند سراسر غفلت اور نقصان کا باعث ہے، تیری زندگی کے لمحات تیرے لئے سواری کی مانند ہیں، جو شَخْص دنیوی زندگی میں مگن رہے اور اپنے قیمتی لمحات کو فضول کاموں میں گزار دے وہ بڑے نقصان میں ہے۔**[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حِکایت میں لڑکی کے نصیحت بھرے کلمات میں عِبْرت ہی عِبْرت ہے، واقعی زِندگی کے لمحات سُواری کی مانند ہیں جن پر سُوار ہو کر ہم موت کی جانِب رَواں دَواں ہیں، جانے کب اس سفر کا اِخْتِتام ہو اور ہم موت کے رستے قبر کی سیڑھی اُتر جائیں۔

﴿10﴾: موت کا اِنْتِظار ہے دنیا

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے فرمایا: تمہاری

---

1 ...عیون الحکایات، الحکایۃ التاسعۃ والاربعون بعد المائۃ... الخ، ص ۱۶۷ بتغیر قلیل.

زندگی یہی چند اَیّام کا مجموعہ تو ہے، ایک دِن گزر جائے تو گویا زندگی کا ایک حِصّہ گزرا، جلد ہی تمام زِندگی گزر جائے گی، تم خود بھی اس بات کو جانتے ہو، لہٰذا نیک اَعْمال کرو...!![1]

ایک جھونکے میں اِدھر سے ہے اُدھر	چاَر دِن کی بہار ہے دنیا
زندگی نام رکھ دیا کس نے؟	موت کا انتظار ہے دنیا

ہم موت کی طرف دوڑ رہے ہیں

واقعی زندگی مختصر ہے، ہم تیزی سے موت کی جانِب بھاگ رہے ہیں، لہٰذا جو وقْت مِل گیا اسی میں جتنا ہو سکے نیک اعمال کر لئے جائیں تو بہتر ہے کہ

"گیا وقْت پھر ہاتھ آتا نہیں"

پارہ 30، سوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق، آیت 6 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِۚ(۶) (پ۳۰، الانشقاق: ٦)	ترجمہ کنزالایمان: اے آدمی بے شک تجھے اپنے ربّ کی طرف یقینی دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا۔

"نور العرفان" میں اس کا ایک معنی یہ لکھا ہے: (یعنی) اے انسان! تیرا ہر سانس تجھے موت سے اور رَبّ کے ملنے سے قریب کر رہا ہے۔[2]

زندگی برف کی طرح پگل رہی ہے

آہ! یہ مختصر ترین زندگی اور قبر و آخرت کا طویل ترین سفر...!! بس جیسے ہو اسی میں اتنے لمبے سفر کے لئے زادِ راہ جمع کرنا ہو گا۔ "تفسیر کبیر" میں ہے، ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے سُوْرَۃُ الْعَصْر کی دوسری آیت کا معنی برف بیچنے والے سے سیکھا، وہ آواز لگا رہا

1 ...وفیات الاعیان، حرف الراء، رابعة العدویة، ۱/ ۳۲۸.

2 ... تفسیر نور العرفان، پ ۳۰، الانشقاق، تحت الآیۃ: ٦۔

تھا: اِرْحَمُوْا مَنْ یَّذُوْبُ رَأْسُ مَالِہٖ لوگو! اس شَخْص پر رحم کھاؤ...!! جس کا سرمایہ پگھل رہا ہے، اس کی عِبْرَت انگیز صدا سُن کر میں نے کہا: یہ ہے ”اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ [ترجمہ کنز الایمان: بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے۔(پ۳۰، العصر: ۲)]“ کا مطلب، انسان کی زندگی بھی برف کی طرح پگھل رہی ہے، جو اس میں نیکی نہ کمائے وہ سَخْت نقصان میں ہے۔[1]

اَہلِ جنّت کی حسرت

اسلامی بہنو! ہمیں وَقْت کی قدر پہچاننی ہی ہوگی، ورنہ قیمتی لمحات گُناہوں میں برباد کر دینا تو دُور کی بات محض نیکیوں سے خالی گزار دینا کتنے نقصان کی بات ہے، اس کا اندازہ اس حدیث شریف سے لگایئے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: اَہلِ جنّت کو کسی چیز کا افسوس نہیں ہوگا، سوائے اس گھڑی کے جو (دنیا میں) ذِکْرِ الٰہی کے بغیر گزر گئی۔[2]

﴿11﴾: پھل درخت سے کیوں گرے؟

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا فرماتی ہیں: ایک رات سحری کے وَقْت میں نے کچھ تسبیحات پڑھیں، پھر سو گئی، خواب میں دیکھا کہ ایک تر و تازہ درخت ہے جو اتنا بڑا اور حسین ہے کہ بیان نہیں کیا جاسکتا، اس پر تین۳ قسم کے پھل لگے تھے، میں دنیا میں ایسے کسی پھل کو نہیں جانتی، اس کے کچھ پھل سفید تھے، کچھ سرخ اور کچھ زَرْد اور سب اس درخت میں چاند اور سورج کی طرح چمک دمک رہے تھے۔ فرماتی ہیں: مجھے وہ درخت بہت اچھا لگا، میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ کہنے والے نے کہا: یہ آپ کا ہے اور ان تسبیحات کا بدلہ ہے جو ابھی ابھی آپ نے پڑھیں۔ فرماتی ہیں: میں درخت کے اِرْدَگِرد گھومنے لگی تو سنہری رنگ کے کچھ پھل

---

1 ...تفسیر کبیر، پ۳۰، العصر، تحت الآیۃ: ۱، ۲۷۸/۱۱. دار احیاء التراث العربی.

2 ...معجم کبیر، ۴۲۴/۸، حدیث: ۱۶۶۰۸. دار الکتب العلمیۃ.

زمین پر گرے ہوئے پائے، میں نے کہا: کاش! یہ پھل بھی ان پھلوں کے ساتھ درخت پر مَوْجُود ہوتے تو کتنا اچھا ہوتا، جواب ملا: یہ وہیں لگے تھے، آپ تسبیح پڑھ کر سوچنے لگیں کہ گندھا ہوا آٹا خمیرہ ہوگیا ہے یا نہیں تو یہ پھل گر گئے۔[1]

بربادیٔ وَقْت کے بَعْض اَسْباب

اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ! مقامِ عِبْرت ہے...!! ذِکْر و دُرود کے دوران محض تھوڑی دیر کے لئے دھیان بٹنے کا اتنا اثر ہے تو کئی کئی گھنٹے فضولیات میں برباد کر دینے کا وبال کیا ہوگا؟ افسوس! صد کروڑ افسوس...!! ❁ فضولیات میں مشغولیت ❁ دنیا کی مَحبَّت ❁ مال و دولت کی اُلفت ❁ قبر و آخرت سے غفلت ❁ نِت نئے فیشن اپنانے کی لَت ❁ ہوٹلنگ کی کثرت ❁ بس "کھاؤ پیو اور جان بناؤ" کے نعرۂ جہالت ❁ نیک کاموں میں ٹال مٹول کی عادت وغیرہ بربادیٔ وَقْت کے ظاہری و باطنی اسباب نے مسلمانوں کو غَلَط رستے کا مسافِر بنا دیا ہے۔

وَقْت برباد کرنا اندازِ مسلمانی نہیں

یقین مانیئے! وَقْت برباد کرنا اندازِ مسلمانی ہے ہی نہیں، حضرت شریح رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے دو شخصوں کو فُضول کام میں دیکھا، فرمایا: اَلْفَارِغُ مَا اُمِرَ بِھٰذَا فارِغ شَخْص کو اس کام کا حکم نہیں دیا گیا، اللہ پاک کا فرمان ہے:[2]

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾ (پ۳۰، الشرح:۷)

ترجمۂ کنز العرفان: تو جب تم فارِغ ہو تو خوب کوشش کرو۔

یعنی اپنے فارِغ وَقْت کو عِبادت میں صَرف کر! مطلب یہ کہ جب ایک عِبادت سے

---

1 ...قوت القلوب، الفصل الثامن والعشرون، ذکر المقام الثانی من المراقبة، ۱/ ۱۸۳. دار الکتب العلمیة.

2 ...تفسیر کبیر، پ۳۰، الم نشرح، تحت الآیة: ۷، ۱۱/ ۲۰۹.

www.dawateislami.net

فارِغ ہو، دوسری شروع کر اور کسی وَقْت عِبادت سے خالی نہ رہ کہ مقصودِ اصلی عالَم کے پیدا کرنے سے یہی ہے۔[1]

زِندگی آمد برائے بندگی | زندگی بے بندگی شرمندگی

﴿12﴾: بلند مقام کیسے مِلا...!!

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا سے پوچھا گیا: آپ نے بلند مقام کیسے حاصِل کیا؟ فرمایا: میں نے بے مقصد کام کو چھوڑ دیا اور ہمیشہ رہنے والی ذات (یعنی اللہ پاک) سے اُنْس حاصِل کیا۔[2]

مَعْلُوم ہوا ٹائم پاس کے نام پر فضولیات یا گُناہوں بھری مصروفیات پالنا مسلمان کو زیب ہی نہیں دیتا، اس پر حق ہے کہ اللہ پاک سے اُنْس حاصِل کرے یعنی نیکیوں میں دِل لگائے اور رضائے الٰہی والے کاموں میں مصروف رہے۔

پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو...!!

اسلامی بہنو! یقیناً عُمرِ مُسْتَعار (یعنی عارضی زندگی) کا لمحہ لمحہ قیمتی ہے۔ جلدی کیجئے! جھٹ پٹ قبر و آخرت کی تیاری میں مصروف ہو جائیے۔ خبردار! "ٹال مٹول" سَخْت نقصان دِہ ہے، خدانخواستہ پانی سَر سے اونچا ہو گیا تو سِوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ خیر خواہِ اُمّت، باعِثِ خیر و بَرَکت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ عِبْرت بنیاد ہے: اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو! ﴿۱﴾: جوانی کو بڑھاپے سے پہلے ﴿۲﴾: صحت کو بیماری سے پہلے ﴿۳﴾: مالداری کو تنگدستی سے پہلے ﴿۴﴾: فرصت کو

1... انوارِ جمالِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص۳۲۳ بتغیر قلیل۔

2... احیاء علوم الدین، کتاب المحبۃ والشوق... الخ، ۴/۴۱۲. دار الکتب العلمیۃ.

Index

مشغولیت سے پہلے اور ﴿۵﴾: زندگی کو موت سے پہلے۔[1]

کچھ نیکیاں کما لے، جلد آخرت بنا لے
کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی زندگی کا[2]

زیادہ وَقْت نیکیوں میں گزارنے کا نسخہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وَقْت کی قدر ہو گئی ہو اور زِیادہ سے زیادہ وَقْت نیکیوں میں گزارنے کا ذِہن بن رہا ہو تو لیجئے! ذیل میں 10 مَدَنی پھولوں کا گلدستہ پیشِ خدمت ہے:

﴿1﴾: گُناہ چھوڑ دیجئے: گُناہ آگ ہے جو قیمتی لمحات کو جلا کر راکھ کر ڈالتی ہے۔ لٰہذا ابھی سے گُناہ چھوڑ کر سچے دِل سے توبہ کر لیجئے۔

گناہ چھوڑنے کا طریقہ

❁ گُناہوں کی فہرست بنایئے، اس کے لئے مکتبۃ المدینہ سے چھپی ہوئی ان کِتابوں سے مدد لی جاسکتی ہے: **جہنّم میں لے جانے والے اَعْمال، 76 کبیرہ گُناہ، گُناہوں کے عذابات، باطنی بیماریوں کی معلومات** (نوٹ: کسی خاص کام کے گُناہ ہونے کے مُتَعلِّق دار الافتاءاہلسنت سے رابطہ کیجئے)۔ ❁ ضمیر کی عدالت میں کھڑے ہو کر پورے اِنصاف کے ساتھ اپنا جائِزہ لیجئے یعنی غور کرتی جایئے کہ ان میں سے کون کون سے گُناہ مجھ سے روزانہ یا کبھی کبھار ہوتے ہیں۔ ❁ تازہ غسل یا وُضو کر کے (مکروہ وَقْت نہ ہو تو) دو۲ رکعت صَلَاۃُ التَّوبَہ ادا کیجئے۔ ❁ قبر اور قیامت کا منظر سامنے رکھ کر ہو سکے تو روتے ہوئے ان تمام گُناہوں سے توبہ کیجئے اور پکا ارادہ کر لیجئے کہ آئندہ کوئی گُناہ نہیں کروں گی۔

---

1 ...مستدرك، كتاب الرقاق، باب نعمتان مغبون...الخ، ۵/۴۳۵، حديث: ۷۹۱۶. دار المعرفة بيروت.

2 ...وسائل بخشش، ص۱۷۸۔

www.dawateislami.net

﴿2﴾ **:فضولیات سے بچئے:** ہر ایسا کام، کلام، حرکت وغیرہ جس کا نہ دُنیا میں فائدہ ہو نہ آخرت میں، فضول ہے۔ فُضُولیات کو بھی فوراً ترْک کر دیجئے۔ **"حدیث شریف"** میں ہے: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ یعنی آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں سے ہے کہ وہ ہر بے مقصد اور فضول کام چھوڑ دے۔[1] **حکیم الاُمّت، مفتی اَحمد یار خان نعیمی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: یعنی کامِل مسلمان وہ ہے جو ایسے کلام، ایسے کام، ایسی حرکات وسکنات سے بچے جو اس کے لئے دین یا دنیا میں مفید نہ ہوں، وہ کام یا کلام کرے جو اسے یا دُنیا میں مفید ہو یا آخرت میں، سُبْحٰنَ اللہ! ان دو۲ کلموں میں دونوں جہان کی بھلائی وابستہ ہے۔[2]

﴿3﴾ **:اچھی اچھی نیتوں کی عادت بنائیے:** ہم روزانہ بہت سارے مُباح کام (جن کے کرنے سے نہ ثواب ملے نہ گُناہ، مثلاً کھانا، پینا، سونا، ٹہلنا وغیرہ) کرتے ہیں، اگر تھوڑی سی توجہ دی جائے تو مُباح کام کو عِبادت بنا کر اس پر ثواب کمایا جا سکتا ہے، اس کا طریقہ بیان کرتے ہوئے میرے آقا، اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنت، مُجَدِّدِ دِین وملت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر مُباح نیتِ حسن (یعنی اچھی نیت) سے مستحب (یعنی ثواب کا کام) ہو جاتا ہے۔[3]

مزید فرماتے ہیں: جب کام کچھ بڑھتا نہیں، صِرْف نیت کر لینے میں ایک نیک کام کے دس ہو جاتے ہیں تو ایک ہی نیت کرنا کیسی حماقت اور بلا وجہ اپنا نقصان ہے۔[4] (نیت کے

---

1 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء من تکلم بالکلمۃ...الخ، ص ۵۵۵، حدیث: ۲۳۱۷.

2 ...مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۶۵۔ نعیمی کتب خانہ گجرات۔

3 ...فتاوی رضویہ، ۸/ ۴۵۲۔

4 ...فتاوی رضویہ، ۲۳/ ۱۵۷۔

کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ **"ثواب بڑھانے کے نسخے"** اور **"نیکی کی دعوت** (حصہ اوّل)**"**، صفحہ 107 تا 121 کا مُطالعہ کیجئے۔)

﴿4﴾: "ایک پنتھ دو کاج" پر عمل کیجئے: یعنی ایک وَقت میں دو کام کیجئے۔ مثلاً کھانا بناتے، کپڑے دھوتے، صَفائی کرتے ذِکْر و دُرُود جاری رکھئے، دِل میں یادِ مدینہ بسایئے، قبر و آخرت کو یاد کیجئے وغیرہ۔

ان کی یادوں میں کھو جایئے! | مصطفٰے، مصطفٰے کیجئے![1]

﴿5﴾: سُنّتوں پر عمل کیجئے: کوئی بھی کام اپنی سمجھ سے کر ڈالنے کے بجائے سُنّت کے مُطابِق انجام دینے کی کوشش کیجئے۔ مثلاً کھانے پینے، بیٹھنے، چلنے، سونے جاگنے، بات چیت کرنے وغیرہ میں سُنّتوں کا لحاظ رکھئے۔ اس کے لئے شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بِلال محمد اِلیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** **"163 مَدَنی پھول"** اور مکتبۃ المدینہ سے چھپی ہوئی دو کتابیں **"بہارِ شریعت حِصّہ 16"** و **"سنّتیں اور آداب"** پڑھیئے۔

﴿6﴾: دُعائیں سیکھئے: روزانہ کے کاموں مثلاً کھانا کھانے، پانی پینے، کپڑے پہننے، گھر میں داخِل ہونے، نکلنے وغیرہ کی دُعائیں یاد کرلیجئے اور موقع کے مُطابِق پڑھنے کی عادت ڈالئے۔

دُعائیں سیکھنے کے لئے شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُرَتَّب کردہ مَدَنی پنج سُورہ، صفحہ 182 تا 227 پڑھیئے۔ **نوٹ:** اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں بھی ایسی دُعائیں یاد کروائی جاتی ہیں۔

[1] ...وسائلِ بخشش، ص۵۰۶۔

www.dawateislami.net

﴿7﴾: باوُضو رہنے کی عادت ڈالئے: بِلا وجہ بے وُضو رہنا مفت کی نیکیاں کھونا ہے۔ تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ﴿۱﴾: اے ابو ہریرہ! جب تم وضو کرو تو بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیا کرو! جب تک تمہارا وضو باقی رہے گا، اس وَقْت تک تمہارے فرشتے (یعنی کراماً کاتبین) تمہارے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔[1] ﴿۲﴾: باوُضو سونے والا روزہ رکھ کر عِبادت کرنے والے کی طرح ہے۔[2] ﴿۳﴾: ملک الموت (عَلَیْہِ السَّلَام) جس بندے کی روح حالتِ وُضو میں قبض کریں، اس کے لئے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔[3]

﴿8﴾: آسان نیکیاں اپنالیجئے: مثلاً ❁ اذان کا جواب دیجئے (جو اسلامی بہن پانچوں وَقْت کی اذانوں کا جواب دینے میں کامیاب ہو جائے، اسے روزانہ ایک کروڑ باسٹھ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ باسٹھ ہزار درجات بلند ہوں گے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گُناہ معاف ہوں گے اور اسلامی بھائی کو دگنا یعنی 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 24 ہزار درجات بلند ہوں گے اور 3 لاکھ 24 ہزار گناہ معاف ہوں گے۔[4]) ❁ ہر نیک اور جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھئے (حدیثِ پاک میں ہے: جو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے گا، اللہ پاک ہر حرف کے بدلے اس کے نامۂ اعمال میں چار ہزار نیکیاں درج فرمائے گا، چار ہزار گناہ بخش دے گا اور چار ہزار دَرَجات بلند فرمائے گا۔[5]) آسان نیکیوں کی تفصیلی مَعْلُومات کے لئے مکتبۃ المدینہ سے چھپی ہوئی کِتاب "آسان نیکیاں" پڑھئے۔

﴿9﴾: محاسبہ کی عادت ڈالئے: زِندگی با مقصد بنانے کے لئے محض نیکیاں کرنا کافی نہیں، ان

1 ...معجم صغیر، باب الالف من اسمہ احمد، ص۱۶۸، حدیث: ۱۹۶. دار الکتب العلمیۃ بیروت.
2 ... کنز العمال، کتاب الطہارۃ، باب الاول فی فضل الطہارۃ مطلقا، جز ۹، ۵/۱۲۳، حدیث: ۲۵۹۹۴ .
3 ...شعب الایمان، باب فی الطہارات، ۳/۲۹، حدیث: ۲۷۸۳ . دار الکتب العلمیۃ بیروت.
4 ... فیضان اذان، ص۶۔ مکتبۃ المدینہ کراچی۔
5 ...مسند فردوس، فصل فضل القراءۃ القران، ۴/۲۶، حدیث: ۵۵۷۳، الناشر دار الکتاب العربی.

پر اِستقامت پانا بھی ضروری ہے۔ اس کے لئے روزانہ اپنے اَعْمال کا حساب لگانے کی عادت ڈالئے۔ حضرت اَبُویَعْلیٰ شَدَّادبِن اَوْس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد والی زندگی کے لئے عمل کرے۔[1] ایک حدیث شریف میں فرمایا: (آخرت کے مُعاملے میں) گھڑی بھر کے لئے غور و فکر کرنا 60 سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔[2]

﴿10﴾: اچھی صحبت اپنایئے: بُری صحبت وَقْت برباد کرنے کا بہت بڑا اَور عام پایا جانے والا ذریعہ ہے، اس سے بچئے، صِرْف اچھی صحبت اپنایئے، یہ نہ ملے تو تنہائی اِختیار کرلیجئے۔

اچھی صحبت کی پہچان: جو نیکی کی طرف راغب کرے یا نیکی پر مدد گار ہو۔ رسولِ اَقْدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اچھے دوست کی نشانی بیان کرتے ہوئے فرمایا: اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللہُ یعنی جسے دیکھ کر ربّ یاد آئے۔[3] موبائل، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا وغیرہ استعمال کرنے والیو...!! غور کیجئے! کیا آپ کے لئے یہ چیزیں اچھا دوست ثابِت ہو رہی ہیں؟

اِصْلَاحِ اُمَّت کے لئے دعوتِ اسلامی کا کردار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وَقْت کی اہمیت دلوں میں ڈالنے اور اُمّت کو نیکیوں کی طرف راغِب کرنے میں **عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی** اَہم کردار ادا کر رہی ہے، بالخصوص اچھی صحبت کی فراہمی کا جو کارنامہ اس دینی تحریک نے انجام دیا، اپنی مثال آپ

1 ...ترمذی، ابواب صفة القیامة...الخ، ۲۳-باب، ص۵۸۳، حدیث: ۲۴۵۹.

2 ...جامع صغیر، ص۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷. دار الکتب العلمیة بیروت.

3 ...ابن ماجه، کتاب الزهد، باب من لایؤبه له، ص۶۷۰، حدیث: ۴۱۱۹. دار الکتب العلمیة بیروت.

ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! سُنّتوں کے سانچے میں ڈھلے ہوئے، عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں دُنیا بھر میں سُنّتوں کا ڈنکا بجانے میں مصروف ہیں اور برقی مبلغ کی صُورت میں مَدَنی چینل تو ہر ایک کی دَسترَس میں ہے، اس کے عِلاوہ یوٹیوب، فیس بک، وٹس ایپ اور انٹرنیٹ پر مختلف چینلز، ویب سائٹس بھی بنے ہوئے ہیں جن کے ذریعے دُنیا کے کسی بھی کونے میں بیٹھ کر عِلْم سیکھنے اور عَمَل کا جذبہ پانے کے لئے مدد حاصِل کی جاسکتی ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ ہو جائیے، اِنْ شَآءَ اللہ! وَقْت کی قدر کرنے اور عِبادت گزار بننے میں اچھی مدد ملے گی۔

گُناہوں سے نجات مل گئی

ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے: تقریباً 21 سال پہلے کی بات ہے، میں گُناہوں کے سمندر میں ڈوبی ہوئی اس بات سے غافل تھی کہ مجھے **اللہ** پاک نے اپنی عِبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے، اس کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر زندگی بھر کے معاملات کا حساب دینا ہو گا، نمازیں قضا کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، بے پردگی اور بے ہودہ فیشن کرنا میری عادات کا حِصّہ تھا، افسوس! زندگی کے انمول دِن گناہوں میں کٹ رہے تھے، پھر کرم ہوا کہ مجھے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول مل گیا، سبب یوں ہوا کہ اپنے بڑے بھائی کی انفرادی کوشش سے ایک مرتبہ مجھے دعوتِ اسلامی کے بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع کی آخری نشست سننے کی سعادت ملی، کرم بالائے کرم یہ کہ 1994 میں بنتِ عطّار باجی کی زیارت نصیب ہوئی، ان سے ملاقات کے بعد میں اپنے علاقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونے لگی، خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم والی باپردہ اسلامی بہنوں کی رفاقت کیا ملی میرے دِل میں انقلاب برپا ہو گیا، میں نے فیشن

سے ناطہ توڑا اور اپنی اندھیری قبر کو پیارے مَحبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں سے روشن کرنے کے لئے سنّتوں کی عامِلہ بن گئی، کل تک نمازیں قضا کر دیتی اور کوئی افسوس نہیں ہوتا تھا، اب نہ صِرف نمازوں کی پابند ہو گئی بلکہ دیگر اسلامی بہنوں کو بھی نماز کی دعوت دیتی ہوں، اللہ پاک کے حکم پر عَمَل کرتے ہوئے باپردہ رہنے کی بھی کوشش کرتی ہوں، دل و دماغ پر چھایا فیشن پرستی کا شوق بھی ختم ہو گیا، اب گانے باجے سننے اور فلمیں ڈرامے دیکھنے کی جگہ مَدَنی چینل دیکھنا میرا معمول بن چکا ہے، تادمِ تحریر عالمی مجلس مشاورت کی رکن کی حیثیت سے آقائے دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتیں عام کرنے میں مصروف ہوں۔ اللہ پاک مجھے آخرت کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔[1]

تنزل کے گہرے گڑھے میں تھے ان کی | ترقی کا باعث بنا مَدَنی ماحول
تمہیں لطف آجائے گا زندگی کا | قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول[2]

﴿13﴾: نماز میں گریہ وزاری

حضرت سحف بن مَنظور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی خِدْمت میں حاضِر ہوا، اس وَقْت آپ سجدے میں تھیں، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے سجدے سے سَر اُٹھایا تو آنسوؤں کی وجہ سے سجدے کی جگہ جوہڑ کی مانند ہو چکی تھی۔ میں نے سلام عَرْض کیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے جواب دیا اور پوچھا: بیٹے! کسی کام سے آئے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، صِرف سلام کے لئے حاضِر ہوا تھا۔ اس پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے مجھے دعا دی: سَتَّرَکَ اللّٰہُمَّ سَتَّرَکَ یعنی

1 ...مَدَنی ماحول کیسے ملا؟، ص ۴۰-۴۳ ملخصاً۔ مکتبۃ المدینہ کراچی۔

2 ...وسائلِ بخشش، ص ٦٤٦۔

اللہ تمہاری پردہ پوشی فرمائے! یہ کہہ کر آپ دوبارہ رونے لگیں اور نماز میں مشغول ہوگئیں۔[1]

﴿14﴾: آنکھ کا زخم بھی محسوس نہ ہوا

"تَنبِیۡہُ الغَافِلِیۡن" میں ہے: ایک روز آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا مَصۡرُوفِ نماز تھیں، سجدہ میں گئیں تو چٹائی کا تنکا آپ کی آنکھ میں چلا گیا، مَاشَآءَ الله! آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا اس دِل جمعی کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں مُتَوَجِّہ تھیں کہ جب تک نماز میں رہیں تنکے کا احساس تک نہ ہوا۔[2]

میر عبد الواحد بالگرامی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: نماز کے بعد آپ نے کسی سے فرمایا: دیکھو تو میری آنکھ میں کوئی چیز کھٹک رہی ہے۔ دیکھا گیا تو مصلے کے نرکل (یعنی کھجوری مصلے کے تنکے) کے ٹکڑے نے آنکھ میں گھس کر آنکھ کو زخمی کر دیا تھا۔ دیکھنے والے نے کہا: اے سَیِّدہ! آپ کی آنکھ زخمی ہوگئی اور آپ کو احساس تک نہیں؟ فرمایا: میں نماز میں تھی، یہ واقعہ ہو گیا، جب میں اپنے خدا کے رُوبرُو ہوتی ہوں، اگر تمام دوزخ بھی میری آنکھ سے گزار دیں تو خوفِ خدا کے سبب مجھے خبر بھی نہ ہو۔[3]

اللہ! اللہ! ایسی مَحْوِیَّت...!! سچ ہی کہا ہے کسی نے:

نَمَازِ زَاهِدَاں سَجْدَه سُجُوْد اَسْت | نَمَازِ عَاشِقَاں تَرْكِ وُجُوْد اَسْت
قِيَام وَقَعْدَه وَتَكْبِير وَنِيَّت | هَمَه مَحْوَاَسْت دَرْ عَيْنِ مَعِيَّت[4]

یعنی زاہدوں کی نماز رکوع و سجدہ ہے اور عاشقوں کی نماز ترکِ وُجود (یعنی عشقِ الٰہی سے سرشار لوگ جب نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو خود کو بھول ہی جاتے ہیں)۔ قیام، قعدہ، تکبیر اور نیّت وغیرہ تمام اعمالِ نماز میں یہ عینِ معیّت (یعنی بارگاہِ الٰہی میں حاضری کی لذّت) میں مَحو ہوتے ہیں۔

---

1 ...صفة الصفوة، ذكر...الخ، عابدات البصرة، رابعة العدوية، جزء: ٤، ٢/ ٢٤. دار الكتب العلمية.
2 ...تنبيه الغافلين، باب اتمام الصلاة والخشوع فيها، ص ٣٠٨. دار الكتب العلمية بيروت.
3 ...سبع سنابل، سنبلہ سوم، ص ٩٣. النوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاھور.
4 ...سبع سنابل، سنبلہ چہارم، ص ١١٢.

بارگاہِ الٰہی کی بے ادبی سے ڈریئے!

مَعْلُوم ہوا دورانِ نماز بندہ خوف زَدہ رہے کہ میں جس پاک پروردگار کی بارگاہ میں حاضِر ہوں وہ دلوں کے حال بھی بخوبی جانتا ہے، مبادا (ایسا نہ ہو کہ) مجھ سے کوئی بے ادبی ہو اور میں مَرْدُوْد ہو جاؤں، لہٰذا اِس خوف سے کسی جانِب بھی توجہ نہ پھیرے۔ جو نماز میں کنکھیوں سے ادھر اُدھر دیکھتے، بلا ضرورت کپڑے سہلاتے، بے سبب کھانستے، کھجاتے رہتے ہیں، انہیں اس سے عِبرَت لینی چاہیے۔

آنکھیں اُچک لی گئیں تو...!!

دُو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ۞ کیا حال ہے ان لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں، اس سے باز رہیں یا ان کی آنکھیں اُچک لی جائیں گی۔[1]
۞ جو بندہ نماز میں ہے اللہ کی رحمتِ خاصّہ اس کی طرف مُتَوَجِّہ رہتی ہے جب تک ادھر اُدھر نہ دیکھے، جب اس نے اپنا منہ پھیرا اُس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے۔[2]

خشوع و خضوع سے نماز پڑھنے کے لئے

۞ بھوک پیاس ہو تو مٹا لیجئے ۞ پیشاب وغیرہ ۞ ضروری بات چیت اور ۞ فون کرنے سننے سے فارِغ ہو لیجئے ۞ شوروغل کی آواز سے بچنے کی تدبیر کیجئے ۞ سامنے والی دیوار پر نقش و نگار ہو یا سامنے شیشہ (Mirror) وغیرہ ہو اور دھیان بٹتا ہو تو جگہ بدل دیجئے ۞ گرمی خشوع میں رکاوٹ بنتی ہو تو پنکھے یا ممکن ہو تو (A-C) کی ترکیب رکھئے ۞ سردی

---

1 ...بخاری، کتاب الاذان، باب رفع البصر... الخ، ص ۲٤٤، حدیث: ۷۵۰. دار الکتب العلمیة بیروت.

2 ...ابو داود، کتاب الصلاة، باب الالتفات... الخ، ص ۱۵۳، حدیث: ۹۰۹. دار الکتب العلمیة بیروت.

لگتی ہو تو نماز میں گرم لِباس اور ہیٹر وغیرہ استعمال کیجئے ۞ لباس یکسوئی میں رکاوٹ نہ بنے، اس کا خیال رکھئے، مثلاً لباس تنگ نہ ہو، اس کی چبھن محسوس نہ ہوتی ہو وغیرہ ۞ پاؤں پر مچھر کاٹتے ہوں تو موزے پہن لیجئے ۞ نقش و نگار والے مُصَلّے پر نماز پڑھنے سے بچئے ۞ جو بھی شے خشوع میں خلل ڈالتی ہو ممکنہ صورت میں اسے دور کر دیجئے ۞ خشوع میں وسوسے رُکاوٹ بنتے ہوں تو نماز شروع کرنے سے پہلے دوسرے نہ دیکھیں اس طرح الٹے کندھے کی طرف تین۳ بار تھو تھو کیجئے پھر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھئے، قیام میں سجدے کی جگہ، رکوع میں قدموں پر، سجدے میں ناک پر اور قعدے میں گود میں نظر رکھئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ وسوسوں سے بچت ہو گی ۞ جو نماز ادا کر رہی ہیں، اسے اپنی زندگی کی آخری نماز تصور کیجئے ۞ یہ ذہن بنائے رکھئے کہ مجھے اللہ پاک دیکھ رہا ہے ۞ مختلف نمازوں میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحہ کے عِلاوہ پڑھی جانے والی سورتیں بدل بدل کر پڑھئے ۞ دورانِ نماز تلاوت میں تجوید کے ضروری قواعد پر عمل کیجئے ۞ آیات واَذْکار کا ایک ایک حرف درست ادا کیجئے اور ۞ نماز میں جو کچھ پڑھتے ہیں، اس کے معنی پر نظر رکھئے ۞ نماز کے فرائض، واجبات، سُنَن و مستحبات اچھی طرح بجالائیے ۞ جلد جلد نہیں بلکہ اطمینان سے نماز پڑھئے[1] ۞ خشوع و خضوع سے نماز پڑھنا نصیب ہو، اس کی دُعا کیا کیجئے۔

الٰہی! حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کا واسِطہ، تیرے تمام سچے عاشِقوں کا واسطہ، سب اولیائے کِرام کا واسطہ ہمیں نمازوں میں خشوع و خضوع کی دولت نصیب فرما، مولا! دُنیا و مافیہا سے بے نیاز کر دیں ایسے سجدے عطا کر۔ اے پاک پروردگار! غوث و رضا کا صدقہ!

1... فیضان نماز، ص۲۱۷ ملتقطًا۔ مکتبۃ المدینہ کراچی۔

نماز، روزے اور دیگر عِبادات کی حقیقی لذّت عطا فرمادے۔

ایسا کرم ہو نیکیوں میں دل لگا کرے
پڑھتا ہوں گر نماز بھی تو بے دِلی کے ساتھ[1]

﴿15﴾: کثرتِ عِبادت کی ایمان افروز نیت

علّامہ عَبْدُ الرَّءُوف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا روزانہ ایک ہزار نوافِل پڑھتیں، فرماتی ہیں: خُدا کی قسم! اس سے میرا اِرادہ (محض) ثواب کا نہیں بلکہ (یہ نیت بھی ہے کہ) رسولِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے اس عَمَل سے خوش ہو جائیں اور روزِ قیامت دیگر انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام سے فرمائیں: دیکھئے! یہ میری اُمّت کی ایک خاتون ہے، دِن رات میں اتنے نوافِل پڑھا کرتی تھی۔[2]

مَاشَآءَ اللہ! بُزرگوں کی ہر ادا ہی نِرالی ہوتی ہے۔ پتا لگا! عِبادت میں رِضائے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیت کرنا شِرک یا ریاکاری نہیں، ورنہ حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا جیسی عالمہ، فاضِلہ، ولیۂ کامِلہ اس کا اِرتِکاب ہرگز نہ کرتیں۔

عِبادت سے رِضائے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہنا کیسا؟

نیک اَعْمال سے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا چاہنا علامتِ ایمان ہے۔ قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں اِرشادِ ربِّ قدیر ہے:

وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ كَانُوْا | ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ و رسول کا حق زائد

---

❶...وسائل بخشش، ص ۲۱۰۔

❷...الکواکب الدریة، الطبقة الثانیة، حرف الراء، رابعة العدویة، ۱/۲٦٦، دار الکتب العلمیة.

www.dawateislami.net

مُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۲﴾ (پ۱۰، التوبة: ۶۲) | تھا کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔

اس آیت کے تحت عُلَما فرماتے ہیں: ایمان، عِبادت، مُعاملات میں **اللہ** تعالٰی کے ساتھ حُضُورِ اَنْور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو راضی وخوش کرنے کی نیت کرنا شِرْک یا کفر نہیں بلکہ ایمان کا کمال ہے، جو کوئی اس لئے مسلمان ہو، اس لئے نماز وروزہ، حج وزکوٰۃ ادا کرے کہ **اللہ** بھی راضی ہو حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی، وہ مومنِ کامِل ہے، ربّ تعالٰی اس کی توفیق دے۔ [1]

سَیِّدِی اعلٰی حضرت، اِمامِ اہلسنت، شاہ امام اَحْمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

بہم عہد باندھے ہیں وصلِ ابد کا | رضائے خدا اور رضائے **مُحَمَّد** [2]

یعنی **اللہ** پاک کی رِضا اور **مُحَمَّد** مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا نے آپس میں پکا وعدہ کر رکھا ہے کہ ہمیشہ ایک ساتھ ہی رہیں گی (لہٰذا جب تک رسولِ اَکْرَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی نہ کرلیا جائے، **اللہ** پاک کی رِضا مِل ہی نہیں سکتی)۔

خُدا کا وہ نہیں ہوتا، خدا اس کا نہیں ہوتا | جسے ہونا نہ آتا ہو تمہارا یَا رَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

﴿16﴾: شکرانے میں روزہ رکھا

ایک رات حضرت ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے سحری تک عِبادت کی، سحری کے وَقْت حضرت ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: آج رات عِبادت کی توفیق ملنے کا شکر کیسے ادا کیا جائے؟ حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے فرمایا: کل کا روزہ رکھ کر۔ [3]

1 ... تفسیر نعیمی، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۶۲، ۱۰/ ۴۲۰ ملتقطاً۔

2 ... حدائق بخشش، ص ۶۵۔

3 ... احیاء العلوم، کتاب المراقبة والمحاسبة، المرابطة الخامسة: المجاهدة، ٤/ ٥٠٣۔

توفیقِ عبادت پر شکر ادا کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عِبادت کی توفیق مِلنا بڑی نعمت ہے، اس پر اترانے، خود کو عِبادت گزار سمجھنے کے بجائے **اللہ** پاک کا شکر بجا لائیے، اس کے دو فائدے ہوں گے: ﴿۱﴾: **اِستقامت ملے گی،** اِمام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **شُکر کرنے سے نعمت قید ہو جاتی اور باقِی رہتی ہے اور شکر نہ کرنے سے چلی جاتی ہے۔**[1] منقول ہے: **نعمتیں وحشی** (غیر مانوس یعنی جلد بھاگ جانے والی) ہیں انہیں شکر کے ذریعے قید کر لو![2] ﴿۲﴾: **مزید عِبادت کی توفیق نصیب ہو گی،** قرآنِ مجید میں ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (پ ۱۳، ابراھیم: ۷)	ترجمہ کنز الایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿17﴾: پیدل سَفَرِ حج

حضرت سَیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے پیدل اور وہ بھی ننگے پاؤں حج کیا، **اللہ** پاک ان کو جو بھی کھانا عطا فرماتا، ایثار کر دیتیں، کَعْبَہ مُشَرَّفَہ کے قریب پہنچتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑیں، جب ہوش میں آئیں تو اپنا رخسار بَیْتُ اللہ شریف پر رکھ کر عَرْض کی: **یااللہ!** یہ تیرے بندوں کی پناہ گاہ ہے اور تو ان سے مَحَبَّت فرماتا ہے، مولیٰ! اب تو آنکھوں میں آنسو بھی ختم ہو چکے ہیں۔ پھر طواف کیا، سعی کرنے کے بعد جب وُقُوفِ عَرَفَہ کا اِرادہ کیا تو باری کے دِن شروع ہو گئے، روتے ہوئے عَرْض گُزار ہوئیں: اے میرے مالک و مولیٰ! اگر یہ

---

1 ...منهاج العابدين، العقبة السابعة: ...الحمد والشكر، ص ٣٨٥ بتغير قليل. دار البشائر الاسلامية.

2 ...قوت القلوب، الفصل الثاني والثلاثون، شرح مقام الشكر...الخ، ١/٣٤٩.

www.dawateislami.net

مُعامَلہ تیرے سوا کسی غیر کی طرف سے ہوتا تو میں ضروری تیری بارگاہ میں شکایت کرتی مگر یہ تو تیری ہی مَشِیَّت (یعنی مرضی) سے ہوا ہے لہٰذا شکوہ کیسے کرسکتی ہوں! ہاتِفِ غیبی سے آواز آئی: اے رابعہ! ہم نے تیرے سبب سے تمام حاجیوں کا حج قبول کرلیا اور تیری اس کمی کی وجہ سے ان کی کمیاں بھی پوری کر دیں۔[1] **اللہ** پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

علی کے واسطے سورج کو پھیرنے والے
اِشارہ کردو کہ میرا بھی کام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

{اللہ پاک کی مَحبَّت کے مُتَعَلِّق 11 حِکایات}

﴿18﴾: "اللہ کی مَحبَّت" دِل میں بَس چکی ہے

مُبَلِّغِ اِسلام، عَلّامہ شُعَیْب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نمازِ عشاء کے بعد پردے کے اِہْتِمام کے ساتھ چھت پر آتیں اور عَرض کرتیں: اِلٰہی! ستارے روشن ہوگئے، آنکھیں سوگئیں، بادشاہوں نے دروازے بند کرلئے، مَحبَّت کرنے والے اپنے مَحْبُوبوں کے ساتھ تنہائی میں ہیں اور میں تیری بارگاہ میں حاضِر ہوں۔ پھر نماز میں مصروف ہوجاتیں، سحری کے وَقْت عَرض کرتیں: اِلٰہی! رات جانے اور دِن آنے کو ہے، کاش! مَعْلُوم ہوجاتا کہ میری عِبادت قبول ہوئی تو مجھے مُبارَک دی جاتی یا رَدّ کر دی گئی تو مجھے تسلی دی جاتی۔ پروردگار! تیری عزّت کی قسم! جب تک تو مجھے زندہ رکھے اور میری مدد فرمائے، میں اسی عادت پر رہوں گی اور تیری عزّت کی قسم! میرے دل میں تیری مَحبَّت بَس

1 ... الروض الفائق، المجلس الثامن، فی ذکر حجاج بیت اللہ الحرام، ص ۶۰. دار احیاء التراث العربی.

چکی ہے لہٰذا تو مجھے دُھتکار دے، تب بھی تیرے دَر سے دُور نہ جاؤں گی۔[1]

آفریں اہلِ مَحبّت کے دلوں کو اے دوست!
ایک کوزے میں لئے بیٹھے ہیں دریا تیرا[2]

”محبت الٰہی“ فَرْض ہے

پَرْوَرْدِگار کی بڑائی اور عظمت اور اس کا شوق دِل میں اس قدر پیدا ہو کہ اس کی یاد میں سب سے بیزار اور اس کی طلب میں بے قرار رہے اور غیر کا ذِکْر اپنی زبان پر نہ لائے، اس کیفیت کو **محبتِ الٰھی** کہتے ہیں۔[3] حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **”مَحبّتِ الٰہی“** ایک خاص صفت ہے جو فرماں بردار مؤمِن کے دِل میں ظاہِر ہوتی ہے، اس کی بدولت بندہ مَحْبُوبِ حقیقی کی رضا چاہتا، اس کے دیدار کی خواہش کرتا، اس کا قرب پانے کی آرزو میں بے چین رہتا، اسی کا ذِکْر کرتا، اس کے غیر کے ذِکْر سے نفرت کرتا، اپنی خواہشات سے کنارہ کش ہو کر حکمِ الٰہی کے سامنے سر جھکا لیتا اور کمالِ اَوْصاف کے ساتھ اسے پہچاننے لگتا ہے۔[4] **حُجَّۃُ الْاِسْلَام امام محمد غزالی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **فرماتے ہیں: اُمّت کا** اِجْماع ہے کہ **اللہ** اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت فَرْض ہے۔[5]

يَا أَيُّهَا السَّيِّدُ الْكَرِيمُ
حُبُّكَ بَيْنَ الْحَشَا مُقِيمُ

---

1 ...الروض الفائق، المجلس السابع والعشرون: فیما یجلو القلوب...الخ، ص١٤٧.

2 ...ذوقِ نعت، ص٢٢۔

3 ...انوارِ جمالِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص٤١٦ماخوذًا۔

4 ...کشف المحجوب، باب السادس عشر فی المحبۃ وما یتعلق بھا، ص٣٦٨.

5 ...احیاء العلوم، کتاب المحبۃ والشوق...الخ، بیان شواھد الشرع فی حب العبد...الخ، ٤/٣٥٧.

یَا رَافِعَ النَّوْمِ عَنْ جُفُوْنِیْ

اَنْتَ بِمَا مَرَّ بِیْ عَلِیْم[1]

ترجمہ: اے مولائے کریم! تیری مَحبَّت میرے دِل میں قائم ہے، اے میری پلکوں کی نیند دور کرنے والے! جو مجھ پر گزرتی ہے تو اسے جانتا ہے۔

مسلمانوں کی اللہ پاک سے مَحبَّت

قُوْتُ الْقُلُوْب میں ہے: ہر مؤمن اللہ پاک سے مَحبَّت کرنے والا ہے، البتہ ہر ایک کی مَحبَّت اس کے ایمان کی پختگی کے مُطابِق کم، زیادہ ہے۔[2] اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِؕ (پ۲، البقرۃ: ۱۶۵)	ترجمہ کنزالایمان: اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی مَحبَّت نہیں۔

تفسیر نعیمی میں اس آیت کے تحت ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! ہر مسلمان کو رَبّ ہی سے زیادہ مَحبَّت ہے، ہاں! کبھی حجابِ غفلت کی وجہ سے اس کا ظہور نہیں ہوتا۔[3]

مٹ جائے یہ خودی تو وہ جلوہ کہاں نہیں | دردا میں آپ اپنی نظر کا حجاب ہوں[4]

الفاظ، معانی: خودی: انانیت، خود پسندی و غرور۔ **دردا:** اے درد! ہائے افسوس!

مَحبَّتِ الٰہی کی دُو قسمیں

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا مَحبَّتِ الٰہی میں خاص مقام رکھتی تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی

---

1 ...احیاء العلوم، کتاب المحبۃ والشوق...الخ، بیان جملۃ من حکایات المحبین...الخ، ۴/۴۳۶.

2 ...قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، ذکر احکام المحبۃ...الخ، ۲/۸۲.

3 ... تفسیر نعیمی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۶۵، ۲/۱۳۷۔

4 ...حدائق بخشش، ص۹۱۔

وضاحت کے مُطابِق "مَحبَّتِ الٰہی" کی دو ۲ قسمیں ہیں:﴿۱﴾:حُبِّ ہَوا:یعنی اللہ پاک کے اِحْسانات، اس کے انعامات وغیرہ دیکھ کر اس سے مَحبَّت کرنا۔﴿۲﴾:حُبِّ مَحْض:یعنی اللہ پاک سے صِرْف اللہ پاک ہی کے لئے مَحبَّت کرنا، کوئی غرض وواسطہ درمیان میں نہ رکھنا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا اِرْشاد فرماتی ہیں:

اُحِبُّكَ حُبَّیۡنِ حُبَّ الۡھَوٰی | وَحُبًّا لِاَنَّكَ اَھۡلٌ لِّذَاکَا

الٰہی! میں تجھ سے دو ۲ مَحبتیں رکھتی ہوں، ایک حُبِّ ہَوا، دوسری یہ کہ تو ہی مَحبَّت کا اہل ہے۔

فَاَمَّا الَّذِیۡ ھُوَ حُبُّ الۡھَوٰی | فَشُغۡلِیۡ بِذِکۡرِكَ عَمَّنۡ سِوَاکَا

پس حُبِّ ہَوا یہ ہے کہ میں تیرے ذِکْر کے علاوہ ہر چیز سے علیحدہ ہوں۔

وَاَمَّا الَّذِیۡ اَنۡتَ اَھۡلٌ لَّهٗ | فَکَشۡفُكَ لِیَ الۡحُجُبَ حَتّٰی اَرَاکَا

اور وہ مَحبَّت کہ تو ہی اس کا اَہْل ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ تو نے پردے اُٹھا کر مجھے دیدار عطا کیا۔

لَا الۡحَمۡدُ فِیۡ ذَا وَلَا ذَاكَ لِیۡ | وَلٰکِنۡ لَّكَ الۡحَمۡدُ فِیۡ ذَا وَذَاکَا[1]

ان دونوں مَحبتوں میں میری کوئی تعریف نہیں، تعریف صِرْف تیری ہی ہے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿19﴾: مَحبَّت وشوق والی عِبادت

حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا سے پوچھا: آپ کے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا: میں نے کبھی جہنّم کے خَوف یا جنّت کی مَحبَّت میں عِبادت نہیں کی ورنہ بُرے مزدور جیسی ہوتی، میں نے ہمیشہ اللہ پاک کی مَحبَّت اور شوق سے عِبادت کی ہے۔[2]

❶...احیاء العلوم، کتاب المحبۃ والشوق...الخ، بیان ان اجل اللذات...الخ، ٤/٣٧٧ بتقدم وتاخر.

❷...احیاء العلوم، کتاب المحبۃ والشوق...الخ، بیان ان اجل اللذات...الخ، ٤/٣٧٧.

مَحبَّت کا بدلہ نہیں چاہتی

اسی مفہوم کو اَشْعار کی صُورت میں حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے یوں بیان کیا:

كُلُّهُمْ يَعْبُدُوْنَكَ مِنْ خَوْفِ نَارٍ وَيَرَوْنَ النَّجَاةَ حَظًّا جَزِيْلًا
اَوْ بِاَنْ يَّسْكُنُوْا الْجِنَانَ فَيُحَظُّوْا بِقُصُوْرٍ وَّيَشْرَبُوْنَ سَلْسَبِيْلًا
لَيْسَ لِيْ بِالْجِنَانِ وَالنَّارِ حَظٌّ اَنَا لَا اَبْتَغِيْ بِحُبِّيْ بَدِيْلًا[1]

مفہوم: الٰہی! لوگ جہنّم کے خوف سے تیری عِبادت کرتے ہیں اور اس سے نجات کو بڑا ثواب سمجھتے ہیں یا جنّت میں جانے وہاں کے محلّات میں رہنے اور سلسبیل سے پینے کے لئے تیری عبادت کرتے ہیں، میرا جنّت و دوزخ میں کوئی حِصّہ نہیں، میں اپنی مَحبَّت کا بدلہ نہیں چاہتی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿20﴾: سخاوت کسے کہتے ہیں؟

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: آپ کے نزدیک سخاوت کیا ہے؟ کہا: اہلِ دنیا کی سخاوت مال خرچ کرنا ہے اور آخرت کے طلبگاروں کی سخاوت اپنی جان قربان کرنا۔ پھر حضرت سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: آپ کے نزدیک سخاوت کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ بندہ مَحبَّتِ الٰہی میں عِبادت کرے، اس پر کسی طرح کی جزاء کا طالب نہ ہو۔[2]

﴿21﴾: اللہ جنّت و دوزخ نہ بناتا تو...؟؟

چند بزرگ حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی خدمت میں حاضِر تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے پوچھا: اللہ کی عِبادت کیوں کرتے ہو؟ ایک نے جواب دیا: ہم جہنّم سے خَوف زدہ ہیں، روزِ

1 ...شرح حکم عطائیۃ، ص ۲۳. دار ابن کثیر بیروت.
2 ...الکواکب الدریۃ، الطبقۃ الثانیۃ، حرف الراء، رابعۃ العدویۃ، ۱/۲۶۹ ملتقطًا.

www.dawateislami.net

قیامت جہنّم کے اُوپر (یعنی پُل صِراط پر) سے گزرنا پڑے گا، اس سے محفوظ رہنے کے لئے عِبادت کرتے ہیں، ایک اور شخص نے کہا: ہم جنّت میں جانے کے لئے عِبادت کرتے ہیں۔ حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے فرمایا: جہنّم کے خَوف یا جنّت کی خواہش میں عِبادت کرنے والا اچھا بندہ نہیں ہے۔ مزید فرمایا: پہلے پناہ دینے والا پھر پناہ گاہ، ہماری نظر میں جنّت و دوزخ کا ہونا نہ ہونا برابر ہے، **اللہ پاک کی عِبادت فَرضِ عین ہے، اگر وہ جنّت و دوزخ پیدا نہ کرتا تو کیا بندے اس کی عِبادت سے مُنکِر ہو جاتے؟**[1]

﴿22﴾: بس دیدارِ الٰہی کی طلب گار

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا دُعا کیا کرتیں: **یااللہ!** اگر میں جہنّم کے خَوف سے تیری عِبادت کرتی ہوں تو مجھے جہنّم میں جھونک دے، اگر میں جنّت کی خواہش سے عِبادت کرتی ہوں تو مجھ پر جنّت حرام کر دے اور اگر میری عِبادت صِرف تیرے دیدار کی تمنا میں ہے تو آخرت میں مجھے اپنے دیدار سے مُشَرَّف فرما۔[2]

عِبادت کے چار دَرَجات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عِبادت کے چار دَرَجات ہیں: ﴿۱﴾: جنّت کی خواہش میں عِبادت کرنا ﴿۲﴾: عذاب کے خَوف سے عِبادت کرنا ﴿۳﴾: اللہ پاک کی رِضا کے لئے عِبادت کرنا ﴿۴﴾: دیدارِ الٰہی کے شوق میں عِبادت کرنا، یہ سب سے اعلیٰ و اکمل اور اہلِ مَحبَّت کی عِبادت ہے، اسی کو عِبادتِ حقیقیہ اور مُجَاھَدَہ فِی اللہ کہتے ہیں۔[3]

1 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیہا، ۱/۷۳ ملتقطًا.

2 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیہا، ۱/۷۶.

3 ...انوار جمال مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص ۳۲۹ - ۳۳۳ ماخوذًا۔

اللہ پاک کے محبوب بندے

اللہ پاک نے حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلام کی طرف وحی فرمائی: اِنَّ اَوَدَّ الْاَوِدَّاءِ اِلَیَّ مَنْ عَبَدَنِیْ بِغَیْرِ نَوَالٍ لٰکِنْ لِّیُعْطِیَ الرُّبُوْبِیَّۃَ حَقَّھَا یعنی مجھے بہت پیارا وہ ہے جو بغیر عِوَض کے میری عِبادت کرے اور رَبُوبیّت (میرے ربّ ہونے کا) حق ادا کرے۔ "زبور شریف" میں ہے: اس سے بڑھ کر ظالم کون جو جنّت یا جہنّم کی وجہ سے میری عِبادت کرے، میں جنّت اور جہنّم پیدا نہ کرتا تو کیا میری اِطاعَت نہ کی جاتی...؟[1]

اللہ پاک کا قربِ خاص کسے ملتا ہے...؟؟

خیال رہے! اُخْرَوِی فائدے مثلاً جنّت میں داخلے یا جہنّم سے نجات کے لئے عِبادت کرنا بھی جائز ہے، البتہ یہ اخلاص کا نچلا دَرَجہ ہے۔ حقیقی اخلاص یہ ہے کہ عِبادت سے رضائے الٰہی کے سِوا کوئی غرض نہ رکھے۔ "فتاوی رضویہ" میں ہے: وہ بلند ہمت جو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صِرف اللہ و رسول کے لئے یاد کریں، اپنا کوئی فائدہ دنیوی تو دنیوی اُخروی بھی مقصود نہ رکھیں، یہ خالِص مُخْلِص بندے ہیں جن کی بندگی میں کسی ذاتی غرض کی آمیزش نہیں، ان کے لئے وَصْلِ ذات (یعنی اللہ پاک کا قربِ خاص) ہے، جن کو فرمایا[2]:

وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَاؕ-وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ۠ (۶۹) (پ ۲۱، العنکبوت: ۶۹)	ترجمہ کنزالایمان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔

1...احیاء العلوم، کتاب المحبۃ والشوق...الخ، بیان ان المستحق للمحبۃ...الخ، ۴/۳۷۱۔

2...فتاوی رضویہ، ۵/۶۴۴ بتغیر قلیل۔

عَمَل کی قیمت طلب پر مَوْقوف ہے

رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے عزیز! تیرا مولیٰ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن ہے، تو اُجْرت پر نظر نہ کر مگر وہ تجھے اَجْرِ آخرت سے محروم نہ رکھے گا بلکہ اگر تو بہشت کی نعمتوں سے قطعِ نظر کر کے خاص اس کی مِحْنَت (یعنی عِبادت) کرے گا وہ اپنے فضل و کرم سے ثوابِ خاص عطا فرمائے گا۔ مزید فرماتے ہیں: مالکِ حقیقی کے یہاں سب کچھ ہے **مگر تیری قدر وقیمت تیری طلب پر ہے** جو شَخْص اس کی سرکار سے دنیا طلب کرتا ہے اس کو دنیا اور جو آخرت مانگتا ہے اس کو آخرت ملتی ہے اور جو دنیا و آخرت کو چھوڑ کر **خدا کی طلب میں مصروف ہوتا ہے اس کو اپنے مشاہدہ سے مُشَرَّف فرماتے ہیں اور اپنے وَصْل سے کامیاب کرتے ہیں۔** کسی نے حضرت بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا، ان کا، حضرت عبد الوہاب وراق اور حضرت ابو نصر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کا حال دریافت کیا؟ فرمایا: وہ دونوں (جنّت کا) مزیدار کھانا اور خوشگوار شربت کھاتے پیتے ہیں، مجھے کھانے پینے کی رغبت نہ تھی، اس واسطے پروردگار نے دولتِ دیدار عنایت فرمائی۔ [1]

جس کا عمل ہو بے غرض اس کی جزاء کچھ اور ہے
حُور وخیام سے گزر، بادہ وجام سے گزر

الفاظ و معانی: حور و خیام: جنّت کی حوریں اور محلّات۔ **بادہ و جام:** مراد جنّت کی اعلیٰ شراب۔

﴿23﴾: میرا کام بس تجھے یاد کرنا ہے

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے بارگاہِ الٰہی میں عَرض کیا: اے پاک پروردگار! میرا کام بَس تجھے یاد کرنا اور آخرت میں تیرے دیدار کی تمنّا کرتے رہنا ہے، تو مالک ہے، لہٰذا مختار ہے (چاہے

[1] ...انوار جمال مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص ۳۳۱ بتغیر قلیل۔

تو دیدار عطا فرما چاہے نہ عطا فرما)۔[1]

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ، مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذِکر سے، تیری فکر سے، تری یاد سے، ترے نام سے

﴿24﴾: مقصود صانع کا نظارہ ھے

موسم بہار تھا، حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا تنہائی میں تھیں، خادِمہ نے عَرض کیا: باہَر آکر رنگینیِ فطرت کا نظارہ کیجئے، دیکھئے اللہ پاک نے کائنات کو کیسا حسین بنایا ہے۔ فرمایا: میرا مقصود صنعت (یعنی مخلوق) کو دیکھنا نہیں، صانِع (خالق یعنی بنانے والے) کا نظارہ کرنا ہے، تم بھی تنہائی میں آؤ اور صانِع کا مُشاہدہ کرلو![2] (یعنی پوری توجہ سے اللہ پاک کے ذِکر و فکر میں مَصرُوف ہو جاؤ اور دِل پر اس کی تجلیات کا نظارہ کرو...!!)

سُبْحٰنَ اللہ! دِل میں محبَّتِ الٰہی رکھنے والے کیسے نِرالے ہوتے ہیں! اپنے ایک ایک عضو کی قدر کرتے، اسے فضولیات سے بچا کر ایسے کاموں میں مَصرُوف رکھتے ہیں جن کے لئے اَعْضا بنائے گئے۔ع...

دِل یاد لئی بنایا اے، تعریف لئی زباں
اکھیاں بنایاں سوہنے دے دیدار واسطے

دلکش مناظِر دیکھنا کیسا...؟؟

جانشینِ امیرِ اہلسنت، حاجی عبید رضا عطّاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی فرماتے ہیں: عرب امارات کے قیام کے دوران 12 جمادی الاولیٰ، 1428ھ دبئی سے کراچی ٹیلی فونک بیان کرکے امیر اہلسنت

[1]...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیہا، ۱/۷۷.

[2]...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیہا، ۱/۷۲.

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جب اپنی قیام گاہ کی طرف جارہے تھے، اس وَقْت میں (حاجی عبید رضا عطّاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی) بھی ہمراہ تھا، راستے میں ہماری گاڑی سمندر کے قریب سے ہوتی ہوئی ''جِسْرُ الْمَکْتُوم (AL Maktoom Bridge)'' کے قریب سے گزری تو ایک اسلامی بھائی نے ''جِسْرُ الْمَکْتُوم'' کا تعَارُف کرواتے ہوئے بتایا کہ سمندر پر بنے ہوئے اس پل پر گاڑیوں کی آمدورفت رہتی ہے، ضرورتاً ٹریفک روک کر اس کو اوپر اٹھا دیا جاتا ہے اور اس کے نیچے سے سفینے گزرتے ہیں۔ یہ سُن کر گاڑی پر سوار اسلامی بھائی انتہائی تَجَسُّس کے ساتھ اس پُل کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئے اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بھی توجہ دیکھنے کی طرف مبذول کروانا چاہی، اس پر آپ نے فرمایا: اس پُل کو دیکھ کر کیا لینا ہے؟ پھر شعر پڑھا:

قصر شاہی کا نظارہ کچھ نہیں | دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے

اس پر اس اسلامی بھائی نے تعجب کے ساتھ عَرْض کی: کیا سیر و تفریح کرنا شرعاً منع ہے؟ یعنی اس طرح کے پل وغیرہ تفریحاً نہیں دیکھ سکتے؟ تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر منہیات شرعی (یعنی جو دیکھنا شرْعاً منع ہے، ایسی چیزیں) نہ ہوں تو اس طرح کے نظارے اگرچہ شرعاً مباح ہیں مگر بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں: آنکھوں کو مباح یعنی جائز خوشنما نظاروں کے دیکھنے سے بھی بچاؤ اور ان کو قید میں رکھو اگر ان کو آزاد چھوڑو گے تو پھر یہ حرام کی طرف دیکھنے کا مُطالبہ کریں گی۔ اِمامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں: [1]

دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں | پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں [2]

1 ... فکر مدینہ، ص۱۱۷۔ مکتبۃ المدینہ کراچی۔
2 ... حدائق بخشش، ص۹۹۔

﴿25﴾: بارگاہِ الٰہی کا سب سے قریبی راستہ

حضرت جعفر بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا سے پوچھا: اللہ پاک کی طرف سب سے قریبی راستہ کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا رونے لگیں اور فرمایا: مجھ جیسی سے یہ سوال پوچھا گیا ہے...!! پھر فرمایا: بندہ یہ جان لے کہ دُنیا و آخرت میں اللہ کے سوا کوئی مَحبَّت کا مستحق نہیں، یہ بارگاہِ الٰہی کا سب سے قریبی راستہ ہے۔[1]

کیا عشق مجازی عشق حقیقی کا ذریعہ ہے

مَعلُوم ہوا جو اللہ پاک کا قُرب چاہتا ہے "مَحَبَّتِ مَاسِوَی اللہ (اللہ کے عِلاوہ کسی اور کی مَحبَّت)" سے بالکل دُور رہے۔ جو نادان گناہوں بھرے دُنیوی مجازی عشق کو مَحبَّتِ الٰہی کا ذریعہ کہتے ہیں، اس سے عبرت پکڑیں اور اپنے غَلَط نظریئے سے رُجوع کریں۔ والدِ اعلیٰ حضرت، مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَحبَّت اس (یعنی اللہ پاک) کی واسطہ اَوروں کی محبت کا ہے، وہ کون شے ہے جس کو اُس کی مَحبَّت کا واسطہ تجویز کریں۔ مزید فرماتے ہیں: سَر جھکانا غیر کی طرف منع ہے، دِل جھکانا کب دُرُست ہو گا؟"[2]

﴿26﴾: "مَاسِوَی اللہ" کی مَحبَّت

حضرت رِیَاح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چھوٹے بچے کو چوم رہے تھے، حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے دیکھ کر پوچھا: آپ اس سے مَحبَّت کرتے ہیں؟ کہا: جی ہاں! فرمایا: میرا خیال نہیں تھا کہ آپ کے دِل میں "مَا سِوَی اللہ (اللہ کے عِلاوہ کسی اور)" سے مَحبَّت کی کوئی جگہ ہے۔ یہ سُن

1 ...طبقات الصوفية للسلمي، ذكر النسوة المتعبدات الصوفيات، ص٣٨٨ . دار الكتب العلمية بيروت.
2 ...انوارِ جمالِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص۴۱۳ ملتقطاً.

www.dawateislami.net

کر حضرت رِیَاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ غش کھا کر گر گئے۔[1]

"مَحَبَّت مَاسِوَی اللّٰہ" کسے کہتے ہیں؟

اللّٰہ پاک کے عِلاوہ کسی سے مَحَبَّت رکھنا "**مَحَبَّت مَا سِوَی اللّٰہ**" ہے۔ اس کی دو۲ قسمیں ہیں: ﴿۱﴾: وہ جائز مَحَبَّت جو رضائے الٰہی کے لئے ہو اسے "اَلْحُبُّ فِی اللّٰہ" کہتے ہیں۔ ﴿۲﴾: نفسانی یا طبعی مَحَبَّت جس میں رضائے الٰہی کی نیت نہ ہو۔

محبت کی پانچ قسمیں اور اَحکام

حکیم الاُمّت، مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَحَبَّت پانچ۵ قسم کی ہے: ﴿۱﴾: جو ایمان کا دار و مدار ہے وہ تو **اللّٰہ** و رسول کی مَحَبَّت ہے، قرآنِ کریم نے فرمایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ (پ۳، اٰل عمران: ۳۱)	ترجمہ کنز الایمان: اے مَحْبُوب! تم فرمادو کہ لوگو! تم **اللّٰہ** کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ **اللّٰہ** تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: کوئی شَخْص اس وَقْت تک مؤمِن نہیں جب تک میں اسے اس کے ماں باپ واَوْلاد سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں[2] نیز "**حدیث شریف**" میں صحابۂ کِرام اور اہلِ بیتِ عُظّام کی مَحَبَّت کا حکم دیا گیا، حُضُور اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے صحابہ کے مُتَعَلِّق **اللّٰہ** سے ڈرو میرے بعد انہیں اپنی طَعْن و تَشْنِیع کا نشانہ نہ بنالو جس نے ان سے مَحَبَّت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا[3] اور فرمایا: جس کا میں دوست ہوں اس کے علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دوست ہیں۔[4] غرض کہ

---

1 ...طبقات الصوفیۃ للسلمی، ذکر النسوۃ المتعبدات الصوفیات، ص۳۸۸.

2 ...بخاری، کتاب بدء الایمان، باب حب الرسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الایمان، ص۷٤، حدیث: ١٤.

3 ...ترمذی، ابواب المناقب، باب فی من سب اصحاب...الخ، ص۸۷۰، حدیث: ۳۸٦٦.

4 ...ترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب علی...الخ، ص۸٤٦، حدیث: ۳۷۲۲.

www.dawateislami.net

اللہ کی مَحبَّت کے لئے اس کے رسول (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے مَحبَّت ضروری ہے اور رَسُوْلُ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے مَحبَّت کے لئے ان کے تمام صحابہ واہل بیت سے مَحبَّت لازِم، یہ محبتیں داخلِ ایمان بلکہ عین ایمان (یعنی ایمان کی بنیاد) ہیں۔ ﴿۲﴾: مَحبَّت وہ جو باعِثِ ثواب ہے جیسے اپنے والِدَین یا اہلِ قرابت یا نیک مسلمانوں سے اس لئے مَحبَّت کرنا کہ اس میں ربّ کی رضا ہے۔[2] **دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1): اللہ پاک فرماتا ہے:** میری رضا کے لئے آپس میں مَحبَّت رکھنے والوں کے لئے میری مَحبَّت واجِب ہے۔[3] **(2): اللہ پاک فرماتا ہے:** میرے جلال کے سبب آپس میں مَحبَّت رکھنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے، انبیاء اور شہدا ان پر رشک کریں (یعنی ان کے بلند رُتبے دیکھ کر خوش ہوں) گے[4] ﴿۳﴾: وہ مَحبَّت جس پر نہ عذاب نہ ثواب جیسے عام دنیاوی جائز محبتیں، بیوی بچوں سے طبعی مَحبَّت جس میں رضائے الٰہی کی نیت نہ ہو۔ ﴿۴﴾: وہ مَحبَّت جو گناہ ہے جیسے پرائی عَوْرَت (یا غیر مرد) یا دوسروں کے مال سے ناجائز محبتیں۔ ﴿۵﴾: وہ مَحبَّت جو کفر ہے جیسے جھوٹے معبودوں کو خدا سمجھ کر ان سے مَحبَّت کرنا۔[5]

محبت میں اپنی گما یا الٰہی! | نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی!
مِرے دِل سے دُنیا کی چاہت مٹا کر | کر الفت میں اپنی فنا یاالٰہی![6]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

2 ... تفسیر نعیمی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۶۵، ۲/۱۳۶۔

3 ... موطا امام مالك، كتاب الشعر، باب ما جاء فی المتحابین فی اللہ، ص۵۰۳، حدیث: ۱۸۲۸. دار المعرفۃ.

4 ... ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی الحب فی اللہ، ص۵۶۹، حدیث: ۲۳۹۰.

5 ... تفسیر نعیمی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۶۵، ۲/۱۳۷۔

6 ... وسائل بخشش، ص۱۰۵۔

﴿27﴾: شیطان کو دشمن جانتی ہیں...؟؟

حضرت رابعہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا سے پوچھا گیا: آپ ابلیس کو دُشمن جانتی ہیں؟ فرمایا: میں رَحْمٰن کی مَحبَّت میں ایسی مشغول ہوں کہ شیطان کی دُشمنی کا تَصوُّر بھی نہیں کرتی۔(1)

﴿28﴾: اہلِ مَحبَّت جَہَنَّم سے محفوظ رہیں گے

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا نے بار گاہِ الٰہی میں عَرض کیا: الٰہی! جو تجھ سے مَحبَّت کرتا ہے، تو ایسے دِل کو آگ سے جلائے گا؟ ہاتِفِ غیبی سے آواز آئی: ہم ایسا نہیں کرتے، ہم سے بُرا گمان مت رکھو۔(2)

اَہلِ مَحبَّت کے لئے مغفرت کی بشارت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جو دِل میں ”مَحبَّتِ الٰہی“ بسا کر راہِ سُنَّت پر چلے، **اللہ** پاک ایسے کو اپنا مَحْبُوب بنا لیتا اور اسے مغفرت کی خیرات عطا فرماتا ہے۔ پارہ 3، سُوْرَۃُ آلِ عِمْرَان، آیت: 31 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ

(پ۳، ال عمران: ۳۱)

ترجمہ کنز الایمان: اے مَحْبُوب! تم فرما دو کہ لوگو! تم **اللہ** کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ **اللہ** تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

حُصُولِ مَحبَّتِ الٰہی کے نَو۹ اسباب

مَحبَّتِ الٰہی وَہبی ہے یعنی **اللہ** پاک جسے چاہے عطا فرماتا ہے، بندے کے کسب و اِخْتِیار کو اس میں دخل نہیں۔ ہاں! دِل کی صفائی کے بغیر یہ دولت ہاتھ نہیں آتی، لہٰذا جو مَحبَّتِ الٰہی کا

---

1 ...تذکرة الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعة رحمة الله علیھا، ۱/۷۱.

2 ...رسالة قشیریة، باب المحبة، ص ۳۵٦. دار الکتب العلمیة.

www.dawateislami.net

طلب گار ہے، پہلے دِل کو باطنی بیماریوں سے پاک کرے۔

یہ نو۹ چیزیں مَحبَّتِ الٰہی کے حُصُول میں مدد گار ہیں: ❁ ہمیشہ باوُضو رہنا کہ دِل کو روشن کرتا ہے ❁ خَلْوَت (گوشہ نشینی یعنی تنہائی) کہ دُنْیَوی مشغولیت سے فارِغ اور حواس کو ساکن کرتی ہے خصوصاً اندھیرے مکان میں زیادہ فائدہ بخشتی ہے اور جو اندھیرے میں نہ ہو سکے تو سر کو کپڑے سے ڈھکے اور آنکھوں کو بند رکھے ❁ سُکُوت (خاموشی، زبان کا قفلِ مدینہ) کہ عقل کو روشن اور سمجھنے و یاد رکھنے کی طاقت کو مضبوط کرتا ہے ❁ گُرسنگی (بھوک، پیٹ کا قفلِ مدینہ) ❁ بیداری (یعنی کم سونا) ❁ نفیٔ خواطر (یعنی دل کو فضول فکروں اور خیالات سے پاک رکھنا) ❁ ہر حال میں تسلیم (یعنی رضائے الٰہی پر راضی رہنا) ❁ فِکْرِ سالم (شَرْعی اُصُولوں کے مُطابِق اللہ پاک کی نعمتوں، قدرتوں وغیرہ میں غور کرنا) کہ آدمی جب خدا کی قدرتوں اور اس کی حکمتوں کو دیکھتا ہے بے اختیار اس کا دِل اس طرف مائل ہوتا ہے ❁ ذِکْرِ دائم (یعنی ہمیشہ ذِکْرِ الٰہی میں مشغول رہنا)۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

{زُہد و تَرکِ دُنیا کے مُتَعَلِّق 10 حکایات}

﴿29﴾: دِل میں دُنیا رہے گی یا مَحبَّتِ الٰہی

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے سات روزے رکھے اور رات کو بالکل آرام نہ کیا، آٹھویں دِن بھوک کی سَخْت شِدّت ہوئی اور نفس نے کھانے کی فریاد کی، اسی وَقْت ایک شَخْص پیالے میں کھانا لے کر حاضِر ہوا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے پیالہ لیا اور چراغ جلانے اٹھیں، اتنے میں کہیں سے بلی آئی، اس نے پیالہ اُلٹ دیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے پانی پینا چاہا تو چراغ بجھ گیا اور پانی کا پیالہ گر کر ٹوٹ گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے پُردَرْد آہ بھری اور بارگاہِ الٰہی میں عَرْض

1 ...انوارِ جمال مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص۴۱۷-۴۱۸ ملخصًا۔

کیا: مولیٰ! میرے ساتھ یہ کیسا مُعاملہ ہورہا ہے؟ ہاتفِ غیبی سے آواز آئی: اگر دُنیوی نعمتوں کی طلب گار ہو تو ہم عطا کئے دیتے ہیں مگر اپنا درد تمہارے دل سے نکال لیں گے کیونکہ دو مُتضاد چیزیں ایک دِل میں جمع نہیں ہوسکتیں، اس کے بعد سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے دِل کو محبَّتِ دنیا سے ایسے خالی کرلیا جیسے مرنے والا آخری وَقْت دِل کو دُنْیوی تصورات سے خالی کر لیتا ہے۔ ہر صبح آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا یہ دُعا کیا کرتیں: اِلٰہی! مجھے اپنی جانِب ایسا مُتوجّہ کرلے کہ دُنیاوالے مجھے تیرے سِوا کسی کام میں مشغول نہ دیکھیں۔ [1]

یاخدا دِل نہ ملے دُنیا سے
نہ ہو آئینہ کو زنگار سے ربط [2]

الفاظ، معانی: آئینہ: مراد دل۔ **زنگار:** زنگ، شیشے یا لوہے کی میل۔

دُنیا و آخرت کا آپس میں رشتہ

مَعْلُوم ہوا جس دِل میں دُنیا کی مَحبَّت ہو، اس میں **"مَحبَّتِ اِلٰہی"** آنا دُشوار ہے۔ حضرت عیسٰی رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں: پانی اور آگ ایک برتن میں جمع نہیں ہوتے، یوں ہی دُنیا اور آخرت کی مَحبَّت ایک دِل میں جمع نہیں ہوسکتی۔ [3] **اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین مَولا علی** کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: دُنیا اور آخرت دو سوکنیں ہیں، جتنا ایک سے راضی ہوگے، دوسری اتنا ناراض ہوگی۔ [4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/ ۷۳۔

2 ...ذوقِ نعت، ص ۱۴۵۔

3 ...احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ۳/ ۲۵۳۔

4 ...احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ۳/ ۲۵۸۔

﴿30﴾: مَحبُوب ہمارے ساتھ ہے

حضرت رابعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہا نے ایک روز فرمایا: کون ہے جو ہمیں ہمارے مَحْبُوب (یعنی اللہ پاک) کا پتا بتائے؟ آپ کی خادِمہ نے عَرْض کیا: ہمارا مَحْبُوب ہمارے ساتھ ہے مگر دُنیا نے ہمیں اس سے جُدا کررکھا ہے۔[1]

﴿31﴾: گھر کا ساز و سامان

حضرت محمد بن عَمْرو رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: میں حضرت رابعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہا کی خِدْمت میں حاضِر ہوا، اس وَقْت آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہا کی عُمر تقریباً 80 (اسّی) سال تھی، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہا کے گھر میں ایک چٹائی، تقریباً ۲ دو گز لمبی بانس کی ایک کھونٹی، ایک مٹکا، ایک پیالہ اور ایک نَمْدہ (موٹا اُونی کپڑا) تھا، اسی پر آپ آرام کرتیں اور اسی پر نماز پڑھتی تھیں، گھر کی چھت کہیں چمڑے اور کہیں بوریے کی تھی، بانس کی کھونٹی پر کفن لٹکا ہوا تھا، جب موت کا ذِکْر ہوتا، آپ کپکپا جاتیں، کسی قوم کے پاس سے گزرتیں، وہ آپ کی عِبادت گزاری پہچان لیتے۔[2]

زُہد کی تعریف

"زُہْد" کا معنیٰ ہے: بے رغبت ہونا، چھوڑنا۔ آخرت کی رغبت میں دُنیا چھوڑنا یا اللہ پاک کی مَحبَّت میں غَیْرُ اللہ کو چھوڑنا زُھْد ہے۔[3] حضرت ابوسلیمان دارانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ہر چیز جو اللہ پاک سے دُور کرے، اسے چھوڑ دینا زُہد ہے۔[4] "مرآۃ المناجیح" میں

---

1 ...احیاء العلوم، کتاب المحبة والشوق...الخ، بیان جملة من حکایات المحبین...الخ، ٤/٤٣٦.

2 ...صفة الصفوة، ذکر المصطفیات من عابدات البصرة، ٥٨٨ – رابعة العدویة، جزء: ٤، ٢/٢٣.

3 ...احیاء العلوم، کتاب الزهد، بیان حقیقة الزهد، ٤/٢٦٤.

4 ...احیاء العلوم، کتاب الزهد، بیان درجات الزهد واقسامه...الخ، ٤/٢٧٩.

www.dawateislami.net

ہے: زُہد سے مراد دُنیا میں دِل نہ لگانا ہے اگرچہ لاکھوں کا مالِک ہو مگر دِل یار (مَحبُوب یعنی اللہ پاک) سے لگا ہو تو وہ زُہد ہی ہے۔[1]

﴿32﴾: سلامتی تَرکِ دُنیا میں ہے

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی مَوْجُودگی میں حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دُعا مانگی: اِلٰہی! میں تجھ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ یہ سُن کر حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا رونے لگیں، حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: تم نے ہی مجھے رُلایا ہے، پھر فرمایا: تم جانتے نہیں کہ دُنیا سے سلامتی اس کا سب کچھ چھوڑ دینے میں ہے۔[2]

﴿33﴾: کمبل کی خریداری

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے کسی کو چار دِرْہَم دیئے اور فرمایا: میرے لئے کمبل خرید لاؤ۔ وہ شَخْص گیا، پھر پلٹ آیا اور پوچھا: کمبل کس رنگ کا چاہیے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے اس سے دِرْہَم لے کر دریائے دجلہ میں ڈال دیئے، مقصد یہ تھا کہ ابھی کمبل خریدا نہیں کہ رنگ کا جھگڑا کھڑا ہو گیا (خرید لیتی تو جانے کیا وبال آتا)۔[3]

﴿34﴾: ذِکرِ دُنیا سننا بھی گوارا نہ کیا

"**اِحیاءُ العلوم**" میں ہے: کچھ لوگ حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا سے ملاقات کے لئے حاضِر ہوئے، انہوں نے آپ کے سامنے دُنیا کی مَذَمَّت کی تو فرمایا: خاموش ہو جاؤ! تمہارے دِل میں دُنیا کے لئے جگہ نہ ہوتی تو تم اس کا کثرت سے ذِکْر نہ کرتے، بے شک جو جس سے مَحبَّت

---

1 ...مرآۃ المناجیح، ۷/ ۳۳۔

2 ...صفة الصفوة، ذکر المصطفیات من عابدات البصرة، ٥٨٨ - رابعة العدوية، جزء: ٤، ٢/ ٢٤.

3 ...تذکرۃ الاولیاء، باب هشتم، ذکر رابعة رحمة الله علیها، ١/ ٧٢.

کرتا ہے، اس کا ذِکْر کثرت سے کرتا ہے۔[1] "صِفَۃُ الصَّفْوَۃ" میں ہے: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی مَوْجُودگی میں دُنیا کی مَذَمَّت کی گئی تو فرمایا: میں دیکھ رہی ہوں کہ دُنیا تمہارے دِلوں میں اُتَر چکی ہے۔ پھر فرمایا: تمہارے دِل میں جس چیز کا زیادہ خیال ہے، تم اسی کی بات کر رہے ہو۔[2]

﴿35﴾: ذِکْر تو کسی چیز کا کیا جاتا ہے

ایک مرتبہ کسی شَخْص نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے سامنے دُنیا کا تذکرہ کیا تو فرمایا: قابلِ قدر چیز کا ذِکْر کیا جاتا ہے، جس کی کوئی حیثیت ہی نہ ہو اس کا ذِکْر نہیں کیا جاتا۔[3]

اچھی بات بھی بے محل نہ کرو...!!

مَعْلُوم ہوا دُنیا کا ذِکْر خواہ مَذَمَّت کی صُورت میں ہو اس سے بچنا ہی بہتر ہے، اس کے بجائے ذِکْرُ اللہ کر لیجئے، سُبْحٰنَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وغیرہ کی تسبیح کر لیجئے کہ اس سے ثواب ملے گا۔ خیال رہے! وعظ و نصیحت کے طور پر ترکِ دنیا کی ترغیب کے لئے اس کی مَذَمَّت کرنا جائز بلکہ اچھی نیت ہو تو کارِ ثواب ہے، قرآنِ مجید کی کئی آیات اور بہت اَحادیث میں زُہد، تَرْکِ دنیا اور دُنیا کی مَذَمَّت کا بیان ہے۔ البتہ وَقْت بے وَقْت ایسی باتیں کرتے رہنا غَلَط ہے کہ بے موقع اچھی بات کہنا بھی فضول گوئی کا حِصّہ ہے۔ حضرت عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: بے فائدہ گفتگو مت کرو اور مفید کلام بھی بے محل نہ کرو کہ بے موقع مفید کلام کرنے والے بھی کبھی مشقت میں پڑ جاتے ہیں۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ٣/٢٥٧.

2 ...صفة الصفوة، ذکر المصطفیات من عابدات البصرة، ٥٨٨-رابعة العدویة، جزء: ٤، ٢/٢٤.

3 ...تاریخ الاسلام للذهبی، الطبقة الثامنة عشرة، ٤١٥٠-رابعة العدویة، ٤/٥٤٨. دار الکتب العلمیة.

4 ...احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، الآفة الاولی: الکلام فیما لا یعنیك، ٣/١٤١ ملخصًا.

﴿36﴾: مجھے بس تو ہی کافی ہے

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا دُعا کیا کرتیں: اِلٰہی! دُنیا سے میرا جو حِصَّہ مقرر ہے، اپنے دشمنوں کو دیدے اور آخرت سے جو حِصَّہ میرے لئے مقرر ہے، اپنے دوستوں کو عطا فرمادے، میرے لئے بَس تو ہی کافِی ہے۔(1)

﴿37﴾: اللہ پاک کا قُرب مانگو...!!

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے دیکھا: ایک شَخْص جنّتی نعمتوں کو یاد کر رہا ہے، فرمایا: اے شَخْص! کب تک خدائے واحِد کو چھوڑ کر اس کے غیر میں مشغول رہو گے؟ **اللہ** تجھ پر رحم فرمائے! پہلے پناہ دینے والے کو دیکھ پھر پناہ گاہ کو۔ وہ آپ کی بات سمجھ نہ سکا، بولا: اے پاگل عَوْرَت! یہاں سے چلی جا...!! فرمایا: پاگل میں نہیں، پاگل تو وہ ہے جو میری بات سمجھ نہ سکا، اے مسکین! ایسی جنّت تو قید خانہ ہے جس میں قربِ اِلٰہی نہ ملے اور جسے یہ دولت نصیب ہو اسے دوزخ بھی باغ جیسی ہے۔(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿38﴾: پہلے پناہ دینے والا، پھر پناہ گاہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی خِدْمت میں عَرْض کیا گیا: جنّت میں آپ کی رغبت کیسی ہے؟ فرمایا: اَلْجَارُ ثُمَّ الدَّارُ یعنی پہلے پناہ دینے والا، پھر پناہ گاہ (مطلب یہ کہ میرا قلبی میلان جنّت کی طرف نہیں بلکہ جنّت بنانے والے کی طرف ہے)۔(3)

---

1 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/ ۷۶.

2 ...الروض الفائق، المجلس الرابع والاربعون، ص ٢٤٦، ملخصًا.

3 ...احیاء العلوم، کتاب المحبۃ والشوق...الخ، بیان السبب فی زیادۃ النظر...الخ، ٤/ ٣٨١.

مَحبَّت الٰہی کے طلبگار کو غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی نصیحت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کی مَحبَّت میں کسی چیز حتّٰی کہ جَنَّتُ الفِرْدَوْس کی بھی خواہش نہ کرنا زُہد کا بلند ترین دَرَجہ ہے۔ غوثِ صمدانی، قطبِ رَبّانی، حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **جو آخرت چاہتا ہے دُنیا سے بے رغبت رہے اور جو مَحبَّتِ الٰہی کا طلب گار ہے آخرت کی خواہش نہ رکھے،** پس جب تک اس کے دِل میں دُنیا کی خواہش، لذّاتِ دنیا میں سے کسی چیز کی لذّت وراحت مَوْجُود ہے، یہ حقیقی زاہِد نہیں، اس پر لازِم ہے کہ یہ چیزیں دِل سے نکالنے کی بھرپور کوشش کرے حتی کہ کھجور کی گُٹھلی برابر بھی دنیا کی مَحبَّت دِل میں نہ رہے اور یہ زُھْد فِی الدُّنْیا (دنیا سے بے رغبتی) میں مخلص ہو جائے، اتنا ہو جانے کے بعد اس کے دِل سے فکریں، غم اور باطن کی سختی دُور ہو جائے گی اور راحت و خوشی اور اللہ پاک کی مَحبَّت نصیب ہو گی جیسا کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مقدّس ہے: اَلزُّھْدُ فِی الدُّنْیَا یُرِیْحُ الْقَلْبَ وَالْجَسَدَ دنیا سے بے رغبتی دل اور جسم کو راحت دیتی ہے۔ [1]

پھر زُھْد فِی الْاٰخِرَۃ کی کوشش کرے، جنّت کے بلند دَرَجات و منازِل، حُوْر وغِلْمان، محلّات و باغات وغیرہ جو اللہ پاک نے مؤمنوں کے لئے تیار کر رکھا ہے ان کی خواہش نہ کرے، نیک اَعْمال پر نہ دُنیا میں بدلہ مانگے نہ اُخْروی جزا کی خواہش کرے، اب یہ اس رُتبہ پر پہنچے گا کہ اللہ پاک اپنے فضل ورحمت سے اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ عطا فرمائے گا، اسے اپنے قربِ خاص سے نوازے گا، اس پر لطف و کرم کی بارِش ہو گی، اللہ پاک کی مَعْرِفت نصیب ہو گی، اس وَقْت بندہ جب تک زِندہ رہے گا دِن بہ دِن دَرَجات میں ترقی کرے گا،

❶...معجم اوسط، ٤/٣٢٣، حدیث: ٦١٢٠. دار الفکر عمان.

www.dawateislami.net

پھر اسے آخرت کی اُن نعمتوں کی طرف منتقل کر دیا جائے گا جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے ان کے مُتعلِّق سُنا، نہ کسی دِل میں ان کا خیال گزرا، یہ وہ انعامات ہیں جن کے بیان سے زبان قاصِر ہے۔[1]

خیال رہے! جَنّت مقامِ قربِ الٰہی ہے، اس کی خواہش نہ رکھنے کی ترغیب اس وَقْت ہے جب یہ نفس کی پیروی میں ہو، **اللہ** پاک کی رِضا اور اس کا قرب پانے کے لئے جَنّت کی خواہش کرنا دُرُست بلکہ ضروری ہے، اولیائے کِرام اسی اعتبار سے جَنّت مانگتے اور جہنّم سے نجات کی دُعائیں کرتے تھے۔ ولیٔ کامِل، مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عاشقوں کے نزدیک حقیقتِ دوزخ صِرف حِجاب (یعنی دیدارِ الٰہی سے محرومی) ہے:

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۳۰، المطففین: ۱۵)

ترجمہ کنزالایمان: ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے ربّ کے دیدار سے محروم ہیں۔

جو طالِبِ صادِق ہیں بہشت کی نعمتوں کی بھی حاجت نہیں رکھتے، خواہش بہشت کی صِرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہاں مَحْبُوب (**اللہ** پاک) اپنے دیدار سے ان کو مُشَرَّف فرمائے گا۔ اگر وعدہ دیدار کا نہ ہوتا بہشت کی طرف اصلاً (بالکل) اِلتفات نہ فرماتے۔ خواجہ سِرّی سقطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی مُناجات میں کہتے ہیں: الٰہی! اگر تو مجھ پر عذاب کرے، حِجاب (یعنی دیدار سے محروم) نہ کرنا۔[2]
خلاصہ یہ کہ جو کچھ خواہشِ نفس اور مَحبَّتِ دُنیا کے تابع ہو کر ہو وہ بُرا اور جو حکمِ الٰہی پر عَمَل اور رضائے الٰہی کی طلب میں ہو وہ پسندیدہ ہے۔ مَحْبُوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم ہوتا ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ بے شک میری نماز

---

1 ...فتوح الغیب، المقالۃ الرابعۃ والخمسون، ص۲۹۶ - ۳۰۰ ملخصًا. النوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی.

2 ...انوارِ جمال مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص۲۲۷۔

www.dawateislami.net

مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ (پ۸، الانعام: ۱۶۲) | اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو ربّ سارے جہان کا۔

وَطَنْ بَرَائے تُو گِیْرَمْ، سَفَرْ بَرَائے تُو جُوْیَمْ
خُمُشْ بَرَائے تُوْ بَاشَمْ، سُخَنْ بَرَائے تُو گُوْیَم

مفہوم: میرا ٹھہرنا، سفر کرنا، خاموش رہنا، بولنا سب تیری رضا کے لئے ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

{خوفِ خدا کے مُتَعَلِّق 5 حکایات}

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا خوفِ خدا والی تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے سامنے موت کا ذِکْر ہوتا تو کپکپانے لگتیں، جس قوم کے پاس سے گزرتیں وہ آپ کو نورِ عِبادت سے پہچان لیتے۔[1]

﴿39﴾: ہمیشہ غمگین رہتیں

اِمام شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا ہر وَقْت غمگین رہتیں، آنکھوں سے عُمُوماً آنسو جاری رہتے، دوزخ کا تذکرہ سُن کر دیر تک اس کی دہشت سے بے ہوش رہتیں، کفن ہمیشہ سامنے رکھتیں اور آپ کے سجدے کی جگہ آنسوؤں سے تر رہتی تھی۔[2]

﴿40﴾: آیت سُن کر بے ہوش ہو گئیں

حضرت عَبْدُ اللہ بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی خِدْمت میں حاضِر ہوا، آپ کے چہرے پر عِبادت کا نور تھا اور آپ کثرت سے گریہ وزاری کیا کرتیں، ایک شَخْص نے آپ کے سامنے قرآنِ مجید کی آیت پڑھی، اس میں جہنّم کا ذِکْر تھا،

1 ...المنتظم، سنة خمس وثلاثين ومائة، رابعة العدوية، ۷/۳۲۸. دار الكتب العلمية.

2 ...الطبقات الكبرى للشعرانی، فصل فی ذکر جماعة من عباد النساء، ص ۹۵ ملتقطًا. دار الكتب العلمية.

اسے سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے چیخ ماری اور غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئیں۔ (1)

﴿41-42﴾: میں اپنے اعمال سے مایوس ہوں

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا سے سُوال ہوا: آپ کو اپنے کس عَمَل پر زِیادہ اُمّید ہے؟ فرمایا: اس پر کہ میں اپنے اَعْمَال سے مایوس ہوں۔ (2) کسی نے پوچھا: آپ کو اپنے کس عَمَل کی قبولیت کی اُمّید ہے؟ فرمایا: مجھے تو خوف ہے کہ میرے اَعْمَال میرے منہ پر نہ مار دیئے جائیں۔ (3)

﴿43﴾: اللہ پاک کی ناراضی کا خَوف

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا عُموماً گریہ وزاری کرتی رہتیں، لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میں یہ سوچ کر خوف زدہ ہوں کہ کہیں نزع کے وَقْت یہ نہ فرمادیا جائے کہ تو لائقِ بارگاہ نہیں ہے۔ (4)

سَعادت مندی کی عَلامت

اللہ اکبر! وِلایت کے بلند مقام پر پہنچ کر، دِن رات عِبادت کے باوُجود حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا بُرے خاتمے سے خوف زدہ ہیں، ان کا صدقہ اللہ پاک ہمیں بھی ایسا خوف نصیب کرے۔ حضرت ابو الحسن ضریر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سعادت مندی کی عَلامت یہ ہے کہ بندہ بد بختی سے خوف زدہ رہے کیونکہ **"خوف"** اللہ اور بندے کے درمیان لگام ہے اور جس کی لگام ٹوٹ جائے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ (5)

خدایا! بُرے خاتمے سے بچانا | پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یاالٰہی (6)

---

1 …صفة الصفوة، ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، رابعة العدوية، ٤ جزء: ٤، ٢٣/٢.

2 …منهاج العابدين، العقبة السادسة…الخ، فصل في الدعوة الى التيقظ…الخ، ص ٣٧٤.

3 …المنتظم، سنة خمس وثلاثين ومائة، ذكر من توفي في هذه السنة من الاكابر، رابعة العدوية، ٣٢٨/٧.

4 …تذكرة الاولياء، باب هشتم، ذكر رابعة رحمة الله عليها، ١/ ٧١.

5 …احياء العلوم، كتاب الخوف والرجاء، بيان فضيلة الخوف…الخ، ١٩٧/٤ بتغير قليل.

6 …وسائلِ بخشش، ص ١١٠۔

دِل میں خوفِ خدا بڑھانے کے لئے

❁ گُناہوں کو یاد کیجئے ❁ **اللہ** پاک کے غضب، جَبّارِیّت وقہاریت پر نظر جمایئے ❁ جہنّم کے عذابات کا تَصَوُّر باندھیئے اور اپنی کمزوری وناتوانی کو بھی پیشِ نظر رکھئے ❁ خوفِ خدا رکھنے والوں کی صحبت اپنایئے ❁ بارگاہِ الٰہی میں دُعا کیجئے، ہوسکے تو نمازِ حاجت پڑھیئے۔

{تَوَکُّل، خودداری اور راضی بہ رضا رہنے کے مُتَعَلِّق 7 حِکایات}

﴿44﴾: مَوجُود کھانا صدقہ کر دیا

حضرت رابعہ رَحمۃُ اللہِ علیہا کے ہاں دو[2] مہمان آئے، گھر میں اس وَقْت صِرْف دو[2] روٹیاں تھی، ان ہی سے مہمان نوازی کی جاتی، اتنے میں ایک بھکاری نے صدا لگائی، آپ رَحمۃُ اللہِ علیہا نے دونوں روٹیاں بھکاری کو دے دیں، تھوڑی دیر بعد ایک کنیز گرم گرم روٹیاں لائی اور کہا: یہ میری مالکہ نے آپ کے لئے بھجوائی ہیں۔ آپ رَحمۃُ اللہِ علیہا نے روٹیوں کی گنتی کی تو اٹھارہ[18] تھیں، آپ نے روٹیاں واپس کر دیں، کچھ دیر بعد وہی کنیز بیس روٹیاں لے کر حاضِر ہوئی، اب کی بار آپ رَحمۃُ اللہِ علیہا نے قبُول کیں اور مہمانوں کے سامنے رکھ دیں، اس واقعہ سے مہمان بھی حیران تھے، کھانا کھانے کے بعد انہوں نے پہلی روٹیاں واپس کر دینے کی حکمت پوچھی، آپ رَحمۃُ اللہِ علیہا نے فرمایا: **اللہ** پاک نے دُنیا میں ایک کے بدلے دس کا وعدہ فرمایا ہے، گھر میں صِرْف دو[2] ہی روٹیاں تھیں، میں نے وہ بھکاری کو دے کر **اللہ** پاک کی بارگاہ میں عَرْض کیا: الٰہی مجھے تیرے وعدے پر پختہ یقین ہے، پھر کنیز اٹھارہ روٹیاں لائی تو میں سمجھ گئی کہ اس سے بھول ہوئی ہے، دوبارہ وہ بیس روٹیاں لائی، یہ پوری تھیں، لہٰذا میں نے رکھ لیں۔ (1)

---

(1)...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیہا، ۱/۶۸.

معاشی پریشانی سے نجات کا رستہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھئے! حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا یقین کیسا پختہ تھا، جو معاشی پریشانیوں سے دوچار ہیں، ایسا یقین اپنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ خود کو پُرسکون پائیں گے، پارہ 28، سُوْرَۃُ الطَّلَاق، آیت 3 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗؕ (پ۲۸، الطلاق: ۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

بُزُرگ فرماتے ہیں: **رِزْقُ الْعَوَامِ فِیْ یَمِیْنِهِمْ وَرِزْقُ الْخَوَّاصِ فِیْ یَقِیْنِهِمْ** عوام کا رِزْق ان کے ہاتھ میں اور خواص کا رِزْق ان کے یقین میں ہوتا ہے۔[1]

مال بڑھانے کا ایک نسخہ

حِکایت سے یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ صَدَقہ کرنے سے مال بڑھ جاتا ہے، **دُو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:** ﴿۱﴾: صَدَقہ مال میں اِضافہ ہی کرتا ہے۔[2] ﴿۲﴾: **مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَّالٍ** صَدَقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔[3]

﴿45﴾: رِزْق دینے والی ایک ہی ذات ہے

ایک روز حضرت مالِک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دیکھا کہ حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا پرانے بوریئے کی چٹائی بچھائے ٹوٹے ہوئے پیالے میں پانی پی رہی ہیں اور تکئے کی جگہ اینٹ رکھی ہے، حضرت مالِک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو رَنج ہوا، کہا: اے رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا! میرے

---

1 ...سبع سنابل، سنبلہ سوم: دربیان قناعت و توکل، فصل فی القناعۃ، ص۹۹.

2 ...جامع صغیر، ص۱۲۶، حدیث: ۲۰۴۵.

3 ...مسلم، کتاب البر... الخ، باب... العفو و التواضع، ص۱۰۰۲، حدیث: ۲۵۸۸. دار الکتب العلمیۃ.

www.dawateislami.net

چند مالدار اَحْبَاب ہیں، اِجازت ہو تو انہیں آپ کی خِدْمت کا کہہ دوں؟ حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے فرمایا: اے مالِک! کیا مجھے، تمہیں اور دولت مندوں کو رِزْق دینے والی ایک ہی ذات نہیں؟ کیا درویشوں کو اللہ پاک نے مَعَاذَ اللہ فراموش کر دیا ہے اور امیر لوگ اسے یاد رہ گئے ہیں؟ مزید فرمایا: جب اللہ پاک ہر ایک کی ضروریات کو جانتا ہے تو ہمیں یاد دلانے کی کیا ضرورت...؟ ہمیں اس کی مَشِیَّت پر راضی رہنا چاہیے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿46﴾: مسلمان ہونا سب سے بڑی دولت ہے

ایک روز حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی تنگ حالی دیکھ کر عرض کیا: اے اُمِّ عَمْرو! میں آپ کی قابلِ رَحْم حالت دیکھ رہا ہوں، اگر آپ اپنے فلاں پڑوسی کے پاس جائیں تو وہ آپ کو ایسے حال پر نہ رہنے دے گا (یعنی وہ آپ کی مالی خدمت کو اپنے لئے باعثِ شرف سمجھے)۔ فرمایا: سفیان! تم نے میرے حال میں کیا بُرائی دیکھی! کیا میں مسلمان نہیں ہوں...!! اسلام وہ عزّت ہے جس کے ساتھ ذِلّت نہیں، وہ مالداری ہے جس کے ساتھ محتاجی نہیں، وہ اُنس (لگاؤ و محبّت) ہے، جس کے ساتھ وحشت نہیں۔ اللہ کی قسم! میں دُنیا کے حقیقی مالک (یعنی اللہ پاک) سے بھی دُنیا مانگتے حیا کرتی ہوں تو جو اس کا مالک ہی نہیں اس سے کیسے مانگوں...؟ ایسا حکیمانہ کلام سُن کر حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ واپس چلے گئے، آپ کی زبان پر یہ الفاظ تھے: میں نے ایسا کلام کبھی نہیں سُنا۔[2]

---

1 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/ ۷۵۔

2 ...وفیات الاعیان، حرف الراء، رابعۃ العدویۃ، ۱/ ۳۲۸۔

www.dawateislami.net

﴿47﴾: دیناروں کا نذرانہ قبول نہ کیا

حضرت رِیَاح اَلْقَیْسِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی خدمت میں حاضِر تھے، ایک شَخْص نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو **40** دینار پیش کئے اور کہا: ان کو اپنی ضروریات پر خرچ کر لیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا رونے لگیں، پھر آسمان کی طرف سَر اُٹھا کر فرمایا: **اللہ** جانتا ہے کہ میں اس سے بھی دُنیا مانگتے شرماتی ہوں حالانکہ وہی اس کا مالِک ہے، پھر اس شَخْص سے لینا کیسے پسند کروں جو اس کا مالِک ہی نہیں ہے؟[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿48﴾: دُنیا مانگنا باعِثِ نَدامت ھے

کسی نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو بہت پُرانے لباس میں دیکھ کر کہا: بہت لوگ ہیں جو آپ کے ایک اِشارے پر قیمتی سے قیمتی لباس مہیا کر سکتے ہیں۔ فرمایا: مالِکِ دنیا تو خدا ہے، دنیا والوں کو ہر چیز عاریتاً (یعنی عارضی) دی گئی ہے، **جس کے پاس ہر چیز عارضی ہو، اس سے کچھ مانگنا باعِثِ ندامت ہے۔**[2]

قناعت کسے کہتے ہیں؟

ان حِکایات میں قناعت اور خود داری کا دَرْس ہے، **قناعت کا معنی ہے:** اِکتفا کرنا (یعنی جتنا ملے اسی کو) کافی سمجھنا، تھوڑی چیز پر راضی رہنا۔[3] قناعت اَصْل مالداری ہے۔ اس کی ضِد ہے: لالچ۔ عُلَما فرماتے ہیں: مَنْ قَنِعَ جَلَّ وَ مَنْ طَمِعَ ذَلَّ جس نے قناعت کی، اس نے

---

1 ...صفة الصفوة، ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ٥٨٨ - رابعة العدوية، جزء: ٤، ٢/ ٢٣.

2 ...تذكرة الاولياء، باب هشتم، ذكر رابعة رحمة الله عليها، ١/ ٧٤.

3 ... فرہنگ آصفیہ، قناعت، ۲/ ۴۲۱۔ مشتاق بک کارنر۔

www.dawateislami.net

عزّت پائی، جس نے لالچ کیا وہ ذلیل ہوا۔[1] اِمام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں:

اَلْعَبْدُ حُرٌّ إِنْ قَنِعَ وَالْحُرُّ عَبْدٌ إِنْ طَمِعَ
فَاقْنَعْ وَلَا تَطْمَعْ فَلَا شَيْئٌ يَشِيْنُ سِوَى الطَّمَعِ[2]

ترجمہ: غلام آزاد ہے اگر قناعت اِخْتیار کرے اور آزاد غلام ہے اگر لالچ کرے، پس قناعت اِخْتیار کرو، لالچ سے بچو کہ لالچ کے سوا کوئی چیز انسان کو داغدار نہیں کرتی۔

لوگوں کے مال سے بے رغبت رہو!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! **اللہ** رِزْق دینے والا ہے، بندے کو چاہیے اس پر بھروسہ کرے، لالچ سے بچے، اِضافی خواہشات نہ پالے نہ اَوروں کے احسان اُٹھائے، لوگوں کے مال پر نظر رکھنا، ان کے سامنے ہاتھ پھیلانا ذِلَّت کا باعِث ہے۔ **دو فرامینِ مصطفےٰ** صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: ﴿۱﴾: خَيْرُكُمْ مَنْ لَمْ يَقْبَلْ مِنَ النَّاسِ شَيْئًا تم میں بہترین وہ ہے جو لوگوں سے کچھ قبول نہ کرے۔[3] ﴿۲﴾: دنیا سے بے رغبت رہو **اللہ** تم سے مَحَبَّت فرمائے گا، لوگوں کے پاس جو ہے اس سے بے رغبت رہو لوگ تم سے مَحَبَّت کریں گے۔[4]

حضرت بہلول رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی سبق آموز حِکایت

حضرت بہلول دانا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو خلیفہ نے کہا: میں چاہتا ہوں آپ کے لئے روزانہ کا خرچ مقرر کر دوں تاکہ آپ کا دل اس میں اُلجھا نہ رہے۔ فرمایا: میں ایسا کر لیتا مگر اس میں چند عیب ہیں؛ ❁ آپ نہیں جانتے کہ مجھے کیا چاہیے ❁ آپ کو نہیں مَعْلُوم مجھے کب چاہیے

1 ...سبع سنابل، سنبلہ سوم: دربیان قناعت و توکل، فصل فی القناعة، ص۹۸۔
2 ...دیوان الامام الشافعی، حذار من الطمع، ص۱۱۶۔ دار الغد الجدید.
3 ...فردوس الاخبار، باب الخاء، فصل خیارکم، ۲/ ۲۷۱، حدیث: ۲۶۷۲۔ دار الکتاب العربی.
4 ...ابن ماجة، کتاب الزهد، باب الزهد فی الدنیا، ص۶۶۷، حدیث: ۴۱۰۲۔

Index

❁ آپ کو اس کا بھی علم نہیں کہ کتنا چاہیے اور اللہ پاک یہ سب جانتا ہے اور اپنی حکمت سے مجھ تک پہنچا دیتا ہے نیز ہو سکتا ہے آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں اور اس دِن میرا خرچ روک دیں، اللہ پاک گُناہوں کے باوُجود میری روزی نہیں روکتا۔[1]

مخلوق سے کبھی کچھ نہ مانگا

مشائخ کِرام فرماتے ہیں: حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا دُنیا میں آئیں اور آخرت کی طرف سفر کر گئیں، کبھی آپ نے اللہ پاک کی شان میں گستاخی نہ کی، نہ کبھی شِکْوَہ کیا اور مخلوق سے کچھ مانگنا تو درکنار اللہ پاک سے بھی کبھی دُنیا کا سوال نہ کیا۔[2]

﴿49﴾: بندہ اپنی مرضی کیسے کرے؟

حضرت عبد الواحِد عامری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا بیمار تھیں، میں اور حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تیمار داری کے لئے حاضِر ہوئے۔ حال اَحْوال پوچھنے کے بعد حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے فرمایا: میں اللہ پاک کی عطا کی ہوئی شے کا شِکْوَہ کیسے کر سکتی ہوں؟ ایک دوست کے لئے مناسِب نہیں کہ رضائے دوست کی مخالَفت کرے۔ حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: آپ کو کسی چیز کی خواہِش ہو تو فرمائیے؟ اِرْشاد فرمایا: آپ صاحِبِ مَعْرِفت ہو کر ایسا سوال کرتے ہیں...!! بصرہ میں کھجوریں عام ملتی ہیں اور مجھے بارہ سال سے کھجور کی خواہِش ہے مگر میں نے کھجور چکھی بھی نہیں کیونکہ **بندے کو اپنی مرضی سے کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔**[3]

---

1 ...سبع سنابل، سنبلہ سوم: در بیان قناعت و توکل، فصل فی القناعۃ، ص ۹۹.

2 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/۷۷.

3 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/۷۵.

www.dawateislami.net

﴿50﴾: درد کا احساس نہ ہوا

عَلّامہ عَبْدُ الرَّءُوف مُناوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے سَر پر اینٹ گِری اور خون بہنے لگا مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے اس جانِب بالکل توجہ نہ کی، لوگوں نے پوچھا: کیا آپ کو تکلیف کا احساس نہیں ہوا؟ فرمایا: اینٹ کا گِرنا اللہ پاک کے ارادے سے ہوا، اس کا ارادہ میری جانب ہوا، اس بات کے تصوّر نے مجھے درد کا احساس ہونے ہی نہیں دیا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

{عاجزی و انکساری پر مبنی 2 حِکایات}

﴿51﴾: عاجزی میں دیوار سے چمٹ گئیں

ایک شَخْص نے عَرْض کیا: میرے لئے دُعا کر دیجئے! حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا یہ سُن کر دیوار سے چمٹ گئیں اور فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے، میرا کیا رُتبہ ہے؟ اللہ پاک کی فرمانبرداری کرو اور دُعا مانگو! بے شک وہ پریشان حال کی دُعا قبول فرماتا ہے۔(2)

﴿52﴾: میرے گُناہ نیکیاں بن جائیں تو...

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا حضرت سفیان ثوری اور حضرت فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا سے فرمایا کرتیں: میرے گُناہ تمہاری نیکیوں سے بہت زِیادہ ہیں، اگر توبہ کے ذریعے میرے گُناہ نیکیاں بَن گئے تو میری نیکیاں تمہاری نیکیوں سے بڑھ جائیں گی۔(3)

---

1 ...الکواکب الدریۃ، الطبقۃ الثانیۃ، حرف الراء، رابعۃ العدویۃ، ۱/ ۲۷۰۔

2 ...صفۃ الصفوۃ، ذکر المصطفیات من عابدات البصرۃ، رابعۃ العدویۃ، جزء: ۴، ۲/ ۲۴ بتغیر قلیل۔

3 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبۃ، ۵/ ۲۶۹، تحت الحدیث: ۲۳۶۳۔ دار الکتب العلمیۃ۔

عقل مند کا ایک وَصف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی عاجزی دیکھئے! دِن رات عِبادت کر کے بھی خود کو گُناہ گار اور دوسروں کو نیکوکار شُمار کر رہی ہیں، افسوس! ہماری حالت اُلٹ ہے، گناہوں میں سچ مُچ ڈوبی ہونے کے باوُجود خود پسندی کا شِکار اور اپنی نیک نامی کی طلب گار رہنے بلکہ موقع ملے تو اپنی تعریفوں کے پُل باندھنے لگنے کا مزاج عام ہے۔ دوسروں کے سامنے خود کو "بڑی نیک پرہیز گار" ثابت کرنے کی کامیاب یا ناکام کوشش کو عُموماً اپنا کمال سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہ بے وقوفی و کم عقلی کی دلیل ہے۔ حضرت لقمان حکیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا فرمان ہے: بندے کی عَقل کامِل نہیں ہوتی جب تک اس میں دس اَوْصاف نہ ہوں، ان میں ایک یہ بتایا: **"ساری دنیا کو اچھا اور خود کو سب سے بُرا جانے۔"**[1]

توبہ سے گُناہ نیکیاں بَن سکتے ہیں

ضمناً اس حِکایت سے یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ توبہ سے گُناہ نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔
پارہ 19، سُوْرَۃُ الْفُرْقَان، آیت:70 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ (پ۱۹، الفرقان: ۷۰)

ترجمہ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو **اللہ** بھلائیوں سے بدل دے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: قیامت کے دِن بہت لوگ خواہش کریں گے کہ کاش! ہمارے گُناہ زِیادہ ہوتے۔ پوچھا گیا: ایسے کون ہیں؟ فرمایا: یہ وہی ہیں جن کے گُناہوں کو **اللہ** پاک نیکیوں سے تبدیل فرمادے گا۔[2]

---

1 ...اخبار الاذکیاء، الباب الرابع، ذکر القسم الثانی، ص ٤١. دار ابن حزم.
2 ...تفسیر ابن ابی حاتم، پ١٩، الفرقان، تحت الآیۃ: ٧٠، ٦/٤٨٤، حدیث: ١٦٢١٥. دار الکتب العلمیۃ.

گُناہ نیکیوں میں تبدیل ہونے کی حِکایت

غیب بتانے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: روزِ قیامت ایک شَخْص بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا، حکم ہوگا: اس کے صغیرہ گُناہ اس پر پیش کرو! چنانچہ ایک ایک کرکے اس کے گُناہ پیش کئے جائیں گے، وہ ہر ایک کا اقرار کرتا جائے گا اور ڈرتا ہوگا کہ ابھی کبیرہ گُناہوں کی بارِی آنی ہے، اتنے میں حکم ہوگا: تیرے ہر گُناہ کی جگہ ایک نیکی ہے۔ اب وہ پکارے گا: مولیٰ! ابھی تو بہت بڑے بڑے گُناہ ہیں جن کا ذِکْر ہی نہیں ہوا۔ حضرت ابو ذَر غفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: یہ فرما کر حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوب مسکرائے حتی کہ نَواجِذ (یعنی پیچھے کی مُبارک داڑھیں) ظاہر ہوگئیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

{شریعت پر عمل، تقوی و پرہیز گاری پر مبنی 4 حِکایات}

﴿53﴾: حرام سے بچنے کا جذبہ

ایک روز حضرت رابعہ بصریہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہَا نے اپنے والِدِ محترم سے کہا: میں ہرگز حرام رِزْق نہیں کھاؤں گی۔ والِد صاحِب نے فرمایا: اگر حرام کے سِوا کچھ نہ ملے تو؟ کہا: **آخرت میں عذاب برداشت کرنے سے دُنیا میں بھوک برداشت کرلینا بہتر ہے۔**[2]

﴿54﴾: شُبہ والا کھانا نہ کھایا

”تذکرۃ الاولیاء“ میں ہے: حضرت رابعہ بصریہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہَا نے کئی دِن سے کھانا نہیں کھایا تھا، خادِمہ کھانا بنانے لگیں تو دیکھا پیاز نہیں ہے، لہٰذا پڑوس سے پیاز مانگ لانے کی اِجازت چاہی،

1 …مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل الجنۃ منزلۃ فیھا، ص ۹۳، حدیث: ۱۹۰۔

2 …وفیات الاعیان، حرف الراء، رابعۃ العدویۃ، ۱/۳۲۸ بتغیر قلیل۔

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا نے فرمایا: میں نے **اللہ** پاک سے وعدہ کیا ہے کہ اس کے سِوا کسی سے سُوال نہیں کروں گی۔ اِتنا کہنا تھا کہ ایک پرندہ چونچ میں پیاز لئے آیا اور ہانڈی میں ڈال کر اُڑ گیا مگر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا نے اسے شیطانی فریب تَصَوُّر کرتے ہوئے بغیر سالن کے ہی روٹی کھائی۔[1]

﴿55﴾: شاہی مشعل کی روشنی میں سلائی لگانے کا اثر

"رسالہ قشیریہ" میں ہے، حضرت سَیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا نے ایک مرتبہ شاہی مشعل کی روشنی میں اپنی قمیص کو سلائی لگائی، لہٰذا ایک عرصہ دِل (کے خشوع و خضوع اور لذّتِ عِبادات) سے محروم رہیں، بعد میں آپ کو یاد آیا تو اس قمیص کو پھاڑ ڈالا اور دِل (کی حلاوت) کو پالیا۔[2]

﴿56﴾: اچھا پہلو تلاش کر لیا

حضرت سفیان ثوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے رِوَایت ہے: بصرہ میں ایک شَخْص کو زنا کی سزا میں سولی پر لٹکا دیا گیا، حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا کا اس کے قریب سے گزر ہوا تو فرمایا: یہی وہ زبان ہے جس سے تم "لَا اِلٰهَ اِلَّا الله" پڑھا کرتے تھے۔[3]

اچھے پہلو تلاش کیجئے...!!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس کا خاتمہ عبرتناک ہو مثلاً خودکشی کرے، زِنا کرے یا قتل وغیرہ کے جُرم میں پھانسی لگا دیا جائے، عموماً لوگ خواہی نہ خواہی (چاہ کر یا نہ چاہتے ہوئے) اس کی بُرائی کر کے غیبت کے گُناہِ کبیرہ میں پڑ ہی جاتے ہیں، حضرت رابعہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا کی اعلیٰ سوچ دیکھئے! آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا نے ایسے شَخْص میں اچھائی کا پہلو تلاش کر کے اس کی تعریف کی اور

❶...تذکرة الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعة رحمة الله علیها، ١/٦٩.

❷...رسالة القشیریة، باب التوبة، باب الورع، ص ١٥٠.

❸...طبقات الصوفیة، ذکر النسوة المتعبدات الصوفیات، رابعة العدویة، ٣٨٩.

زَبان کی حفاظت میں کامیاب ہو گئیں۔ مَعْلُوم ہوا کسی کی برائیاں نظر انداز کر کے اچھائی کے پہلو تلاش کرنا زِیادہ مشکل نہیں، بس ذِہن بنانے کی حاجت ہے۔ **جنت کی طلب گار اسلامی بہنو!** آپ بھی "مثبت سوچ" اپنایئے، اچھا دیکھئے! اچھا سنیئے! اور اچھا ہی بولئے! کہ بُری زبان بُرے دِل کی عکاسی کرتی ہے۔

جو خوش مزاج ہیں حُسْن و کمال دیکھتے ہیں | عیبوں کو ڈھونڈتی ہے فقط عیب جُو کی نظر

مردے کی غیبت زِندہ کی غیبت سے بدتَر ہے

یاد رہے! مرنے والے مسلمان کو بُرائی سے یاد کرنے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ **دو فرامینِ مصطفےٰ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ﴿۱﴾: اپنے مردوں کو برا نہ کہو کیونکہ وہ اپنے آگے بھیجے ہوئے اَعْمال کو پہنچ چکے ہیں۔[1] ﴿۲﴾: اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیوں سے باز رہو۔[2] حضرت عَلّامہ عَبْدُ الرَّءُوف مُناوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: مردے کی غیبت زندہ کی غیبت سے بدتَر ہے کیونکہ زندہ شخص سے معاف کروانا ممکن ہے جبکہ مردہ سے معاف کروانا ممکن نہیں۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

{حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی نصیحتوں پر مبنی 6 حکایات}

ذھین و فطین خاتون

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا بہت ذہین و فطین اور مُحَقِّقَہ (یعنی عِلْم میں خوب تحقیق سے کام

---

1 ...بخاری، کتاب الجنائز، باب ما ینھی من سب الاموات، ص۳۹۰، حدیث: ۱۳۹۳.

2 ...ترمذی، کتاب الجنائز، باب آخر، ص۲۶۷، حدیث: ۱۰۱۹.

3 ...فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/۵۶۲، تحت الحدیث: ۸۵۲. دار الکتب العلمیۃ.

لینے والی) تھیں۔[1] لوگوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا سے حکمت کی بہت باتیں سیکھیں[2] حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسے ماہِر مُحَدِّث بھی آپ سے عِلْم کی باتیں پوچھا کرتے تھے۔[3] آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی علمی باتیں و نصیحتیں مُلاحظہ کیجئے!

﴿57﴾: راضِی بہ رِضا کسے کہتے ہیں؟

حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دُعا کی: **یَااَللّٰہ!** ہم سے راضِی ہوجا۔ یہ سُن کر حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے فرمایا: آپ کو حیا نہیں آتی! اس کی رِضا مانگتے ہیں جس سے آپ خود راضِی نہیں ہیں۔ حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے معافی چاہی، وہیں مَوجود ایک شخص نے پوچھا: بندہ کب **اللہ** پاک سے راضِی کہلاتا ہے؟ فرمایا: جب مصیبت پر اتنا ہی خوش ہو جتنا نِعْمت پر خوش ہوتا ہے۔[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿58﴾: شکرانے کی پٹّی

ایک شخص نے دَرْد کے سبب سَر پر پٹّی باندھ رکھی تھی، حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے دیکھ کر پوچھا: تمہاری عُمْر کتنی ہے؟ کہا: 30 سال۔ فرمایا: 30 سال میں تم نے کبھی صحت مندی کے شکرانے کی پٹّی تو باندھی نہیں، ایک دِن کے لئے دَرْد آیا تو شکایت کی پٹّی باندھ لی...!![5]

1 ...المنتظم، سنة خمس وثلاثين ومائة، ذكر من توفى فى هذه السنة من الاكابر، رابعة العدوية، ۷/۳۲۸.

2 ...سير اعلام النبلاء، رقم-۱۲۲٤، رابعة العدوية، ۷/۵۰۹. دار الفكر بيروت.

3 ...قوت القلوب، الفصل الثانى والثلاثون، ذكر احكام المحبة...الخ، ۲/۹٤.

4 ...احياء العلوم، كتاب المحبة والشوق والانس...الخ، بيان فضيلة الرضا، ٤/٤۲۰.

5 ...تذكرة الاولياء، باب هشتم، ذكر رابعة رحمة الله عليها، ۱/۷۲.

مؤمن کا حال عجیب ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سر میں دَرْد ہو یا کہیں چوٹ لگ جائے تو پٹی باندھنا بالکل جائز بلکہ سُنّت سے ثابِت ہے، البتہ جتنا ممکن ہو تکلیف کا اِظہار نہ کرنا ہی مناسِب ہے، عموماً نعمت چلی جانے پر دُکھ کیا جاتا ہے مثلاً گھنٹے بھر کے لئے سر میں درد ہو جائے تو غمگین کیفیات اور چہرے کے تاثرات وغیرہ سے اس کا اظہار ہو ہی جاتا ہے مگر دو۲ سال تک کانٹا بھی نہ چبھے، اس کے شُکر کی جانِب توجہ بہت کم جاتی ہے یعنی نعمت چلی جانے پر جس بے خودی میں ”ہائے، ہو“ کی جاتی ہے، نعمت ملی رہنے کے عرصے میں اتنے جوش و جذبے سے شُکر عام طور پر نہیں کیا جاتا حالانکہ مؤمن بندے کی شان کے لائق یہ ہے کہ نعمت ملنے پر شکر اور نعمت چلی جانے پر صبر کرے، ہر حال میں رِضائے الٰہی پر راضی رہے اور ثوابِ آخرت کا حق دار بنے۔ رَسُولِ رَحمت، قاسِمِ نعمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مؤمن کا مُعاملہ عجیب ہے، اس کی ہر حالت خیر والی ہے اور ایسا صِرف مؤمن کے لئے ہی ہے، اگر اسے آسانی ملے تو شکر کرتا ہے، یہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر تنگی آئے تو صبر کرتا ہے، یہ بھی اس کے لئے خیر ہے۔[1]

﴿59﴾: غمگین کسے کہتے ہیں؟

ایک شَخْص نے کہا: ہائے غم! حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے سُن کر فرمایا: جھوٹ مت بولو! کہو: ہائے کچھ غم! اگر تم پورے غمگین ہوتے تو سانس نہ لے سکتے۔[2]

﴿60﴾: دروازہ کب کھلے گا؟

حضرت صالِح مُرِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے: مسلسل دروازہ کھٹکھٹایا جائے تو آخر کھول

---

1 ...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب المؤمن امرہ کلہ خیر، ص ۱۱۴۴، حدیث: ۲۹۹۹.

2 ...رسالۃ القشیریۃ، باب التوبۃ، باب الحزن، ص ۱۷۵.

ہی دِیا جاتا ہے۔ حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے فرمایا: آخر وہ دروازہ کب کھلے گا؟ حقیقت یہ ہے کہ وہ کبھی بند ہی نہیں ہوا۔[1]

رَحْمَت دا دریا الٰہی! ہر دَم وگدا تیرا
جے اِک قطرہ بخشیں مینوں، کم بن جاوے میرا

مفہوم: الٰہی! تیری رحمت کا دریا ہر وقت چل رہا ہے، مجھے ایک قطرہ نواز دے تو میرا کام بن جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿61﴾: اللہ پاک کی رَزّاقِیَت میں شک نہ کرو!

حضرت نافع بن خالِد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی خِدْمت میں حاضِر تھے، رِزْق کے اسباب پر گفتگو ہونے لگی، سب حاضرین اپنی اپنی رائے کا اظہار کرتے رہے، حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا خاموش رہیں، جب ہم خاموش ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے فرمایا: محرومی ہے اس کے لئے جو مَحبَّتِ الٰہی کا دعویٰ بھی کرے پھر اس کے رِزْق دینے میں شک کرے۔[2]

﴿62﴾: اللہ پاک کی اِطاعَت کرو!

ایک خاتون نے عَرض کیا: میں رِضائے الٰہی کے لئے آپ سے مَحبَّت کرتی ہوں۔ فرمایا: جس کے لئے مجھ سے مَحبَّت کرتی ہو، اس کی اِطاعَت کرو![3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/ ۷۲.

2 ...روضۃ العقلاء ونزھۃ الفضلاء، ذکر الحث علی لزوم التوکل...الخ، ص ۱۴۱. المکتبۃ العصریۃ.

3 ...وفیات الاعیان، حرف الراء، رابعۃ العدویۃ، ۱/ ۳۲۸.

{حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی 5 کَرامات}

﴿63﴾: چور آیا، مَقْبُولِیّت پاگیا

"الروض الفائق" میں ہے: رات کے وَقْت ایک چور حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے گھر آیا، اس نے پورے گھر کی تلاشی لی، سِوائے ایک لوٹے کے کوئی چیز نہ ملی، واپسی کا اِرادہ کیا، حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے پُکار کر فرمایا: اگر ہوشیار چور ہو تو کچھ لئے بغیر نہیں جاؤ گے۔ بولا: مجھے تو یہاں کچھ مِلا ہی نہیں۔ فرمایا: اے غریب شَخْص! لوٹے سے وُضو کر اور کمرے میں جا کر دُو۲ رکعت نماز پڑھ، اِنْ شَآءَ اللّٰہ کچھ نہ کچھ لے کر ہی جائے گا۔ اس نے ایسا ہی کیا، ادھر حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے آسمان کی طرف دیکھا اور دُعا کی: اے مالِکِ کریم! یہ میرے گھر آیا اسے کچھ نہ مِلا، میں نے تیری بارگاہ میں کھڑا کر دیا ہے، اسے فضل و کرم سے محروم نہ کرنا۔ اُدھر چور کو نماز میں لذّت آئی، لہٰذا تمام رات نمازیں ہی پڑھتا رہا، سحری کے وَقْت حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کمرے میں آئیں، چور اس وَقْت حالتِ سجدہ میں اپنے آپ سے کہہ رہا تھا: میرا ربّ مجھ سے پوچھے گا کہ تجھے میری نافرمانی کرتے حیا نہ آئی؟ دُنیا والوں سے چھپ کر گُناہ کرتا رہا، اب میرے حُضُور گناہوں کی گٹھڑی اُٹھائے آیا ہے! آہ! اللہ پاک مجھ پر غضب فرمائے گا، مجھے رَحْمت سے دُور کر دے گا تو اس وَقْت میں کیا جواب دوں گا...؟ حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے پوچھا: بھائی! رات کیسی گزری؟ بولا: خیریت سے، میں عاجزی سے اپنے مالِک و مولیٰ کی بارگاہ میں کھڑا رہا، اس نے میرے ٹیڑھے پَن کو دُرست فرما دیا، میرا عُذر قبول کیا اور مجھے میرے مقصد تک پہنچا دیا۔ پھر وہ چہرے پر حیرانی کے آثار لئے چلا گیا۔ حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے ہاتھ اُٹھائے، بارگاہِ الٰہی میں عَرض

کی: اے میرے مالِک! یہ ایک رات تیرے حُضُور حاضِر ہوا، تو نے اسے قبول فرمالیا، میں کتنے عرصے سے تیری بارگاہ میں کھڑی ہوں، کیا مجھے بھی قبول کرلیا گیا؟ آواز آئی: رابعہ! ہم نے تیری ہی وجہ سے اُسے قبول کیا اور تیری ہی وجہ سے اپنے قرب سے نوازا۔(1)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

﴿64﴾: دروازہ غائب ہو گیا

ایک مرتبہ حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی آنکھ لگ گئی، اسی دوران چور آیا اور آپ کی چادر اُٹھا کر فرار ہونے لگا، خُدا کی قدرت کہ اسے دروازہ نظر ہی نہ آیا، اسے یوں لگا جیسے بغیر دروازے کے کمرے میں بند ہو چکا ہے، گھبرا کر دیواروں سے ٹکراتا، پھر اسے حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی عِبادت گزاری کا خیال آیا، وہ سمجھ گیا کہ ایسی نیک خاتون کے ہاں چوری کی سزا ہے، لہٰذا اس نے چادر واپس رکھی اور توبہ کی، اب دیکھا تو دروازہ اپنی جگہ پر مَوْجُود اور کھلا ہوا تھا، دِل میں دوبارہ لالچ آئی، پھر چادر اُٹھا کر دروازے کی جانب لپکا، دروازہ پھر غائب تھا، اسی طرح چند بار ہوا، آخر اس نے چوری کا اِرادہ تَرک کیا اور سچے دِل سے توبہ کرنے لگا، اس وَقْت اسے غیبی آواز سُنائی دی: اے شَخْص! تجھے مَعْلُوم نہیں کہ چادر والی نے خود کو ہماری حفاظت میں دے رکھا ہے، ایک دوست اگر سویا ہے تو کیا ہوا، دوسرا دوست تو جاگ رہا ہے۔ یہ سُن کر اس نے سچے دِل سے توبہ کی اور آیندہ کبھی چوری نہ کرنے کا پکا وعدہ کرکے جنگل کی طرف نکل گیا۔(2)

---

1 ...الروض الفائق، المجلس التاسع والعشرون: فی بعض مناقب الصالحین...الخ، ص۱۵۹.

2 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/۶۸.

﴿65﴾: سواری کا جانور زندہ ہو گیا

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا حج کے لئے روانہ ہوئیں، راستے میں آپ کی سواری کا جانور مَر گیا، قافلے والے بھی آپ کو تنہا چھوڑ کر آگے نکل گئے، ایسی پریشانی کے وَقْت آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی تو مُردہ جانور زِندہ ہو گیا، راوی کا کہنا ہے کہ کافی عرصے کے بعد میں نے اس جانور کو مَکّہ مُکَرَّمَہ میں فروخت ہوتے دیکھا یعنی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی دُعا سے نہ صِرْف جانور زِندہ ہوا بلکہ اس کی عُمْر بھی لمبی ہو گئی۔[1]

﴿66﴾: ٹڈیوں کا گروہ بھاگ گیا

"جامع کراماتِ اولیاء" میں ہے: حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے ایک مرتبہ کاشت کاری کی، فصل پکنے کا وَقْت آیا تو اس پر ٹڈیوں نے حملہ کر دیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے بارگاہِ الٰہی میں عَرْض کی: **یا اللہ**! میرے رِزق کا تو ہی کفیل ہے، چاہے اپنے دُشمنوں کو کھلا دے، چاہے دوستوں کو۔ اتنا کہنے کی دیر تھی کہ ٹڈیاں کھیت سے ایسی اُڑیں گویا کبھی آئی ہی نہ تھیں۔[2]

﴿67﴾: غیبی سونا

ایک روز آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے حضرت شیبان راعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو بتایا: میں حج کا اِرادہ رکھتی ہوں۔ حضرت شیبان راعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جیب سے کچھ سونا نکال کر آپ کی خِدْمت میں پیش کیا کہ سفرِ حج کی ضروریات پر خرچ فرمائیں۔ حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کیا تو ہاتھ سونے سے بھر گیا، فرمایا: آپ جیب سے سونا نکالتے ہیں، ہم غیب سے نکال لیتے ہیں۔[3]

---

1 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/ ٦٦ ملخصًا.

2 ...جامع کرامات اولیاء، حرف الراء، رابعۃ العدویۃ، ۲/ ٥۹. دار الکتب العلمیۃ.

3 ...جامع کرامات اولیاء، حرف الراء، رابعۃ العدویۃ، ۲/ ٥۹.

{حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے سفرِ آخرت کے مُتَعَلِّق 5 حِکایات}

﴿68﴾: وَقْتِ وفات فرشتوں کی آمد

حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی خِدْمت میں کچھ لوگ حاضِر تھے، اچانک آپ نے فرمایا: باہَر تشریف لے جایئے، فرشتوں کے لئے جگہ چھوڑ دیجئے! سب باہَر چلے گئے، دروازہ بند کر دیا گیا، اس وَقْت کمرے سے آواز آئی: یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾ [ترجمہ کنز الایمان: اے اطمینان والی جان! اپنے ربّ کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی (پ۳۰، الفجر: ۲۷–۲۸)]

کچھ دیر بعد لوگوں نے کمرے میں جا کر دیکھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا فانی دُنیا سے رُخصت ہو چکی تھیں۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے 135 یا 185 ہجری میں وفات پائی۔[2] اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

﴿69﴾: آخری وَصِیَّت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی خادِمہ حضرت عَبْدَہ بنت ابی شوّال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا فرماتی ہیں: آخری وَقْت آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے مجھے بُلا کر فرمایا: اے عبدہ! میری وفات پر کسی کو اذیت نہ دینا اور مجھے اسی جبے سے کفن پہنانا۔ یہ بالوں سے بنا جبہ تھا، یہی پہن کر آپ رات کو عِبادت کرتیں، ہم نے اسی جبے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی ایک اونی چادر سے آپ کو کفن دیا۔[3]

1 …تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/۷۷ ملخصًا.

2 …وفیات الاعیان، حرف الراء، رابعۃ العدویۃ، ۱/۳۲۹ بتغیر قلیل.

3 …صفۃ الصفوۃ، ذکر المصطفیات من عابدات البصرۃ، ۵۸۸-ذکر رابعۃ، جزء: ۴، ۲/۲۵.

﴿70﴾: نکیرین کے سوال کا جواب

کسی نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: نکیرَین (قبر میں سُوال پوچھنے والے فرشتوں) کے ساتھ کیسا مُعامَلہ رہا؟ فرمایا: نکیرَین نے سوال کیا: مَنْ رَبُّکَ تیرا ربّ کون ہے؟ میں نے کہا: جا کر اللہ پاک سے عَرْض کرو: اے مالِکِ کریم! تو نے پوری مخلوق میں ایک ناسمجھ عَوْرت کو کبھی فراموش نہ کیا، پھر وہ تجھے کیسے بھول سکتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿71﴾: قربِ الٰہی پانے کا آسان نسخہ

حضرت عَبْدَہ بنت ابی شوّال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا فرماتی ہیں: حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا کی وفات کے ایک سال بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا نے موٹے ریشم کی سبز پوشاک پہنی اور باریک ریشم کی سبز چادر اوڑھ رکھی تھی۔ میں نے اس سے خوب صُورت لباس کبھی نہیں دیکھا، میں نے پوچھا: اے رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا! آپ کا وہ جبہ اور اوڑھنی کہاں ہیں جن سے ہم نے کفن دیا تھا؟ فرمایا: اللہ کی قسم! اس کے بدلے مجھے یہ اعلیٰ لباس عطا ہوا جسے تم دیکھ رہی ہو اور وہ کفن مُہر لگا کر اَعْلیٰ عِلِّیِّیْن میں محفوظ کر دیا گیا تاکہ روزِ قیامت اس کے بدلے مجھے ثواب دیا جائے۔ مزید باتیں کرنے کے بعد حضرت عبدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا نے کہا: مجھے کوئی عمل بتایئے جس کے ذریعے میں قربِ الٰہی حاصل کروں؟ فرمایا: **ذِکْرُ اللہ کی کثرت کرو! اِنْ شَآءَ اللہ! قبر میں خوشحال رہو گی۔**[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/ ۷۷.

2 ...صفۃ الصفوۃ، ذکر المصطفیات من عابدات البصرۃ، ۵۸۸-ذکر رابعۃ، جزء: ۴، ۲/ ۲۵-۲۶ ملتقطًا.

”ذِکْرُ اللہ“ کی کثرت کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایمان والوں کو کثرتِ ذِکْر کا حکم ہے، ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًاۙ(۴۱) (پ۲۲، الاحزاب: ۴۱)	ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو۔

رسولِ اَکْرَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اللہ کا ذِکْر اس کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔**[1]

مانند شمع تیری طرف لو لگی رہے
دے لطف میری جان کو سوز و گداز کا[2]

اللہ اپنے ذاکر کا ذِکْر فرماتا ہے

پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، آیت: 152 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ۠(۱۵۲) (پ۲، البقرۃ: ۱۵۲)	ترجمہ کنزالایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچہ کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے: بندہ میرا ذِکْر کرتا ہے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ دِل میں مجھے یاد کرے، میں اسے اکیلا ہی یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجمع میں مجھے یاد کرے میں اس سے بہتر مجمع میں یاد کرتا ہوں۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۵/۱۸۹، حدیث: ۱۱۹۷۱. دار الکتب العلمیۃ بیروت.

2 ... ذوقِ نعت، ص۱۸۔

3 ...بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالی ویحذرکم اللہ نفسه، ص۱۷۸۷، حدیث: ۷۴۰۵.

”ذِکْرُ اللّٰہ“ مَحْبُوب ترین عَمَل ہے

حضرت مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عَرْض کیا: یَا رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سا عَمَل اللہ پاک کو زِیادہ مَحْبُوب ہے؟ فرمایا: تمہیں موت آئے اور زبان ذِکْرِ الٰہی سے تَر ہو۔[1]

غلام کو بادشاہ بنانے والا عَمَل

مولانا روم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں:

گَرْ تُوْ خَوَاہِی زِیْسْتَنْ بَاآبْرُوْ ذِکْرِ اُوْ کُنْ ذِکْرِ اُوْ کُنْ ذِکْرِ اُوْ
ہَرْ گَدَا رَا ذِکْرِ اُوْ سُلْطَاں کُنَدْ ذِکْرِ اُوْ بَس زَیْوَرِ اِیْمَاں بَوَد
ہَرْ کِہْ دِیْوَانَہ بَوَدْ دَرْ ذِکْرِ حَقْ زِیْرِ پَائِشْ عَرْشْ وکُرْسِی نُہ طَبَق

مفہوم: باعزّت زِندگی گُزارنا چاہتے ہو تو ذِکْرُ الله کرو! ذِکْرُ الله کرو! ذِکْرُ الله کرو! اللہ کا ذِکْر بھکاری کو بادشاہ بنا دیتا ہے، خلاصہ یہ کہ ذِکْرُ الله ایمان کا زیور ہے، جو اللہ کے ذِکْر میں دیوانہ ہو جائے، عرش و کرسی اور تمام طبقات اس کے زیرِ پا ہوتے ہیں۔

”ذِکْرُ اللّٰہ“ کا معنیٰ اور اقسام

مرآۃ المناجیح میں ہے: ذِکْر کے چند معنیٰ ہیں: یاد کرنا، یاد رکھنا، اس کا چرچا کرنا، خیر خواہی عِزّت و شرف وغیرہ۔ قرآنِ کریم میں ذِکْر ان تمام معنوں میں وارِد ہوا۔ ”ذِکْرُ اللّٰہ“ تین٣ قسم کا ہے: ﴿۱﴾: ذِکْرِ لِسانی (زبان کا ذِکْر) ﴿۲﴾: ذِکْرِ جَنانی (دِل کا ذِکْر) ﴿۳﴾: ذِکْرِ اَرکانی (اَعْضا کا ذِکْر)۔ ہر عُضو کا ذِکْر علیحدہ ہے، پھر ”ذِکْرُ اللّٰہ“ بالواسطہ بھی ہوتا ہے اور بِلاواسطہ بھی، اللہ تَعَالٰی کی ذات و صِفات کا تذکرہ یا انہیں سوچنا بِلاواسطہ ذِکْرُ اللّٰہ ہے، اس کے مَحْبُوبوں کا مَحَبَّت سے چرچا

[1]…شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ عزوجل، ۱/۳۹۳، حدیث: ۵۱۶۔

کرنا، اس کے دُشمنوں کا برائی سے ذِکر کرنا، سب بِالواسطہ اللہ کا ذِکر ہیں، دیکھو! سارا قرآن "ذِکْرُ اللہ" ہے مگر اس میں کہیں تو خدا کی ذات وصفات مذکور ہیں، کہیں حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوصاف و مَحامِد، کہیں کفّار کے تذکرے، ذِکْرُ اللہ بہترین عِبادت ہے، اسی لئے ربّ تَعَالٰی نے اور اس کے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا تاکیدی حکم دیا۔[1]

﴿72﴾: فوت شدگان کے تحائف

حضرت بَشَّار بن غالِب نجرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے لئے کثرت سے دعا کرتا تھا، ایک روز آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا میرے خواب میں تشریف لائیں، فرمایا: اے بَشَّار! آپ کی دُعائیں نورانی تھالوں میں، ریشمی رومالوں سے ڈھانپ کر ہمیں دی جاتی ہیں اور لانے والا فرشتہ کہتا ہے: یہ فلاں شَخْص کا تحفہ ہے جو اس نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔[2]

نیک بندوں کا ایک عمل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایمان پر دُنیا سے جانے والوں کے لئے دُعا کرنا سَعادت ہے، قرآنِ کریم میں اسے نیک بندوں کے اَعْمال میں شُمار کیا گیا ہے۔ اِرْشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰﴾ (پ۲۸، الحشر: ۱۰)	ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو ان کے بعد آئے عَرض کرتے ہیں اے ہمارے ربّ ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے ربّ ہمارے بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

1 ...مرآۃ المناجیح، ۳/۳۰۴ ملتقطاً۔

2 ...احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب السادس: فی اقاویل العارفین...الخ، ۴/۵۹۵ ملتقطًا۔

پہاڑوں کی مانند ثواب

ذِکْر کی گئی حکایت سے مَعْلُوم ہوا زِندوں کی دُعا فوت شُدہ کو پہنچتی اور فائدہ دیتی ہے۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: **اللہ** پاک قبر والوں کو ان کے زندہ متعلقین کی طرف سے ہَدِیَّہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا تحفہ فوت شدگان کیلئے دعائے مغفرت کرنا ہے۔[1]

اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مسلمان مَردوں اور عَوْرَتوں کے لئے دعائے مغفرت کرے، **اللہ** پاک اُس کے لئے ہر مسلمان مرد و عَوْرَت کے عِوَض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جھوم جایئے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ ہاتھ آگیا! ظاہِر ہے اِس وَقْت روئے زمین پر کروڑوں مسلمان مَوْجُود ہیں اور کروڑوں بلکہ اَربوں دنیا سے چل بسے ہیں۔ اگر ہم ساری اُمّت کی مغفِرت کیلئے دعا کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اَربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔[3] نیچے لکھی ہوئی دُعا اَوَّل آخر دُرُود شریف کے ساتھ ابھی اور ہو سکے تو روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد پڑھنے کی عادت بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ ڈھیروں نیکیاں ہاتھ آئیں گی۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ

یعنی اے **اللہ**! میری اور ہر مؤمن و مومنہ کی مغفِرت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۶/۲۰۳، حدیث: ۷۹۰۵.

2 ...مسند الشامیین للطبرانی، ۳/۲۳۴، حدیث: ۲۱۵۵. موسسۃ الرسالۃ بیروت.

3 ...فاتحہ اور ایصال ثواب کا طریقہ، ص۸۔ مکتبۃ المدینہ کراچی۔

{12 فرامِین حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا}

توبہ کے مُتَعَلِّق تین۳ فرامِین

﴿1﴾: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا سے سوال ہوا: گنہگار کی توبہ قبول ہے یا نہیں؟ فرمایا: گنہگار توبہ نہیں کر سکتا جب تک اللہ پاک اسے توفیق نہ دے، اگر توفیق مل جائے تو قبولیت میں بھی کوئی شک نہیں رہ جاتا۔[1] ﴿2﴾: صِرف زبانی توبہ جھوٹے لوگوں کا کام ہے، سچے دِل سے توبہ کی جائے تو دوبارہ کبھی توبہ کی ضرورت نہ ہو۔[2] ﴿3﴾: ہمارا اِسْتِغْفار (یعنی مغفرت چاہنا) بھی اِسْتِغْفار کا محتاج ہے کیونکہ ہم اس میں سچے نہیں ہیں۔[3]

بَرْ دِل اَثْرِ گُناہ، بَرلَب تَوْبَہ	دَرْ صِحَّت خُوْشْ دِلِی وَرِتَپْ تَوْبَہ
ھَرْ رَوْز شِکَسْتَنْ اَسْت وھَرْ شَبْ تَوْبَہ	زِیْں تَوْبَہ نَادُرُسْت یَارَبّ! تَوْبَہ

مفہوم: دِل میں گناہ کا اثر ہے اور زبان توبہ کر رہی ہے، تندرستی میں دل خوش ہے، بخار میں توبہ کر رہے ہیں، آئے دن توبہ توڑنا، رات کو توبہ کرنا، یا اللہ! ایسی نادرست توبہ سے میں توبہ کرتا ہوں۔

گُناہ ہو جائے تو نیکی کر لیجئے!

﴿4﴾: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے فرمایا: جو بُرائی کے بعد نیکی کر لے، اس کے لئے نجات اور مرنے سے پہلے توبہ پر اِسْتِقامت کی اُمّید کی جا سکتی ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے[4]:

خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۰۲)	ترجمہ کنزالایمان: ملایا ایک کام اچھا اور دوسرا بُرا، قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے۔

---

1 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/ ۷۲.

2 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/ ۷۲.

3 ...الکواکب الدریۃ، الطبقۃ الثانیۃ، حرف الراء، رابعۃ العدویۃ، ۱/ ۲۶۸.

4 ...قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، ذکر فروض التوبۃ...الخ، ۱/ ۳۱۹ بتغیر قلیل.

بیدار دِل کی اہمیت

﴿5﴾: جب تک دِل بیدار نہ ہو، تب تک کسی عُضْو کے ذریعے قربِ الٰہی کا راستہ نہیں ملتا اور دِل بیدار ہو جائے تو کسی عُضْو کی حاجت نہیں رہتی۔[1]

دِل مردہ دِل نہیں، اسے زِندہ کر دوبارہ
یہی ہے امّتوں کے مرضِ کہن کا چارہ[2]

الفاظ معانی: مرضِ کہن: پُرانی بیماری۔ **چارہ:** علاج۔

اِخْلاص کے بارے میں دو۲ فَرَامِین

﴿6﴾: اپنی نیکیاں ایسے چھپاؤ جیسے گناہ چھپاتے ہو۔[3] ﴿7﴾: میرا جو عَمَل ظاہِر ہو جائے میں اسے شُمار نہیں کرتی۔[4]

مَحَبَّتِ الٰہی کا ایک فائدہ

﴿8﴾: بندہ جب مَحَبَّتِ الٰہی کا مزہ چکھ لیتا ہے تو اللہ پاک اس کے عیب اس پر ظاہِر فرما دیتا ہے، پھر وہ دوسروں کے عیب چھوڑ کر اپنے عیب دور کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔[5]

دنیا فانی ہے

﴿9﴾: کوئی پوری دُنیا کا مالِک ہو جائے پھر بھی امیر نہیں ہو سکتا۔ پوچھا گیا: وہ کیسے؟ فرمایا: اس لئے کہ دُنیا فانی ہے۔[6] ﴿10﴾: کتنی خواہشیں ہیں، جن کی لذّت ختم ہو جاتی ہے

1 ...تذکرۃ الاولیاء، باب ھشتم، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیھا، ۱/۷۲.
2 ...کلیاتِ اقبال، ضربِ کلیم، ص ۵۴۹۔ استقلال پریس لاہور۔
3 ...الاعلام للزرکلی، حرف الراء، رابعۃ العدویۃ، ۳/۱۰. دار العلم للملایین.
4 ...منھاج العابدین، العقبۃ السادسۃ...الخ، فصل فی الدعوۃ الی التیقظ...الخ، ص ۳۷٤.
5 ...تنبیہ المغترین، الاشتغال بعیوب انفسھم...الخ، ص ۱٦۷. دار الکتب العلمیۃ بیروت.
6 ...الکواکب الدریۃ، الطبقۃ الثانیۃ، حرف الراء، رابعۃ العدویۃ، ۱/۲٦۷.

مگر ان کا وبال باقی رہتا ہے۔[1]

مَعْرِفَت کسے کہتے ہیں؟

﴾11﴿: ہر شے کا پھل ہوتا ہے، مَعْرِفت کا پھل یہ ہے کہ بندہ اللہ پاک کی طرف مُتَوَجّہ ہو جائے۔[2] ﴾12﴿: مَعْرِفت تَوَجُّہ اِلَی اللہ (اللہ پاک سے لَو لگانے) کا نام ہے اور عارِف کی پہچان یہ ہے کہ وہ اللہ پاک سے پاکیزگی مانگے، جب عطا کر دی جائے تو اسی وَقْت اس کو اللہ پاک کے حوالے کر دے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے تعارف پر مبنی 6 حکایات	1	حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا مختصر تعارُف	7
		شیطان حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مثال نہیں بن سکتا	8
﴾1﴿: دُرُود بارگاہِ رِسالت میں پہنچتا ہے	//		
دُرُودِ پاک کا ایک بڑا فائدہ	3	﴾2﴿: بچپن شریف کے حالات	//
حِکایت سے ملنے والے 2 مَدَنی پھول	//	﴾3﴿: رضائے اِلٰہی کی طَلب	9
﴾1﴿: مسئلہ حیاتُ النّبی	//	اللہ پاک کی رضا ملنا بڑی نعمت ہے	10
﴾2﴿: مسئلہ عِلْمِ غیب	4	کیا آپ بھی ایسا اہتمام کرتی ہیں...؟	//
عِلْمِ غیب قرآنی آیات سے ثابِت ہے	5	اسلامی بہنوں کے لئے گھر سے نکلنے کی احتیاطیں	11
"بابا کرمِ اِلٰہی" کی دلچسپ حِکایت	6	پردہ آزاد عَورت کی علامت ہے	12

1 ...الکواکب الدریة، الطبقة الثانیة، حرف الراء، رابعة العدویة، ۱/ ۲۶۸.
2 ...طبقات الصوفیة، ذکر النسوة المتعبدات الصوفیات، ص۳۸۸.
3 ...تذکرة الاولیاء، باب هشتم، ذکر رابعة رحمة الله علیها، ۱/ ۷۲.

www.dawateislami.net

26	زندگی برف کی طرح پگل رہی ہے	12	﴿4﴾: غلامی سے آزادی کا سبب
27	اہلِ جنّت کی حسرت	13	﴿5﴾: نکاح کی پیش کش کرنے والے کو نصیحت
//	﴿11﴾: پھل درخت سے کیوں گرے؟	14	﴿6﴾: نِکاح نہ کرنے کا سبب
28	بربادیٔ وَقت کے بَعض اَسباب	15	نِکاح کرنے یا نہ کرنے میں افضل کیا ہے؟
//	وَقت برباد کرنا اندازِ مسلمانی نہیں	//	آج کے زمانے میں نِکاح کرنا ہی بہتر ہے
29	﴿12﴾: بلند مقام کیسے مِلا...!!	16	**عِبادت و ریاضت کے مُتعَلِّق 11 حکایات**
//	پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو...!!		
30	زیادہ وَقت نیکیوں میں گزارنے کا نسخہ	//	﴿7﴾: اے نفس! تو کتنا سوئے گا...؟؟
//	گناہ چھوڑنے کا طریقہ	17	﴿8﴾: پچاس سال تکیے پر سر نہ رکھا
34	اِصلاحِ اُمّت کے لئے دعوتِ اسلامی کا کردار	18	زندگی عِبادت ہی کے لئے ہے
35	گُناہوں سے نجات مل گئی	//	عِبادت سب کاموں سے اہم ہے
36	﴿13﴾: نماز میں گریہ وزاری	19	انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کا اَصل سبب
37	﴿14﴾: آنکھ کا زخم بھی محسوس نہ ہوا	//	عِبادت سے منہ موڑ لینے والے کی تین مثالیں
38	بارگاہِ الٰہی کی بے ادبی سے ڈریئے!	20	اپنی قدر و قیمت پہچانیئے...!!
//	آنکھیں اُچک لی گئیں تو...!!	21	انسان کی اَصل عزّت کیا ہے؟
//	خشوع و خضوع سے نماز پڑھنے کے لئے	//	عِبادت کسے کہتے ہیں؟
40	﴿15﴾: کثرتِ عِبادت کی ایمان افروز نیت	22	رضائے الٰہی والا ہر کام عِبادت ہے
//	عِبادت سے رِضائے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہنا کیسا؟	22	کثرتِ عِبادت کے دِینی و دُنیوی فائدے
		23	﴿9﴾: نور سے جگمگاتا خیمہ
41	﴿16﴾: شکرانے میں روزہ رکھا	25	﴿10﴾: موت کا اِنتظار ہے دنیا
42	توفیقِ عِبادت پر شکر ادا کیجئے!	26	ہم موت کی طرف دوڑ رہے ہیں

﴿17﴾: پیدل سفرِ حج	42	﴿26﴾: "مَاسِوَی اللّٰہ" کی مَحبَّت	53
اللّٰہ پاک کی مَحبَّت کے مُتَعلِّق 11 حِکایات	43	"مَحبَّت مَاسِوَی اللّٰہ" کسے کہتے ہیں؟	54
		مَحبَّت کی پانچ قسمیں اور اَحکام	//
﴿18﴾: "اللّٰہ کی مَحبَّت" دِل میں بَس چکی ہے	//	﴿27﴾: شیطان کو دشمن جانتی ہیں...؟؟	56
"مَحبَّتِ الٰہی" فَرض ہے	44	﴿28﴾: اہلِ مَحبَّت جہنّم سے محفوظ رہیں گے	//
مسلمانوں کی اللّٰہ پاک سے مَحبَّت	45	اَہلِ مَحبَّت کے لئے مغفرت کی بشارت	//
مَحبَّتِ الٰہی کی دو قسمیں	//	حُصُولِ مَحبَّتِ الٰہی کے نو اسباب	//
﴿19﴾: مَحبَّت وشوق والی عبادت	46	زُھد و ترکِ دنیا کے مُتَعلِّق 10 حِکایات	57
مَحبَّت کا بدلہ نہیں چاہتی	47	﴿29﴾: دِل میں دُنیا رہے گی یا مَحبَّتِ الٰہی	//
﴿20﴾: سخاوت کسے کہتے ہیں؟	//	دُنیا و آخرت کا آپس میں رشتہ	58
﴿21﴾: اللّٰہ جنّت و دوزخ نہ بناتا تو...؟؟	//	﴿30﴾: مَحْبُوب ہمارے ساتھ ہے	59
﴿22﴾: بس دیدارِ الٰہی کی طلب گار	48	﴿31﴾: گھر کا ساز و سامان	//
عِبادت کے چار دَرجات	//	زُہد کی تعریف	//
اللّٰہ پاک کے محبوب بندے	49	﴿32﴾: سلامتی تَرکِ دُنیا میں ہے	60
اللّٰہ پاک کا قربِ خاص کیسے ملتا ہے...؟؟	//	﴿33﴾: کمبل کی خریداری	//
عمل کی قیمت طلب پر مَوقوف ہے	50	﴿34﴾: ذِکرِ دُنیا سننا بھی گوارا نہ کیا	//
﴿23﴾: میرا کام بس تجھے یاد کرنا ہے	//	﴿35﴾: ذِکر تو کسی چیز کا کیا جاتا ہے	61
﴿24﴾: مقصود صانع کا نظارہ ہے	51	اچھی بات بھی بے محل نہ کرو...!!	//
دلکش مناظر دیکھنا کیسا...؟؟	//	﴿36﴾: مجھے بس تو ہی کافی ہے	62
﴿25﴾: بارگاہِ الٰہی کا سب سے قریبی راستہ	53	﴿37﴾: اللّٰہ پاک کا قُرب مانگو...!!	//
کیا عشقِ مجازی عشقِ حقیقی کا ذریعہ ہے؟	//	﴿38﴾: پہلے پناہ دینے والا، پھر پناہ گاہ	//

مَحبّت الٰہی کے طلبگار کو غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی نصیحت	63	مخلوق سے کبھی کچھ نہ مانگا	72
		﴾49﴿: بندہ اپنی مرضی کیسے کرے؟	//
خوفِ خدا کے مُتَعَلِّق 5 حکایات	65	﴾50﴿: درد کا احساس نہ ہوا	73
﴾39﴿: ہمیشہ غمگین رہتیں	//	**عاجزی وانکساری پر مبنی 2 حِکایات**	//
﴾40﴿: آیت سُن کر بے ہوش ہو گئیں	//	﴾51﴿: عاجزی میں دیوار سے چمٹ گئیں	//
﴾41-42﴿: میں اپنے اعمال سے مایوس ہوں	66	﴾52﴿: میرے گُناہ نیکیاں بن جائیں تو...	//
﴾43﴿: اللہ پاک کی ناراضی کا خَوف	//	عقل مند کا ایک وَصف	74
سَعادت مندی کی عَلامت	//	توبہ سے گُناہ نیکیاں بَن سکتے ہیں	//
دِل میں خوفِ خدا بڑھانے کے لئے	67	گُناہ نیکیوں میں تبدیل ہونے کی حِکایت	75
تَوَکُّل، خودداری اور راضی بہ رضا رہنے کے مُتَعَلِّق 7 حِکایات	//	**شریعت پر عمل، تقوی و پرہیز گاری پر مبنی 4 حِکایات**	//
﴾44﴿: مَوْجُود کھانا صدقہ کر دیا	//	﴾53﴿: حرام سے بچنے کا جذبہ	//
معاشی پریشانی سے نجات کا رستہ	68	﴾54﴿: شُبہ والا کھانا نہ کھایا	//
مال بڑھانے کا ایک نسخہ	//	﴾55﴿: شاہی مشعل کی روشنی میں سلائی لگانے کا اثر	76
﴾45﴿: رِزْق دینے والی ایک ہی ذات ہے	//		
﴾46﴿: مسلمان ہونا سب سے بڑی دولت ہے	69	﴾56﴿: اچھا پہلو تلاش کر لیا	//
﴾47﴿: دیناروں کا نذرانہ قبول نہ کیا	70	اچھے پہلو تلاش کیجئے...!!	//
﴾48﴿: دُنیا مانگنا باعثِ نَدامت ہے	//	مردے کی غیبت زندہ کی غیبت سے بدتَر ہے	77
قناعت کسے کہتے ہیں؟	//	**حضرت رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی نصیحتوں پر مبنی 6 حکایات**	//
لوگوں کے مال سے بے رغبت رہو!	71		
حضرت بہلول رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی سبق آموز حِکایت	//	ذہین وفطین خاتون	//

﴿57﴾: راضی بہ رِضا کسے کہتے ہیں؟	78	﴿71﴾: قربِ الٰہی پانے کا آسان نسخہ	85
﴿58﴾: شکرانے کی پٹی	//	"ذِکْرُ اللہ" کی کثرت کیجئے!	86
مؤمن کا حال عجیب ہے	79	اللہ اپنے ذاکر کا ذِکْر فرماتا ہے	//
﴿59﴾: غمگین کسے کہتے ہیں؟	//	"ذِکْرُ اللہ" محبوب ترین عمل ہے	87
﴿60﴾: دروازہ کب کھلے گا؟	//	غلام کو بادشاہ بنانے والا عمل	//
﴿61﴾: اللہ پاک کی رزّاقیت میں شک نہ کرو!	80	"ذِکْرُ اللہ" کا معنیٰ اور اقسام	//
﴿62﴾: اللہ پاک کی اِطاعت کرو!	//	﴿72﴾: فوت شدگان کے تحائف	88
حضرت رابعہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہَا کی 5 کَرامات	81	نیک بندوں کا ایک عمل	//
﴿63﴾: چور آیا، مقبولیّت پا گیا	//	پہاڑوں کی مانند ثواب	89
﴿64﴾: دروازہ غائب ہو گیا	82	اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ	//
﴿65﴾: سواری کا جانور زندہ ہو گیا	83	**12 فَرامِین حضرت رابعہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہَا**	90
﴿66﴾: ٹڈیوں کا گروہ بھاگ گیا	//	توبہ کے مُتعلّق تین فرامین	//
﴿67﴾: غیبی سونا	//	گُناہ ہو جائے تو نیکی کر لیجئے!	//
حضرت رابعہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہَا کے سفرِ آخرت کے مُتعلّق 5 حِکایات	84	بیدار دِل کی اہمیت	91
		اِخلاص کے بارے میں دو فرامین	//
﴿68﴾: وَقتِ وفات فرشتوں کی آمد	//	محبّتِ الٰہی کا ایک فائدہ	//
﴿69﴾: آخری وصیت	//	دنیا فانی ہے	//
﴿70﴾: نکیرین کے سوال کا جواب	85	معرِفت کسے کہتے ہیں؟	92

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر کا رفیق

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! نیکی کر کیونکہ یہ جنت کی چابی ہے اور اُسی کی طرف رہنمائی کرے گی۔ برائی سے اجتناب کر کیونکہ یہ جہنم کی چابی ہے اور اُسی کی طرف لے جائے گی۔ اے ابنِ آدم! یہ بات اچھی طرح جان لے! کہ خرابی پر تجھے تنبیہ (کی جاتی) ہے۔ بے شک تیری عمر خراب ہونے کے لئے، جسم مٹی کے لئے، اور جو کچھ تو نے جمع کیا ہے وہ وُرثا کے لئے اور عیش و آرام دوسروں کے لئے ہے جب کہ حساب و کتاب تجھ پر لازم اور سزا و ندامت تیرے لئے ہے۔ اور قبر میں تیرا رفیق صرف تیرا عمل ہی ہے لہٰذا تُو اپنا محاسبہ خود کر لے اس سے پہلے کہ تیرا محاسبہ کیا جائے۔ میری اطاعت کو لازم کر لے، میری نافرمانی سے رُک جا اور میری عطا پر راضی ہو کر شکر گزاروں میں سے ہو جا۔ (مجموعہ رسائل الامام الغزالی، المواعظ فی الاحادیث القدسیۃ، ص622)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net